Presented by: Rana Jabr Abbas

چونکہ کتاب خاص ہر شیعہ کی ہے لہذا اسماء جماعت اہل سنت یا اہل حدیث نجدیہ وغیرہ کی معاف فرمائیں

وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِن هَادٍ

مکتوب الضیا

اعنی جواب الاسئلۃ الہندیہ

UNG IS
iental
PRINTE
Ad.7

از تصنیفاتِ ستودہ صفات وافاداتِ ملکی ملکات

قاطعِ اعناقِ الحاد مدین قامعِ اساسِ الضالین عمدۃ المتکلمین زبدۃ المناظرین محققِ مدقق صدر نشین بزمِ

خلت و ولایہ و طریقت حضرتِ سید الانبیاء و آلہ الطاہرین النجباء جناب شیخ علی رضا صاحب دامت برکاتہ رئیس جونپور

برطبق ارشاد فیض بنیاد

سخنۃ الانجاب سلالۃ الاطیاب حامیِ شریعتِ غرا ملتِ بیضا مذہب حقہ ناجیہ امامیہ

اثنا عشریہ محبِ سید الکونین و آلِ رسول الثقلین امام القبلتین حبلِ الحسن و الحسین مقبول بارگاہِ رب المشرقین

عالیجناب شیخ محمد التفات حسین صاحب دام فیضہ و علی العالمین برہ و احسانہ رئیس شہر جونپور

شنبہ تاریخ بیست و ہم ماہ ذیحجۃ الملقب بہ یوم عید غدیر سنہ ۱۳۱۱ھ

در مطبع اکسیر اعظم بنارس واقع مقیم گنج طبع شد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/manajabirabbas

تصحیح اغلاط کتاب مکتوب الضیا جواب اسرار الہدیٰ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۹	بخشندہ	بخشیدہ
۶	۶	پھوپھنے	پوچھنے
//	۹	زہرہ	زہرا
۱۰	۱	اِلّا	اَلا
۱۶	۴	سمجھتے	سمجھے
۱۷	۸	شدّ و مد سے	شدّ و مد
۱۸	۴	استدلال وخلافت	استدلالِ خلافت
//	۱۵	یہی اب	یہی اب ہے
۲۰	۸	طاعت	اطاعت
۳۰	۴	ایسے	اِسی
۳۱	۲	عجب	عجیب
//	۸	دروازون	دروازون پر
۳۲	۱۴	کہ آپ	آپ
۳۵	۱	سلام	اسلام
۳۷	۸	لوگ	اسوقت کے لوگ
//	۱۱	پائی جاے	پائی جاتی
//	۱۲	کا بتان	کاہنان
۳۹	۱۵	دل سے نہین مانتے	دل سے بُرا جانتے ہین
۴۰	۵	ہی	بھی
۴۱	۴	دیکھ	دیکھو
//	//	لے ہو	لے لو
۴۳	۹	برسون	پرسون
۴۶	۷	جاتی	جاتین
۴۹	۳	است وعلیؑ	استِ علیؑ
۵۱	۷	آنحضرت	آنحضرات
۵۳	۹	ن	ازمن
۵۵	۱۳	دیکھو	دیکھو صاحبزادے
۵۶	۸	سیاہی	سپاہی
//	۹	رُونے گے	رُونے کیا گے
//	//	گریہ	گمرہان
۶۳	۳	خلافت حقہ	خلافت
//	۱۵	ہی پہلے	یہی
۶۴	۷	ہین	مین
۶۵	۳	رآبعہ بصری بھی	رابعہ بصری کے
۶۷	۴	سلام	اسلام
۶۸	۱۳	مجتہدین کوئی	مجتہدین مین کوئی
۷۰	۱۴	اہل تفاوت	تفاوت
۷۲	۲	نہ بھولے گا مگر	نہ بھولے گا کر
۷۹	۳	وہ نماز	و نماز
۸۳	۹	خالی سفاہت	خالی از سفاہت
۸۵	۱۳	بار مصیبت	بار معصیت
۸۶	۲	بار مصیبت	بار معصیت
//	۸	تو خود گمراہ ہی تھے	خود تو گمراہ تھے ہی
۸۷	۱	جناب امیرؑ	نسبت جناب امیرؑ
۹۱	۸	پاجاتا ہے	پایا جاتا ہے
۹۳	۴	دینا بھی	دینا کو بھی
//	۱۲	مہادیوجی مہادیوجی مہادیوجی	مہادیوجی مہادیوجی مہادیوجی
//	۱۵	کریہ القصوت	کریہ القصوت
۹۴	۲	کریہ القصوت	کریہ القصوت
//	۳	حکمت مین زوال	حکمت مین کیا زوال
//	۴	ہوا جس سے	ہوا
۹۶	۱۴	وہ حالانکہ	وحالانکہ
۹۸	۲	کے دعا	کے لئے دعا
//	۱۲	پدران	و پدران
//	۱۴	بھولگئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم	بھول گئے اب ادھر
۱۰۰	۵	خکاجود باوجود	جنکا جود باجود
۱۰۳	۱۴	رب دردہین ابلیس	رب دردہین ابلیس کو کہ نہین کہ شیطان ان جانکہ اُس مین بھی
//	۱۱	اُس مین سے	
۱۰۹	۶	کرن	کرو
۱۱۲	۲	کیسکی خلافت	کیسکی خلافت
۱۱۸	۸	آس جان	آس جان
//	۱۰	واسے کے دن	وہی کے دن

jabir.abbas@yahoo.com
Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب خالص مذہب شیعہ کی ہے اہل سنت ملاحظہ فرمائیں

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

بیمن تفضلات خالق ارض و سماء و باحسن معجزات جناب رسول خاتم انبیاء و حضرات ائمہ اطہار عترت رسول خدا صلوات اللہ علیہم اجمعین مابین ہدیت اشتہار رسالہ شریفہ و عمالہ منیفہ متضمن جواب اسرار الہدیٰ موسوم بہ

مکتوبات

۱۳۱۰

از تصنیفات قدسی صفات فدوی راقم حروف عاصی مذنب ابوالکرامات سید ابوالحسن رضا صاحب رئیس شہر جونپور

حسب الارشاد فیض بنیاد نخبۃ الانجاب سلالۃ الاطیاب حامی شریعت غرا ملت بیضا مذہب حقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ علی جناب شیخ محمد الثقات حسین صاحب دام فیضہم رئیس شہر جونپور

قد طبع فی المطبع الکبیر اعظم بنارس فی الشہر ذی الحجہ ۱۳۱۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabr Abbas

بقید ۱۹۵۹
۱۹۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ہزار شکر اُس خالق برحق کا لاکھ لاکھ احسان اُس قادر مطلق کا کہ پیدا کیا ساتھ نیک ایمان کے سرفراز کیا ساتھ اُمت محمد مصطفٰے پیغمبر آخر الزمان کے ممتاز کیا اپنی کتاب پاک سے تمسک کیا عترت صاحب لولاک سے مشرف کیا دین متین سے بچایا مکر شیاطین سے الحمد للہ الرب الصمد اللھم صل علے محمد وآل محمد اما بعد ہیچمیرز بندہ شیخ علی رضا ابن شیخ مہدی حسین مغفور متوطن بلدہ طیبہ جونپور خدمتین مؤمنین صاحب یقین کے عرض کرتا ہے کہ بالفعل ایک کتاب موسومہ السراج الہدے مطبوعہ مطبع اکبری آگرہ مصنفہ اسم فرضی منشی جوہر علی جسکے شریک تالیف جہانگیر خان شکوہ آبادی ہین میرے پاس پہنچی نام نامی جہانگیر سے شاہی

دسم جو ہر و گوہر سے غلامی ثابت ہوتی ہے بیشک پہلے صاحب بادشاہ لاجواب
ہین دوسرے صاحب غلام اصحاب لیکن دونون صنف سے علم کو واسطہ نہین بیشک مولف اسکا
کوئی غیر ہے بمصداق لاخیر فی عبیدی یہ ثالث بالخیر ہے بہرصورت ضرور ہوا
کہ شیعیان اہل ایمان کی طرف سے بھی جواب اس لغویات کا تر کی بتر کی دندان شکن بلکہ
مونھ توڑ تحریر کیا جاے تاکہ صاحبان یقین پر ظاہر ہو جاے کہ وہ جھوٹھ تھا یہ
سچ ہے ہرچند کہ مجھ مین لیاقت علمی نہین ہے مگر بامید تائید کردگار یہ رسالہ بانتہا اختصار
ترقیم کیا اور نام تاریخی اسکا مکتوب الضیا رکھا کیون میان ہم فرضی صاحب یا جناب
خالصا حب آپ دونون صاحبون نے ملکر یا ایک ہی است گونے یہ کیسی کتاب تالیف
فرمائی جسکے فقرے فقرے سلفظ لفظ حرف حرف سچائی سے خالی ہین اتنین بھی روئے
حدیثین بھی وضعی سکالی ہین راوی کون کہ بی بی عایشہ صاحبہ میان ابوہریرہ صاحب
ہین عداوت کیس سے کہ جناب علی مرتضےٰ سے جو رسول پاک کے نائب ہین کیفیتین
ان راویونکی مشہور کتب فریقین مین مسطور ہین سنتے تھے کہ سابق مین یہ حدیثین
بنالی گئین مگر اس زمانے مین آنکھون سے دیکھا ترجمہ حدیث مندرجہ صفحہ ۴ قولہ
حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے بڑا احسان کرنے والا مجھپر ساتھ
دینے مین اور اپنے مال کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہے اور اگر مین سوائے اپنے

رب کے کسی اور کو دوست جانی ٹھہرآتا تو ابو بکر ہی کو جانی دوست کرتا مسجد سے
ہر صحاب کے دروازے بند کرادے جائین مگر کہلا رہے دروازہ ابو بکر کا **جواب**
باوجود مناظرہ بسیار آجتک یہ حدیث کبھی نہین سنی ہان سابق مین ایک حدیث روزن
دیوار خلافت دستگاہ کی بنائی گئی تھی اب اسی روزن کا پھاٹک کردیا گیا عجب
نہین کہ انھین حضرات نے اس مکان کو بھی کھودا ہو اور اب تو بنیاد خود بدولت
ہی کے گرانے کی معلوم ہوتی ہے اسمقام پر مضمون شعر مندرجہ صفحہ اول بہت صادق
آتا ہے ؎ گو نیند حسود خصم مردم باشد ٭ گر زانکہ بخود نگری خصم خود است
یعنی حسد مین حدیث قائم رہنے دروازہ حضرت امیر المومنین امام المتقین علی
ابن ابیطالب علیہ السلام کے کیا خوب حدیث بنائی گئی جسکا وجود بھی کتب معتبرہ یا غیر
معتبرہ اہلسنت سے یا نہین جاتا صاحب **جذب القلوب** کہ عالم اہلسنت
ہین تحریر کرتے ہین کہ خلافت سر جناب ابو بکر کی دوسرے محلہ مین تھی پھر
روزن کس مین ہوا اور دروازہ کہان بنایا گیا شیخ **عبد الحق** محدث دہلوی
نے کتاب مذکور مین امام احمد ابن حنبل و **نسائی** و **طبرانی** نے اپنی کتابون
مین صاف صاف لکھا ہے کہ دروازے ہر صحاب کے بحکم خدا بند کرادیے گئے
و کہلا رکھا گیا دروازہ علی ابن ابیطالب کا اور **نسائی** نے قول عبد اللہ ابن عمر

ابن الخطاب یون لکھا ہے کہ گفت عبداللہ سہ فضیلت داوہ اند علی ابن ابیطالب را
اگر یکے ازان ہا مرا بودے از دنیا و مافیہا خود را بہتر دانستمے یکے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ دختر خود را بوے داد و دیگر سد ابواب کہ دجز باب وے سیوم در روز خیبر
رایت بوے داد پس فرمائے کہ کسیکے دروازے بند کرا نیگذیے اور کسیکے دروازے کا
کہلا رہنا صحیح ٹھہرا و سیاق حدیث بھی کتنا ٹھیک ہے کہان دوست جانی بنتے تھے
کہان بھنڈارا کھلگیا یہ بڑی خیریت ہوئی کہ حضرت رسول نے جانی دوست نہیں بنایا
اگر دوست بناتے تو بڑا غضب ہو جاتا ؎ جسکو تم سمجھے تھے وہ یار زبانی ٹھہرا + دو
جانی تو نہیں دشمن جانی ٹھہرا + عجب اندھیر ہے کہ اُدھر تو دن دوپہر شعلین جلا کر حدیثین
بنائی جائین اور ادھر فضیلتین بخشندہ خالق کونین آنکھ بند کر کے سنائی جائین ؎
تو سوے خویش از کمال گناہ + چشم قہر آلہ خواہی دید + از خیال عداوت حیدر
دل خود را سیاہ خواہی دید + درمیان سقر زباعث شر + حال خود را تباہ خواہی دید
ترجمہ حدیث مندرجہ صفحہ ۵ و ۶ قولہ حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ البتہ میں نے ارادہ کیا کہ کسیکو ابوبکر اور اسکے
بیٹے عبدالرحمن کے پاس بھیجون اور اُسکو اپنا خلیفہ و ولیعہد کرون مبادا آرزو
کرنے والے آرزو کرین خلافت کی مگر میں نے کہا کہ خدا تعالیہ ابوبکر کے

سوا کیسکی خلافت نہ مانیگا اور مومنین بھی دوسرے کے دعوے کو دفع کرینگے
بعد اُسکے دوسری حدیث لکھی ہے ترجمہ اُسکا یہ ہے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ اے عائشہ بلا لا اپنے باپ اور
بھائی کو کہ مین نسبت خلافت کے نوشتہ لکھدون کہ شاید کوئی کہنے والا کہے اور
آرزو کرنیوالا آرزو کرے کہ مین لائق تر خلافت کا ہون **جواب** یہ دونون حدیثین
بالکل غلط اور صریح وضعی ہین کیسلئے کہ جب ایسی حدیث تھی تو شورے کیون دیے
اور وقت خلیفہ بنائے جانے کے خلیفہ اوّل صاحب نے یہ کیون فرمایا کہ خلافت
حق علیؑ یا عمر یا عبیدہ کا ہے حضرت رسولؐ تو خلیفہ کر ہی چکے تھے پھر خلیفہ صاحب نے
یہ کیون ارشاد کیا اور صحت حدیث کی بھی اجتماع ضدین سے بخوبی ہوگئی کہان
حضرت نے صرف ارادہ ہی کر کے چھوڑا تھا کہ خدا خود خلیفہ کردیگا اور مومنین دوسرے
دعوے کو خود دفع کردینگے کہان پھر ارشاد کردیا کہ اے عائشہ بلا لا اپنے باپ
اور بھائی کو کہ مین خلیفہ کردون حالانکہ یہ بھی نہین کیا پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت
رسولؐ کا ارشاد بھی معاذ اللہ کھیل تماشا تھا گھڑی گھڑی حکم اپنا بدلا کرتے
تھے جو چاہتے تھے کہا کرتے تھے **بخاری و مسلم** مین عبد اللہ ابن عمر سے مروی ہے
کہ کہا مین نے عمر اپنے پدر سے کہ کیسکو خلیفہ و جانشین اپنا کرتب کہا عمر نے کہ واللہ

نہین خلیفہ کیا کسیکو اُسنے جو مجھسے بہتر تھا یعنی نہین خلیفہ کیا کسیکو رسول اللہ نے
پس اس روایت سے دونون حدیثین کا لعدم ہوگئین علاوہ اسکے باپ تو خلیفہ بنائے
گئے بھائی کو کیا عہدہ ملا یا وہ گواہی کے لئے طلب کئے گئے تھے اگر ایسا تھا تو ایک
گواہی کا اعتبار کیا وہ بھی پسر کی گواہی پدر کے واسطے کافی نہ تھی اگر کہو دوسری بی بی جا
بھی تھین تو گواہی ایک عورت کی جائز نہین اور باپ کے حق مین دختر کی گواہی بھی کافی نہین
ہوسکتی یہان ایک بات اور لائق پوچھنے کے ہے راوی ہونا حدیثون کا بھی کہ ہمارے
سامنے پیغمبر نے یہ فرمایا یہ ارشاد کیا ایک گواہی مستند ہے پس ہر جگہ باپ کے حق مین دختر
کی گواہی سند لاتی ہو یعنی راوی حدیثون کا بنتے ہو اور باوجود عورت ہونے کے معتبر بھی
سمجھتے ہو پھر کیا وجہ تھی کہ ارشاد مین جناب فاطمہ زہرہ لخت جگر رسول خدا کے جو نسبت
باغ فدک کے تھا اسقدر اہتمام کیا گیا الغرض بھائی کی طلبی نے صریح اس حدیث کو
وضعی بنا دیا اگر صحیح بھی سمجھی جائے تو اس سے وہ وصیتنامہ البتہ جسکی نسبت جناب خلیفہ
ثانی نے حسبنا کتاب اللہ فرما کر ٹال دیا بجا ثابت ہوگیا یعنی بی بی عایشہ
وانکے بھائی کے سامنے وصیتنامہ واسطے جناب امیر علیہ السلام کے لکھا جاتا کہ پھر کسیکو
جائے گفتگو باقی نہ رہے لیکن اس سے خدا سمجھے جسنے لکھنے نہ دیا بلکہ اس مبحث مین
لوگون نے ایسا شور و غل کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کو منغص کر کے خود نکلوا گئے

اور سرگاہ یہی خوف تھا کہ کوئی دعوے خلافت نکرے تو خلافت نامہ کیون لکھیا
نہین گیا اور وقت شورہ بنی سقیفہ افضلیت جناب ابوبکر کی کیون دیکھی گئی خلیفہ
ثانی صاحب نے کیون افضل کہکر خلیفہ بنایا حالانکہ جناب امیرؑ علاوہ سب فضیلتون کے بوجہ
تجہیز و تکفین حضرت رسولؐ کے بھی سب سے افضل ٹھہرے کہ آپ ہی کے ہاتھ سے
غسل و کفن رسولؐ پاک کا ہوا دوسرے لوگ اس ثواب عظیم سے کہ تارک اسکا مثل
تارک الصلواۃ کے سمجھا جا سکتا ہے صاف محروم رہے وعلےٰ ہذا القیاس
اس عبارت حدیث سے بھی کہ کوئی کہنے والا کہے کہ مین لائق تر خلافت کا ہون جناب
امیرؑ ہی لائق تر ثابت ہوتے ہین کیونکہ یہ اشارہ بابنیان حدیث کا حضرت ہی کی
جانب ہے دیکھو کتب آپ کا یہی حال ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ
ایضاً ترجمہ حدیث مندرجہ صفحہ ۵ و ۶ مذکور قولہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
حکم تقدیری اجماع مومنین پر خلافت کو چھوڑا ورنہ خلافتنامہ ضرور لکھدیتے جواب
عجب میر سپیر کی باتین ہین کہین لکھدیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب
ابوابکر کو خلیفہ کر گئے کہین کہدیا کہ حضرت رسولؐ نے خلافت کو تقدیر پر چھوڑا ورنہ
وصیتنامہ ضرور لکھدیتے کسی جا بیان ہے کہ فرمایا رسولؐ نے اے عائشہ بلا لا اپنے
باپ و بھائی کو کہ نوشتہ لکھدون مبادا دعوے کرنے والا دعوے کرے اور کہنے والا

کہے کہ میں لائق تر خلافت کا ہون ان اختلاف بیانیون نے بنا ہوا گھر بگاڑا زور آوران خلافت کو میدانِ کذابت مین پچھاڑا اگر خلافت تقدیر ہی پر منحصر تھی تو حدیثون کے بنانے مین ناحق گنہگار ہوے مقبول بندون کی تقدیر ضرور یاوری کرتی ہے اگر مقبول نہوتے تو بیٹھے بٹھاے خلافت کیون پاجاتے آخر مقبول و مردود ہونا بھی امر تقدیری ہے اور ہمتوں اس حدیث سے نہایت شاد ہوگئے یہ مضمون ہمارے مطلب کا نکل آیا اب شیعون پر کوئی طعن نہ کرسکیگا کیونکہ یہ بھی تو مقتضا تقدیر ہی کا ہے کہ حقوق آلِ رسولؐ ناحق لیکر مورد عذاب قہار ہونا سب علیؑ و توہین آلِ اطہار کرکے سزاوارِ نار ہونا ذریت رسولؐ کو ایذا دینے مین دیگر مردود ازلی ہوجانا دشمن آلِ عبا ہوکر ملعون ابدی ہوجانا اور انھین جہون سے ایک فرقہ حق دوست کا ایسے لوگون کو بہتر جاننا تقدیر ہی سے تھا مجھے اکثر اتفاق سفر کا ہوا کرتا ہے کہین پیشاب کرتا ہون کہین پاخانہ پھرتا ہون پس ایک مین اور کہان کہان رفع حاجت کرنا تقدیر ہی کا سبب ہوگا اور سیراب ہونا ان سرزمینون کا میرے بول و براز سے اسکے مقدر ہی کا باعث ٹھہرگا **کیون جی** اسجگہ مانع ہونا تحریر وصیتنامہ کا نسبت کسی شخص کے چھپاگئے اگر یہ وصیتنامہ جناب ابوبکر ہی کے واسطے ہوتا تو روکا کیون جاتا روکنے والے صاحب تو براہ دور اندیشی انھین کو خلیفہ بنانے والے تھے حالانکہ باعث روکنے

کا اور ہی تھا الا لعنۃ اللہ علے الکاذبین ایضاً مندرجہ صفحہ ۶ و ۷ قولہ
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسولؐ نے اپنے مرض الموت
مین کہ تم یوسف کے ساتھ والی عورتون کی طرح ہو یعنی کیون خلاف نمائی کرتی ہو
کہو ابوبکر سے کہ لوگون کو نماز پڑھاوے مین نے کہا کہ ابوبکر نرم دل ہے اگر حضرت کے
مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہونگا تو رونے لگیگا قرآن کی آواز لوگ نہ سنینگے عمر کو فرماے
کہ نماز پڑھاوے پھر حضرت نے کہا کہ ابوبکر سے کہو نماز پڑھاوے مین نے حفصہ سے
کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے یہی کہا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ
حضرت کی حیات مین پانچ دن صدیق اکبر نے امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہوا
صدیق اکبر کی خلافت کا جیسے بادشاہ اپنی زندگی مین کسیکو تخت و تاج دیوے یہ علامت ہے
کہ بادشاہ نے اسکو ولیعہد کیا **جواب** کیا الٹی پلٹی مکاری سے کہان سے کہان
پہنچ گئے کیسے طلب کی بات بنا کر اس حدیث کو قائم کر دیا حالانکہ قصہ اسکا یون ہے
کہ حضرت رسولؐ کے مرض الموت مین بی بی عایشہ نے چالاکی کر کے اپنے باپ سے
کہدیا کہ حضرت نے کہا ہے تم نماز پڑھاؤ چنانچہ وہ خوش خوش مسجد مین پہنچگئے اور
نماز بھی پڑھانے لگے جب حضرت کو یہ خبر ہوئی تب آپ ایک ہاتھ فضل ابن عباسؓ کا مونڈھے
پر اور ایک ہاتھ جناب امیرؑ کے کاندھے پر رکھکر مسجد مین تشریف لے گئے اور روکا ابوبکر کو

پڑھانے نماز سے یہان تک کہ ایک رکعت نماز خلافت دستگاہ پڑھا بھی چکے تھے تاہم
باز رکھے گئے اور حضرت نے خود ہی نماز پڑھائی وہ ری چالاکی اسکو کہان سے کہان
ملا دیا سچ ہے جب مان ہی نے چالاکی کی تو بیٹے کیون نکرین چنانچہ اس نماز پڑھانے اور
حضرت کی تشریف لیجانے و باز رکھنے اور خود نماز پڑھانے کو محدث دہلوی نے اپنے **مدارج**
النبوت مین صاف لکھا ہے اور اسی مدارج النبوت مین ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے
نکاح اپنا جوینہ سے کیا تو بی بی عایشہ و بی بی حفصہ و نون بی بیون نے آپس مین صلاح
کر کے جوینہ کو کنگھی چوٹی کے حیلہ سے سکھا دیا کہ جب حضرت تمھارے پاس تشریف لاوین تو
تم کہنا کہ اعوذ باللہ منک اس سے حضرت بہت خوش ہونگے چنانچہ اس
بیچاری نے وہی کیا حضرت کو ناگوار ہوا اسکو رخصت کر دیا جب رسول اللہ کو یہ غا
وفریب معلوم ہوا تو فرمایا آپ نے عایشہ و حفصہ سے تم لوگ یوسفؑ کی ساتھ والی
عورتون کی طرح ہو یعنی مکار ہو پس ایسے غا پیشہ زنان کامل راوی ارشاد رسول اللہ
ہونا کیونکر صحیح سمجھا جا سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسنی ناخوشی سے حضرت
رسولؐ نے حالت مرض الموت مین دونون بی بیون کو اپنے پاس سے علیحدہ کر دیا
یعنی قبل وفات کتنی روز پہلے سے یہ دونون بی بیان حضرت کے پاس نہین ہین صرف
جناب فاطمہ زہراؑ اور حضرت علی مرتضےٰؑ و حضرات حسنینؑ علیہم السلام حاضر و موجود رہے

پس نماز پڑھانے مین قید پانچ روز کی کہان سنے نکالی اور یہ جو تحریر ہے کہ جیسے
کوئی بادشاہ کسیکو تخت و تاج دیوے اور یہ وہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اپنا ولیعہد کیا مین
پوچھتا ہون کہ ولیعہد یونہین کیا جاتا ہے صرف لفظ علامت پر ولیعہدی ہو گئی اور
تخت و تاج بھی دیدیا گیا اچھی مثال ہے کہ نہ ولیعہد کرنا ثابت نہ تخت و تاج دینا ثابت اگر
کاش اجازت نماز ہوتی بھی اور خلافت دستگاہ نے نماز پڑھائی ہوتی بھی تو اس سے
خلافت کیونکر سمجھ گئے نماز پڑھانی دلیل خلافت نہین ہے جو لوگ دور دور دوسرے
دوسرے مقامات پر حضرت کی جانب سے مامور بحکومت رہے ہونگے وہ لوگ بھی تو
نمازین پڑھاتے رہے ہونگے واگر دار و مدار خلافت کا اسی پر ہے تو جولاہے
دھنے معاذ اللہ سب خلیفہ ہو گئے کیونکہ اہلسنت مین تو ہر ایک امامت سے نماز پڑھا لیتا ہے

مندرجہ صفحہ قولہ کتب سیر و فریقین مین مندرج ہے کہ حضرت ہارون حضرت موسےٰ
کے حقیقی بھائی تھے اور عمر مین کلان اور نبوت مین شریک اور گویائی مین افصح البیا
جب ان جملہ مراتب سے جناب امیرؑ کو ایک بھی حاصل نہ تھا تو کیونکر آپ خلیفہ بلا فصل
ہو سکتے تھے اور ہارون نے قبل وفات حضرت موسےٰ کے وفات پائی بعد حضرت موسےٰ
کے وصی نہین ہوے پس جیسے حیات مین حضرت موسےٰ کے حضرت ہارون خلیفہ
تھے اسی طرح حیات مین رسول خدا کے جناب امیرؑ بھی خلیفہ رہے ہون مگر بعد آنحضرت کے

خلیفہ و وصی نہین ہو سکتے **جواب** الحمد للہ اس حدیث کی صحت کے تو مقر ہو اگر حدیث ہی کو غلط کہہ دیتے تو کیا دور تھا مگر یہ جو لکھا ہے کہ جناب امیرؑ مین کوئی صفت حضرت ہارون کی نہ تھی پھر کیسے خلیفہ ہو سکتے تھے پس معلوم ہوا کہ شاید اوصاف حضرت ہارون کے معاذ اللہ جناب ابوبکر مین بھرے تھے کہ جس سے خلیفہ کیے گئے اور واقعی خوبی ایمان کی ہے کہ حضرت رسالتمآبؐ جناب امیرؑ کی حضرت ہارونؑ سے مثال دین اور کہنے والے کہین کہ مثل ہارون نہین تھے کل علماے اہلسنت جناب امیرؑ کی افصح البیانی و خوش کلامی لیاقت علمی و شجاعت ظاہری و فضل و کمال باطنی کی بخوبی قائل و مقر ہین کتب تواریخ اہلسنت مالامال ہین یہان تک کہ تواریخ نصارا مین بھی بہت کچھ اوصاف جناب امیرؑ کے مرقوم ہین **ملا رومؒ** فرماتے ہین ؎ عیسےؑ بوجود آمد و فی الحال سخن گفت + این نطق و فصاحت کہ بدو بود علیؑ بود + جبریل کہ آمد ز برِ خالق بیچون + در پیش محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود + ہارون و لایت کہ پس از موسیِ عمران + واللہ کہ علیؑ بود علیؑ بود علیؑ بود + حضرت ہارون صرف بھائی حضرت موسےؑ کے تھے جناب امیرؑ بھائی بھی حضرت رسولؐ کے تھے داماد بھی تھے جسکو حضرت رسولؐ نے بچپنے سی پرورش و تعلیم فرمائی تھی واقعی یہ کہ جناب امیرؑ مین اوصاف حضرت موسےؑ و حضرت عیسےؑ کے تھے مگر جسکا ایمان ہی درست نہوگا وہ کیا سمجھیگا اور دیگا ؎

جناب امیرؑ حیات مین حضرت رسولؐ کے وصی خلیفہ تھے جسکے تم بھی مقر ہو تو پھر بعد
وفات حضرت رسولؐ کے دوسرا کون وصی ہو سکتا ہے اور ایسے وصی برحق کو کون
برخاست کر سکتا ہے کیونکہ اگر حضرت ہارون کی قضا نہوتی اور حیات مین حضرت
موسےؑ کے وفات نفرماتے تو کیا بعد حضرت موسےؑ کے وہ نیابت سے موقوف کر دیجاتے
اور وہان بھی من قبیل اصحاب ثلثہ کے کسی کی نسبت اجماع ہو جاتا اور تو یہ بتاؤ کہ اور بھی
کسی نبی نے نائب نبی کے واسطے اجماع ہوا کیا ہے کہ حضرات ثلثہ ہی کے لئے پنچایت
مقرر ہوئی اور پنچایت بھی کہان ہوئی کہ مقام سقیفہ مین جسکو علماے اہلسنت نے اپنی
کتاب **منتخب اللغات** و **غیاث اللغات** مین یون عبارت لکھا ہے
سقیفہ ایوانے بود پنہان کہ عرب برائے مشورہاے باطل درآن جمع می شدند و مجازاً
مشورہ و سخن بیہودہ را گویند پس ثابت ہو گیا کہ مشل اور مشورہ ہاے باطل کے یہ بھی مشورہ ہی
کیا گیا اسجگہ یہ بات بہت چوکے کوئی حدیث بنا کر کیون نہ لکھدی کہ حضرت رسولؐ
فرما گئے تھے کہ بعد میرے علیؑ خلیفہ و وصی میرا نہونے پاوے اور **کتب سیر** جو
لکھا کرتے ہو اس سے کیا تصدیق تمھارے کلام کی ہو سکتی ہے تمھین تو معلوم
ہی نہین کہ کتب کون جانور ہے اور سیر کس چڑیا کو کہتے ہین ہم البتہ کتب سیر سے
خوب واقف ہین ہمکو ایک نقل بھی یاد آگئی **کتب سیر ظرافت** مین مرقوم ہے

کہ بعد وفات سرور کائنات حضور مین بی بی عایشہ کے ڈو کتے کو دے شکم سے اُن
ڈو کے ایک ہاتھی نکلا اُس ہاتھی نے لاکھون عقرب جنے وہ سب بھی بچے جنتے گئے
ڈھونڈھو تو ڈو ایک اب بھی پاؤ دیکھا کتب سیر اسکو کہتے ہین ے کہتے ہین سب
جہان مین نیک شعار + موذیون پر سد اخدا کی مار + مندرجہ صفحہ ۹ حدیث اللّٰھم
وال من والاہ و عاد من عاداہ لکھکر ترجمہ مین اُسکے معاذ اللہ حضرت رسول
کو تحصیلدار و حضرت علیؑ کو جمعدار اُمتی لوگون کو چپراسی قرار دیکر لکھا ہے کہ مقام غدیر
خُم مین حضرت رسولؐ نے جو نسبت علیؑ کے ایسا فرمایا یہ صرف اسلئے تھا کہ اپنے افسر
سے کوئی خلاف نہ کرے جواب واہ رے حوصلے واہ رے ایمان جھک مار کے
اس حدیث کو بھی تسلیم تو کیا مگر تاویلات لاطائل کر کے تعصب دلی اپنا ظاہر کر دیا اور
تمثیل نے تحصیلدار و جمعدار کے لطف ایمان کا دکھا دیا اور لطیفہ تر یہ بات ہے کہ اس
مثال سے بھی نائب رسولؐ جناب امیرؑ ہی ٹھہرے تعجب یہ ہے کہ اس حلقہ بیعت کرنا
جناب خلیفہ ثانی کا ساتھ حضرت امیر علیہ السلام کے اور کہنا آپ کو مولا اپنا و کل مومنین کا
اور دینا مبارکباد کا سب بھول گئے ہان کیون نہ بھولین خلافت دستگاہ تو خود
ہی بھول گئے تھے مندرجہ صفحہ ۱۱ صفحہ ۱۳ - آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک و حدیث من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ کی نسبت مثل ننھے بچون کے

قیاسات لگائے ہین چنانچہ یہ عبارت تحریر کی ہے قولہ بخوبی ثابت ہوگیا کہ مولے
بمعنی اولے کے نہین ہے بلکہ بمعنی غلام کے ہے اگر اسپر بھی قدح کیجاے تو بمعنی
اولے کیا اولے ترین کے صحیح لیکن شیعے اسبات کو حدیث موصوفہ سے ثابت
کرین کہ اس حدیث مین کونسا لفظ ہی جس سے جناب امیر خلیفہ بلافصل سمجھے جاتے ہین
جواب واہی واہ اس آیہ قرآن پاک و حدیث صاحبولاک مین کیا کیا تصرفات
بیجا کئے ہین اور طرفہ یہ اسکو بھی نسبت خلافت دستگاہ اول کے دلیل لائے
ہین اور خود اندھے بنکر شیعون سے پوچھتے ہین کہ اس حدیث کونسا لفظ نسبت خلافت
جناب امیرؑ کے ہے اور معنی مولے کے غلام کے ٹھہرائے گئے ہین پس جناب
رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ بھی غلام ٹھہرائے گئے کیونکہ اس حدیث مین جو نسبت
جناب رسالتمآب کی تصور کیجاوے وہی نسبت جناب امیرؑ کے ہوگی وہرگاہ نسبت جناب امیرؑ
کے بعینہ نسبت حضرت رسولؐ کے ہوئی تو پھر نائب و وصی ہونے مین جناب امیرؑ کے
کیا امر باقی رہا ؎ نبیؐ و علیؑ ہر دو نسبت بہم ✦ دو تا دو یکے چون زبان قلم ✦ اور ایسا
لفظ خفیف جسکے معنی خراب پلید ہون حضرت رسولؐ کی شان مین لکھدینا جز گستاخی
و بے ایمانی کے کیا سمجھا جاے کیون صاحب یہان تو شیعون سے استفسار ہے کہ وہ کون لفظ
ہے جس سے خلافت جناب امیرؑ کی پائی جاتی ہے اور حدیث مندرجہ صفحہ ۲۲ مین جسکا

ذکر آگے آویگا کہ اگر زید مارا جاے تو جعفر و جعفر مارا جاے تو عبداللہ سردار بناے
جائین کون لفظ ایسا ہے جس سے خلافت جناب ابوبکر کی قائم کیجاتی ہے بھلا
اس دروغ بیانی و طلاقت لسانی سے شرم بھی معلوم ہوتی ہے یا نہین لاحول
ولا قوۃ الا باللہ مندرجہ صفحہ ۱۴ و ۱۵ چند آیات قرآنی درج کتاب کرکے
لکھا ہے قولہ مصداق ان آیات کے وہی لوگ تھے جنھون نے کفار عرب و عجم سے
روے زمین کو پاک کیا انکے زمانے مین ان کا مل سہانہ کہ وہ لوگ جنھون نے بطمع خلافت
اپنے ہاتھ سے امیت کا خون کیا پھر بھی آپ کی نسبت ہوے یا ایھا الرسول
بلغ ما انزل الیک بڑی طمطراق سے ضرور ہی کہا جائیگا اور بڑی شدو سے آپکو
مصداق کنتم خیر امۃ و رحماء بینھم کا ٹھہرایا جائیگا پس بعقیدہ محبان
مشکلکشاے عالم آیہ کریمہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک کے معنی
دوشق سے خالی نہین یا کہ نعوذ باللہ خداے تعالے خلفاے ثلثہ سے مثل اسداللہ الغالب
کے ڈرتا تھا یا یہ کہ جناب امیر مطلق مستحق خلافت کے نہ تھے حالانکہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اے آدمیو چھوڑا ہون تمکو گون کے درمیان مین دو
چیز ین جلیل القدر ایک قرآن دوسری اپنی عترت کو اگر تم ان دونون سے تمسک
رہوگے تو ہرگز گمراہ نہوگے پس جو کوئی بدنصیب ان دونون جلیل القدر چیزون کا

مخالف ہوگا وہ بالیقین مخالف خدا و رسول سمجھا جائیگا چنانچہ اہلسنت متمسک کتاب اللہ و عترت رسول کے ہیں و شیعے ہرگز کتاب اللہ و عترت رسول کے متمسک نہیں ہیں جواب واقعی تمھاری کوئی بات غلط نہیں سچ تو یون ہے کہ سارا قرآن انھین صاحبون کی شان استدلال خلافت مین آیا ہے قبل ازین جب ہم بھی مفسرون مین تھے تو ہم نے بھی چند سورتون کے ایک ایک لفظ کی تفسیر لکھی تھی وہ یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ترجمہ جمیع حمد ثابت ہے واسطے پروردگار عالم کے دیکھو یہ وصاف تعریف حضرت ابوبکر کی ثابت ہوگئی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ کہہ وہی اللہ واحد ہے اس سے بخوبی صفت خلافت و دستگاہ کی عیان ہے اِنَّا اَعْطَیْنَا ترجمہ بالتحقیق عطا کیا ہم نے اب تو عطا ہونا خلافت کا بھی مستحکم ہوگیا قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ترجمہ کہہ اے کافرو لوگ اس ترجمہ سے البتہ ہمارا ہوش جاتا رہا رونا ہی چلی آتی ہے ہائے غضب یہ کیا ہوا تعجب ہے کہ یہ خطاب کیسا ہوا کیون صاحب آنحضرت نے کہین ہود بھی تلوار کھینچی تھی یا دوسرون ہی کے بل پر جوانمرد بنا دیا اور بیچاری امنیت کا خون ہوا ارقام فرماتے ہو مین نہین سمجھا کہ بی بی امنیت کسکی صاحبزادی تھین رہے میان اب بھی راہ پر آؤ نہ خود گمراہ ہو نہ دوسرون کو گمراہ بناؤ شیطان پر لعنت کرو یہ نہ کہو کہ جو کچھ ہے یہی اب دنیا کو چھوڑو یہ نہ سمجھو کہ ایمان ہے

اور متمسک کتاب اللہ و عترت رسول کا ہونا تو تحریر سے ہی کتاب اسرار الہدے
کے ظاہر و ہویدا ہے کہ ساری کتاب مین آغاز سے و تتمہ بالشر تک علے اوت
اہلبیت و تولہین عترت اطہار بخوبی پیدا ہے حضرات اہلسنت کی اعتقادات مین جب
اتنا فرق مین گویا یہ طریقہ ہی مخالفت کا ہے کوئی کہتا ہے فضائل علی سب سے
بڑھے ہوے ہین کسیکا عقیدہ ہی کہ ابوبکر عمر عثمان علی سب برابر ہین یہ کشون کا
قول ہے کہ سب کے مراتب حسب مدارج ہین یعنی جناب امیر کا مرتبہ معاذ اللہ کم ہی
کسی نے صاف لکھا ہے کہ امام حقیقی جناب امیر ہین حضرات ابوبکر و عمر و عثمان ظاہری
خلیفہ تھے انکو مسلمانون نے امام بنایا اور جناب امیر کو خدا نے امام کیا تھا چنانچہ
خلفاے ثلثہ بھی انہیا امام و پیشوا جانکے صاحب کتاب اسرار الہدے سب سے علیحدہ ہین
انکے نزدیک جناب امیر امام ہی نہ تھے کیونکہ جب انکے اعتقاد مین جناب امیر نے
اپنے ہاتھ سے ہین مومنان کا خون کیا تو خلافت کیسی الغرض یہ عجب طور ہین
بالکل اہل خلاف کے دو ہین جناب مولوی سخاوت علی صاحب کے مقابل علماے
اہلسنت و محقق لاجواب تھے شہر جونپور مین آسمان علم کے آفتاب تھے اپنی کتاب
تقوے مین صاف لکھتے ہین کہ جناب امیر و بقیہ گیارہ امام سب امام باطنی تھے
انکو خدا نے امام کیا تھا اور خلفاے ثلثہ کو مسلمانون نے سردار و پیشوا بنایا تھا

چنانچہ چند فقرے بحث امامت کے مندرجہ کتاب تقوے موصوف تحریر کرتا ہون قولہ
امامت کے معنی پیشوائی اور شرع مین مراد پیشوائے دین سے ہے اسکی دو قسم ہے ایک
ظاہر کی پیشوائی یعنی حکومت مسلمانون کی جس سے جاری کرنا حدود و قصاص کا اور
فیصلہ معاملات کا ہو سکے اور جہاد قائم کرے دوسرے باطن کی پیشوائی کہ سراری
خدا کیطرف سے ہو اور ولایت عطا ہو اور حکومت باطنی ملے اور وہ مقربین بارگاہ الٰہی
ہوتے ہین سو شیعون نے امامت ظاہری و باطنی کا فرق نہ سمجھا دونون کو ایک کیا
یہ کیونکر ثابت ہوا کہ صحابہ امام باطنی علی مرتضے کے منکر تھے سب صحابہ حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو اپنا پیشوائے باطنی سمجھتے تھے اور انکو امام خدا ہی نے کیا تھا انکی طاعت سے
کسی کو انحراف نہ تھا یہ خیر خواہ عرض کرتا ہے اب سلامت اسی مین ہے کہ امامت کا اعتقاد کرے
اور حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ اور سب مامون کو امام جانے اور چار خلیفون کو خلیفہ
برحق سمجھے فقط اب مین گذارش کرتا ہون کہ ناظرین اس اختلاف کو غور کرین اور اسبات
کو دیکھین کہ اتنے بڑے عالم محقق جسکو حضرات اہلسنت اولیا اللہ سے جانتے و کہتے ہین
صاف دوازدہ امام کی امامت کے مقر ہین اور فرماتے ہین کہ انکو خدا نے امام کیا اور
حضرات ابوبکر و عمر و عثمان کو مسلمانون نے امام بنایا اور انھین امامون کو عطا ہونا
ولایت کا منجانب اللہ ہے اور وہی مقربین بارگاہ الٰہی ٹھہرے گئے ہین پس مولوی صاحب

کی تحریر سے امام برحق کون ثابت ہوا اور کون وصی رسول اللہ ٹھہرا اور دیکھو انہی
اس تحریر کو کہ یا خدائے تعالے خلفائے ثلثہ سے مثل اسد اللہ الغالب کے ڈرتا تھا الخ
معاذ اللہ یہ کس ملعون نے کہا کہ خدا جناب امیرؑ سے ڈرتا تھا یہ اعتقاد اہل ضلالت کا ہے
بلکہ جناب امیرؑ ایک خاص بندے خدائے پاک کے تھے جنکا حال خوف خدا سے یہ تھا کہ
حالت نماز میں اسقدر خوف الٰہی غالب ہتا تھا کہ آپکو دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں رہتی
تھی اور بخوف حساب و کتاب آخرت تا بہ زیست سیوائے آرد جو کے دوسرا کوئی غلہ نہیں
کھایا کہ وہ لوگ کہ حکومت کی بات پر بیٹھ کر جو چاہا خلاف حکم خدا و رسولؐ حکم دیدیا جس
حلال کو چاہا حرام جس حرام کو چاہا حلال بنا دیا اور جو جو حرام حلال چاہا کھا لیا۔
دکھانیکو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے مگر آستینو میں بت چھپا لیا کلام ربانی کو الٹ
پلٹ کرا ادھر کا ادھر کر دیا آیات مکی و مدنی کو خلط ملط کر کے مقدم و موخر کر دیا
عترت رسولؐ سے عداوت کرنے لگے طرفداران علیؑ ابن ابیطالب کی دشمنی میں قدم
دھرنے لگے یہاں تک کہ محمدؐ ابن ابوبکر اپنے خلیفہ زادے کو چھوڑ امحبان علیؑ سے نا حق
منہ موڑا اب تا ہو کہ مخالف خدا و عترت محمد مصطفےٰؐ کون میں بخت ٹھہرا اور کون بدنصیب
سزاوار عذاب سخت ٹھہرے دشمن آل عباغیر میں ایمان کھو کر اور ہمیں پاک
رہی شیعہ حیدر ہو کر مندرجہ صفحہ ۱۶ و ۱۷ چند فقرے بے بنیاد سراسر خلاف قیاس نسبت

عقیل عباس کے جسکا مطلب بالکل غلط و بہتان بلکہ خالی از کار شیطان نہین تحریر کرکے
یہ بھی لکھا ہے کہ شیعے اکثر اولاد حضرت زہرا و اولاد حسنیہ و حسینیہ کو کافر سمجھتے ہین جواب
استغفر اللہ شیعے ہرگز ایسا نہین سمجھتے تم نے البتہ عداوتاً اولاد رسول اللہ کو یا اللہ
کافر کہا کیونکہ سوائے اولاد حضرت زہرا کے اولاد رسول کون ہے جنکو بجیلہ شیعون کے
تم نے صاف کافر کہا ہر جگہ ہمارا تمھارا ایمان ظاہر ہوتا جاتا ہے شیعے ان لوگون کو بالضرور
کافر و مردود جانتے ہین جنکو خدا و رسول نے کافر کہا ہو گو وہ کیسے شدید جنکو اہلبیت ہونے
سے دشمنی ہو یا انحضرت پر طعن و تشنیع کرین ہم یہ سمجھین یا انکے دشمنون سے دوستی کا دم بھرین
تمھین بتاؤ ایسے لوگ کافر ہین یا نہین البتہ اُن لوگون کو جنھون نے آل رسول
سے عداوتین کین یا کرین اولیاے کرام جانتے ہین اور اونے اونے فقیرون کی مزارون پر
کن اعتقادات سے یارتون کو جاتے ہین درگاہ درگاہ کہتے زبان خشک ہوتی ہے اُنکی
قبرون سے لپٹ لپٹ کر روتے چلاتے ہین چند مقام ہمین نے بچشم خود دیکھا ہے چنانچہ
رودھولی مین شاہ صاحب کا اکیدن لنگوٹ شریف ایکدن سونٹھ شریف نکالا
جاتا ہے ایک روز اوجھڑی شریف ایک روز پچنی شریف پکائی جاتی ہے اور اُسپر کیا سب
گرتے ہین کہ بلا مبالغہ ایک ایک لیتہ ایک ایک آدمی کو ملنا دشوار ہوتا ہے اور جب گدی
نشین صاحب قبر پر چلتے ہین تو معرکہ لائق دید ہوتا ہے ڈھاڑیون کا وہ آگے آگے گاتا

بجانا پیچھے پیچھے گدی نشین صاحب کا چلنا اور دو دو قدم پر پاہوس کرنا العظمۃ للہ لوگوں کا
اُنپر اپنا ہاتھ اُنکے بدن سے مس کرنیکو گرنا اللہ کی پناہ ہزارہا آدمی بوجہ کش مکش وہجوم
کے دور دور سے چادرین و پٹے اُنپر پھینکتے ہین جب وہ کپڑا اُنکے جسم سے چھوجاتا ہے
تو اُسکو آنکھون سے لگاتے ہین اُنکے قدم کی خاک بچون کو چٹاتے ہین یہ کیفیت اُنکی عقیدت
کے اعتقادات کی ہین مگر کربلا کے معلّے کے نام سے جہان فرزند رسول دفن ہے لرزہ آتا ہے
جانا کیسا شیخوں کا جانا سنکر غصہ آتا ہی عجب انجمی گت ہے بالکل اُلٹی مت ہی مجان علی کے
دشمن دشمنان علی کے دوست یہان تک کہ اپنے مرشد زادے جناب خلیفہ اول کے صاحبزادے
محمد ابن ابوبکر کو بھی بوجہ ہونے شیعہ علی و دوستدار آل نبی کے برا سمجھنے لگے عداوت علی تو
بات بات مین جتاتے ہین اور اپنے کو دوستدار بتاتے ہین استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ منہ

صفحہ ۱۰ قولہ ایک مرثیہ گو جو مثل میان دبیر و انیس کے اگشت نما تھا بلکہ فصاحت
و بلاغت مین مانند میر مونس و دلگیر کے یکتا تھا ایکروز چند بند قلمبند کر کے ایک
امیر کی خدمت مین لے گیا اور بعد مجرا بجالانیکے فخریہ عرض کی کہ قبلہ حضور کی تعریف
کے لئے ایک نئی بندش کا مرثیہ کہکر لایا ہون قسم حضرت عباس علمدار کی بطفیل اُنکے کوشش
اہانت اہلبیت رسول اللہ و مصائب جگر گوشگان اسد اللہ کا وہ بیمضمون تحریر کیا
ہے جسکو سنکر چشم آسمان گریان ہو دل مہر و ماہ بریان ہو امیر نے کہا کہ تعریف والد کا

مزاج کیسا ہے تمھاری ہمشیرہ کیسی ہین مرثیہ گو کلام بند ہوا پھر امیر نے پوچھا تھا ہی
دختر کا مزاج تو خوش ہے جب مرثیہ گو نے دختر کا لفظ سنا لال پیلا ہو گیا اور غصہ
کی حالت مین کہنے لگا کہ قسم ذوالفقار حیدر کرار کی اگر اسوقت تلوار ہوتی تو تیرا دھڑ
سے جدا کر دیتا کیا کرون جناب امیر کی طرح مجبور ہون تب امیر نے کہا کہ اخی پوچھنے
مین تو تم اسقدر بگڑے اور جب تم لوگ بڑے تپاک سے ممبرون پر جا کر اہلبیت رسول
کی کس خوشی سے توہین کرتے ہو اور مجلسون مین سنا سنا کر پڑھتے ہو اسوقت روح
پر فتوح حضرت رسول کی کسقدر بیزار ہوتی ہوگی یہ سنکر مرثیہ گو نے سیدھا رستہ
لکھنؤ کا لیا **جواب** یہ نقل بہت صحیح ہے مجھسے بھی ان مرثیہ گو صاحب سے خوب ملاقات
ہے مجھ سے کہتے تھے کہ ہم سے ایک ناصبی نے یون گفتگو کی ہم نے کہا کہ قرآن مین خدا نے
پاک نے قصہ حضرت مریم وحال زنا ارشاد فرمایا ہے مفسرون نے بھی تفسیرون مین
بکمال تصریح وتشریح ارقام کیا ہے پس حضرت عیسےٰ کہ زندہ موجود ہین مفسرون سے
ضرور ناخوش ہوتے ہونگے بلکہ معاذ اللہ خدا سے بھی بیزار ہونگے یہ سکر ہم نے کہا
کہ کیون کیا بیزار ہوئے اور چاہا ہم نے کہ ناک اس مردود کی کاٹ لین یا دین ہمین جوتے
اوڑا دین ملازم اسکے دوڑے ہم بھاگے تب مین نے کہا کہ اگر مارے ہی جاتے
تو کیا کرتے مرثیہ گو صاحب نے کہا کہ مجبوری تھی ہم تو ایک چھوٹے آدمی ہین بڑے صاحب پر

تو سر ممبر جوتے پڑے تھے اُنھوں نے کیا کیا اُسی طرح ہم بھی مجبور تھے میں نے یکبات اور پوچھتا ہوں کہ تمکو مصائب اہلبیت پر تو مضحکے کرتے ہو اور ذکر مصائب کو تفریح طبع سمجھتے ہو اپنے بڑے گرو مولوی عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کو جسنے باوجود تعصب کے اپنی کتاب سر الشہادتین مین مصائب اہلبیت لکھکر نسبت سامعین کے بہت کچھ ثواب تحریر کیے ہین اُنکو کیا کہتے ہو یا جیسا مولف روضۃ الصفا کو شیعہ بنادیا اُسی طرح محدث صاحب کو بھی شیعہ بنادوگے خدا کرے ایسا ہی ہوجاوے کہ قاف سے قاف تک ایکمذہب شیعہ علی ابن ابیطالب کا سب اختیار کرلین اور مولف اہل حیا سے یہ امر بھی لائق استفسار ہے کہ آیا کوئی بی بی عائشہ صاحبہ اپنی اُمّ المومنین پر کچھ تاسف نہین آیا کہ سر میدان بے پردہ مصروف جنگ رہین یہان طلحہ و زبیر کو غیرت معلوم ہوئی کہ اپنی نبی کی زوجہ کو بے پردہ اُنٹنی پر چڑھائے لڑتے و لڑاتے پھرے ہای افسوس کیسا یہ دین ہی کہ جن جن لوگون نے عترت خیر البشر سے عداوتین کین خواہان ذلت رہا کئی اپنے دلون کے کینے نکالا کئے وہی لوگ اولیائے اللہ ٹھہرے جاتے ہین اور پھر وہی لوگ اپنے کو دین محمدی مین فرماتے ہین کہتے شرم معلوم ہوتی ہی کہ اظہار مصائب اہلبیت سے بزرگون کے ظلم و ستم آشکارا ہوتے ہین استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ مندرجہ صفحہ ۹ تا ۱۲ ذکر دلائل خلافت و تسکاہ اول بالکل غلط و قیاسی جو چاہا لکھتے چلے گئے کوئی ثبوت کتابی ندارد اور آخر مین ارقام فرماتے ہین قولہ حضرت رسول کی خطبہ

آخری مین عام قریش کا لفظ فرمایا پھر تخصیص جناب امیرؑ کی خلافت کی کہان سی سمجھی گئی جناب امیرؑ کو اسوقت چاہتا تھا کہ حضرت سی بدیدہ گریان و سینہ بریان التماس کرتے کہ آپ نے ہمارا حق بلا فصل خلیفہ ہونے کا زائل کر دیا الے آخرہ **جواب** وہ لوگ سینہ بریان تھے جنکی وجہ سی خاندان نبوّت برباد ہوگیا اور دیدہ گریان وہ لوگ ہین جو اُن دل کباب لوگون کی آتش الم مین جلے جاتے ہین اِس ارشاد رسولؐ کو کسی کتاب سی سند لاتے ہوتے یا کوئی مضمون انچہی کتاب کا استدلال کے ساتھ سنائے ہوتے جس سے معلوم ہوتا کہ صاحب استعداد ہو ولو فرضنا اگر صحیح بھی ہو تو جناب امیرؑ کیا قریشی نہین تھے آخر وہ بھی تو قریش تھے جناب ابوبکر کی قریشیت کیون مخصوص ہوگئی عجب معاملہ ہے کہ جس قریشی کے لئے بروز غدیر نسبت خلافت کے ارشاد ہو چکا ہو یعنی اُس وز جو خلیفہ ہو چکا ہو سب لوگون مین افضل بھی ہو وہ خلیفہ نہ سمجھا جاے اور سے غیر سے نچلیان صرف قریش ہونے سے خلیفہ بنا لئے جائین **شیخ ابوالقاسم** اصفہانی کہ ایک عالم معتبر اہلسنت کے و مشہور و معروف بالمام رغب ہین کتاب **محاضرات** مین ارقام فرماتے ہین کہ روایت کی ابن عباس نے تمامین سی ساتھ عمر ابن الخطاب کے ایک رات کو لپٹ پڑھا عمر نی ایک آیت شان مین علیؑ ابن ابیطالب کے بعد اُسکے کہا قسم اللہ کی اے پسر عبدالمطلب تحقیق کہ تھے علیؑ ابن ابیطالب تم لوگون کی سب باتون مین افضل اور ہم سے و ابوبکر سے خلافت

مین پس کہا مین نے کہ چھوڑو خلافت کو اور سپرد کرو علیؑ کو زبیر ابن بکار کہ اہلسنت
مین ائمہ والاتبار و عالمون مین صاحب اعتبار و افعال مین ثقات جلیل المقدار ہین مناقب و
مناصب انکے تاریخ خطیب و تاریخ ابن خلکان و تاریخ یافعی و تہذیب الکمال و تہذیب
التہذیب و کاشف ذہبی و انساب سمعانی تقریب عسقلانی وغیرہ مین مسطور ہین کتاب موفقیات
مین تحریر کرتے ہین کہ کہا عمر ابن الخطاب نے عبداللہ ابن عباس سے کہ مین پاتا ہون علیؑ ابن ابیطالب
کو مظلوم پس کہا عبداللہ نے کہ پھیرو علی کی جانب اس چیز کو جس سے ہوتا ظالم کا سمجھے ہو تب
کہا عمر نے کہ علیؑ عمر مین کم تھے یعنی کم سن تھے اسوجہ سے خلافت نہین دیگئی تب کہا عبداللہ نے
کہ واللہ نہین چھوٹا سمجھا اللہ و رسولؐ نے علیؑ کو اسوقت کہ جب فرمایا رسولؐ نے علیؑ سے
کہ تم لیلو سورۂ برات کو ابوبکر سے اور پہنچا دو اسکو اہل مدینہ تک پس فرماوین حضرات اہلسنت کہ خلیفہ
صاحب جناب امیرؑ کو امر خلافت مین اپنے لوگون سے اور ہر امرون مین سب لوگون سے افضل
و بہتر بھی سمجھین اور اسی ظلم کی بدولت مظلوم بھی جانین اور پھر اسی ظلم کو جائز بھی رکھین یہ
انقلاب کیسا ہے اور آپ لوگ بھی اپنے علماے عظام کی ان تحریرات پر مطلق توجہ نکرین
یہ معاملہ کیا ہے اور دیکھو اسبات کو کہ جناب عمر کے اس قول سے بھی ثابت ہو گیا کہ خلافت
خلفاے ثلثہ کی بحکم خدا و رسولؐ نہین تھی صرف پنچایتی تھی پس اس ظلم و زیادتی کو کیون
جائز رکھا بلکہ ان لوگون کو چاہتا تھا کہ بروز غدیر جب جناب امیر خلیفہ و وصی کیے گئے

تھے حضرت رسول ہی سے فریاد کرتے واپنے گریبانون کو چاک کرکے حضرت ہی سے کہتے کہ
آپ علی کو وصی کرتے ہین ہرگز ایسا نہونے پاویگا ہملوگ ضرور خلافت لینگے بلکہ
ذرہ سی تو بات تھی کہ حضرت رسول سے آمادہ جنگ ہوجاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذ اللہ
خوف سے اُنھین صاحبون کو خلیفہ کردیتے یعنی اپنے حکم اول سے باز آکر درگاہ باری تعالے
مین بھی معذرت کرلیتے پس ہرگاہ ایسا نہین کیا تو اُسکے خلاف نہین کرنا چاہتا تھا
کیونکہ اُس حکم سے تخلف کرنا مشتمل بر دغا ہوگیا اور موجب سزا وار باز پرس آخرت
ہوگئے ارے میان لاکھ طرح گھوم پھر کے جھوٹی جھوٹی روایتین بنایا کرو یا
خطبے وضعی گڑھا کرو کچھ بن پڑیگی خلیفہ بلا فصل جناب امیر ہی ٹھہرینگے ہان تم اپنی
ایسی کئے جاؤ بزرگون کیواسطے جان دئے جاؤ مگر حاصل اسکا جز مشت خود بر
کلہ خود بایزد کی کچھ نہوگا دست بیچارہ چون بجان نرسد ۔ چارہ جز تسلیم
دریدن نیست ۔ مندرجہ صفحہ ۲۲ ترجمہ حدیث قولہ فرمایا رسالتمآب صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ اگر زید مارا جائے تو جعفر و جعفر مارا جائے تو عبداللہ سردار بنائے جائین چنانچہ
بموجب ارشاد حضرت کی ایک کے بعد ایک کا سردار بنانا جس طرح بالفعل انگریزون
دستور ہے کہ اگر ایک سردار مارا جاتا ہی تو دوسرا قائم کردیا جاتا ہے اور اُس کا روانی
سے فوج نہین بگڑتی جائز و درست ہوگیا اور اسی ارشاد کے موافق جناب ابوبکر

بعد رسول اللہ خلیفہ بنائے گئے **جواب** وہی واہ کیا خوب ثبوت خلافت ہے
ہمکو بھی ایک بڑا ثبوت معلوم ہے دستور ہے کہ مسجدوں مین بہت مولوی صاحب
شیخ صاحب مرزا صاحب خانصاحب واسطے نماز کے جمع ہوتے ہین جب نماز کو کھڑے
ہوے ایک نے دوسرے دوسرے نے تیسرے سے امام ہونے کو کہا اسعرصہ مین کوئی
جولاہہ صاحب بھی گرگہہ چھوڑکر پہنچ گئے منہ تو بنا ہی تھا وضو بھی بنا لیا کچھ لوگ اُن سے
بھی کہنے لگے وہ چٹ پٹ امام بنکر نماز پڑھانے لگے اسی طرح جناب ابوبکر بھی خلیفہ
کیئے گئے لیکن اس حدیث نے سابق کی اُن حدیثون کو جس سے خلافت بنائی گئی
کُلّیتاً منسوخ کردیا کیونکہ ابتو فوج انگریزی کی کپتان صاحب بنگئے یعنی خلافت
حضرات ثلثہ کی بالکل فوج انگریزی کی قاعدے کی سی ٹھہر گئی نصّی ہرگز نہین
ٹھہری مجھے ایسی تحریر نہایت پسند ہے کہ خود ہی کہے خود ہی جھوٹا بنے بمصداق
آنکہ دروغ گو را حافظہ نباشد سبحان اللہ و نعوذ باللہ مندرجہ صفحہ ۲۸ بیعت کرنا حضرت
امیرالمومنین کا ساتھ جناب ابوبکر کے اور بیان اس بات کا کہ کہا ابوسفیان نے حضرت
امیر علیہ السلام سے کہ اگر تو خواہی این وادی را پُر از سوار و پیادہ گردانم علیؑ گفت کہ
کہ اے ابوسفیان تو ہمیشہ در ایام جاہلیت فتنہ می انگیختی حالا نیز میخواہی کہ در اسلام
فتنہ احداث کنی **جواب** حضرت کے اس ارشاد پر اظہار سعیٔ باطلہ بڑا عزا ہی اس

فرمانے سے بیعت کرنا کیونکر ثابت ہوگیا اگر آپ نے فرمایا بھی ہو تو یہ ارشاد آپکا اس
معنی سے ہوگا کہ ابوسفیان کے قول و فعل کا اعتبار نہ تھا اگر فوج اُسکی آتی تو نہ
معلوم کس سے لڑتا آخر ذرا سی بات پر کہ اُسکے پوتے یزید کی نسبت طمع حکومت شام
کی دیدی گئی فوراً پھر گیا یعنی ایسے کلام کے خوف نے خاندان نبوت کا خاتمہ کرایا پس
بیعت کیسی اور کہاں ہوئی اسجگہ کسی شخص کا آگ لیکر جانا واسطے جلانے خانہ حضرت سیدۃ
النسا بضعتہ رسول کبریا علیہم التحیتہ والثنا کے اور غضبناک ہونا جناب سیدہ کا دوسرے
ایک شخص سے اور نہ بولنا اس شخص سے تا حیات اپنی بالکل نوش کر گئی اور حدیث فاطمۃ
بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی کو تناول فرما گئے ہائے پیٹ ہائے پیٹ اسجگہ سے اصل
بات کو صاف اُڑا دیا یعنی حضرت امیر نے وقت طلب ہونے بیعت کے جناب ابوبکر سے
یہ کیوں فرمایا کہ تم لوگ ناحق ہمارا حق لئے لیتے ہو اور جناب ابوبکر نے کیوں کہا کہ یا
علی تم شریک شوریٰ کے نہیں ہو سمجھا گیا کہ تمھیں خلافت منظور نہیں ہے پھر جناب
امیر نے ارشاد کیا کہ کیا میں بھی تم لوگوں کی طرح دفن و کفن رسول خدا کو چھوڑ کر فکر
خلافت میں دوڑتا چنانچہ قصہ کتب تواریخ اہلسنت میں مثل کتاب عاصم کوفی وغیرہ
کے بالتصریح درج ہی پس ارشاد جناب امیر سے کیا بات پائی گئی خلافت رسول
کسکا حق ٹھہرا اور یہ تحریر کہ ارباب سیر نوشتہ اند و در تاریخ مستند نوشتہ است ناحق

لکھا کرتے ہو جس طرح اور غلط قصے لکھے ہین اسی طرح اسکو بھی لکھدیا ہوتا کہ گل
بکاولی مین یہ تحریر ہی گلزار نسیم مین یون تسطیر ہے ؎ عجب شیوہ بے عقل و طرز خرباشد
دروغ گوید و گوید کہ معتبر باشد ۔ مندرجہ صفحہ ۲۸ تا صفحہ ۳۲ عبارات مزخرف
بلاثبوت و کلمات غلط و بہتان بلادلیل ساتھ کمال تعصب کے لکھی ہین منجملہ اسکے
یہ فقرات بھی ہین کہ جناب امیرؑ کو باعتقاد شیعیان اسدرجہ حرص تھی کہ آنجناب سرور بیعت
صدیق اکبر حضرت زہراؑ کو دراز گوش پر سوار کرکے ایک ہاتھ مین حضرت امام حسنؑ کا
ہاتھ اور ایک ہاتھ مین حضرت امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑکر بحالت پریشان کس مپرسی
و بصورت دیوانگان کس مپرسی ہر ایک مہاجرین و انصار کے دروازون پر جفظ و
پاس ننگ و ناموس استعانت کی درخواست کرتے پھرتے تھے معاذاللہ جناب کی
کوئی یاری و مددگاری نہین کرتا تھا اور توبہ توبہ کوئی جناب کی خواری و زاری کو
خیال مین نہین لاتا تھا لکھکر صفت بھی جناب ابوبکر کی ارقام فرمائی ہی کہ جناب
صدیق فلان جنگ مین امیر کیے گئے فلان گھر مین زیر کیے گئے فلان میدان مین نماز
پڑھائی فلان پہاڑ پر وعظ سنائی فلان مجلس مین مست بقبضہ ہی فلان غول مین
کلام نصیحت کہی فلان کوٹھری مین تلوار چلائی فلان بلندی سی ہیبت دلائی الغرض
بہت کچھ ذکر خیر جناب ابوبکر کے جسکا نثر نثر ترقیم کیے ہین اور یہ بھی لکھا ہی کہ اگر فرض

کیا جاے حضرت صدّیق مین جُملہ اوصاف مذکور الصّدر نتھے تو یہ اوصاف حضرت
امامین حسنینؑ مین بھی تو نہین تھی کیونکہ یہ دونون صاحب بھی تو کسی معرکہ مین تشریف نہین لے گئے
بلکہ آپسمین خانہ جنگیان کرتے رہے اور شیعون کی کتاب روضۃ الصّفا مین ہی کہ جناب
امیر بھی باجماع خلیفہ کیے گئے تھے تو شیعون کو پھر کیا اعتراض باقی رہا **جواب**
ایسی تحریر کوئی طفل مکتب بھی نکریگا جو جو دلمین آتی گئی بکتے چلے گئے ان تحریرات
منافقانہ کا جواب سخت ہی اگر لکھا جاے تو ایک کتاب خاص ہوجاے ائمہ کی شان مین کلمات
توہین لکھنے جزا اسکے کیا تصور کیا جاے کہ اعتقاد و مذہب نو پسندیدہ کا ظاہر ہوگیا بیشک
خدا و رسولؐ کو بھی اسی طرح کہتے ہونگے خدا اسکا اجر دیگا انشاء اللہ تعالے اور تحریر
تمھاری کہ شیعون کی مستند کتاب روضۃ الصّفا مین ہی کہ جناب امیرؑ بھی باجماع خلیفہ
ہوے اگر مقام غدیر مین خلیفہ ہوے ہوتے تو پھر اجماع کیون ہوتا یہ بالکل غلط
ہے ہرگز ہرگز آپ باجماع خلیفہ نہین ہوے نہ آپ کو حرص خلافت تھی حرص اُن لوگونکو
البتہ تھی جنھون نے باوجود افضلیت جناب علیؑ ابن ابیطالب کے اس حق خلافت کو لے لیا
اور رسولؐ خدا کے دفن و کفن کی شرکت کا خیال نکیا اور اجماع اسکو نہین کہتے کہ آپ
کو خلافت سے انکار تھا لوگون نے اصرار کیا کہ آپ تو مقام غدیر خم مین وصی برحق
ہو ہی چکے تھے آپکو حرص کرنیکی ضرورت کیا تھی جس طرح آپ خلفای ظاہری کے

زمانون مین خلیفہ باطنی تھے اُسی طرح بعد مین بھی تھے اِنکار آپکا صرف اِسوجہ سے
تھا کہ پہلے تو دوسرون نے حق آپکا لے ہی لیا تھا ظاہر مین خلیفہ بنے رہے اور
بنانے والے بنائے رہے تو اِس بننے وبنانے سے کیا ہوتا ہے بلکہ اِس مضمون سے یہ
بات ثابت ہوگئی کہ حضرات خلفائے ثلثہ صرف باجماع خلیفہ ہوے بموجب حکم خدا و
رسولؐ کے نہین ہوے اور صاحب روضۃ الصفا سنّی المذہب ایک پورا مورخ اہلسنت
کا تھا ہرگز ہرگز شیعہ نہین تھا بیعت ہی کو اُسنے غلط لکھا ہے کہ جناب امیرؑ نے
بیعت خلیفہ اوّل کی کی حالانکہ بالکل جھوٹھ ہرگز آپنے بیعت نہین کی یہ افترا و
چالاکی ہے کہ شیعہ ٹھہراکر دلیل مشی کر دی یا اُس شخص کے اعمال کی خوبی ہے کہ کہین
سُنی تُم کہو شیعہ تھے نہ یہ نہ وہ معلوم نہین کیا تھے شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی
کو بھی شیعہ نہین کہدیتے جسنے صاف لکھا ہے کہ رسول اللہ نے نسبت خلافت کے
کسی کی تخصیص نہین کی اری میان کسی بات پر قائم تو ہو تب مناظرہ کی راہ چلو
آخر ہی نہو کہ درمیان ہی مین تھک کر گرے اب جنبش محال ہوگئی اسجگہ مضمون
مصرعہ ہذا بہت صادق آتا ہے ع گئے دونون جہان کے کام سے وہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے مندرجہ صفحہ ۳۳ و ۳۴ نسبت حضرات حسنینؑ و امام
زین العابدینؑ و امام محمد باقرؑ و حضرت امام آخر الزمان علیہم السلام کے بالکل کلمات

توہین درج ہین قولہ یہ سب صاحب لیاقت امامت کی نہین رکھتے تھے واگر امام غائب کی شجاعت پر ناز ہے تو یہان ہی مثال راست آتی ہی کہ نہ باباجی آوین نہ گھنٹہ باجے اگر حسنینؑ و نیز دیگر آئمہؑ بھی کفار عرب کو فی النار کرتے تو قابلیت امامت کی رکھتے جب یہ صفت حضرات موصوف مین مطلق نہ تھی تو دائرہ امامت سے قطعی خارج سمجھے گئے

جواب بابو امر سنگہ ٹھاکر و سنگرام سنگہ ٹھاکر چوباغیان سرکار تھے اور ان دونون نے بھی بہت کا فمارے ہین ضرور پیشوا سمجھے گئے ہونگے اسلئے مجملوا یک نقل دیا گئی سابق مین ایک راجہ قوم ہنود کے ملک مین سُنّی شیعہ مین بابتہ تبرے کی تکرار ہوئی سُنّی نے بحضور راجہ درخواست گذرانی کہ ہمارے پیر کو شیعے گالی دیتے ہین راجہ نے کہا کہ تم بھی اُنکے پیر کو گالیان دو تب سُنّی نے کہا ہماری کیا مجال اُنکے پیر ایسے نہین ہین کہ ہم یا کوئی اُنکو گالی دے سکے اگر کوئی گالی دے تو کافر ہو راجہ نے کہا تم بھی اُنھین کو کیون پیر نہین بناتے جسکو گالی دینے سے کفر ہوتا ہے ایسے پیر کیون کیے جسکو گالیان لوگ دیتے ہین چونکہ تم برسرناحق ہو درخواست تمھاری خارج اس حکایت سے یہ غرض ہی کہ اگلے سُنّی سُنّی تھے سب کچھ سُن لیتے تھے مگر آئمہ اطہار کو برا کہنا کفر جانتے تھے اور اب ایسے ہین کہ اُن حضرات کو جو چاہتے ہین کہڈالتے ہین اور اپنے ہی مذہب والون کے عقیدے مین مصداق کفر کے ٹھہرجاتے ہین یہان تک کہ امامون کو معاذ اللہ دائرہ امامت

سے خارج کہکر اپنے کو خارج از سلام نہین سمجھتے اور ایسی مثالین لغو و کلمات ہجو
حضرت صاحب الزمان خلیفۃ الرحمان کی شان مین لکھتے ہن جنکی وجود مسعود صفات
محمود فضائل حمیدہ اوصاف پسندیدہ کے فریقین قائل و مقر ہین جو قریب آخرت
امام آخر الزمان ہے کہ مکہ معظمہ مین لا ریب فیہ تشریف لائینگے اور ایک دین مبین حضرت
کا قاف سے قاف تک ہوکر کل ادیان منسوخ ہوجائینگے جس طرح قیامت حق ہے
اسی طرح امامت آپکی برحق ہے بالتحقیق یہ قول ظاہر ہے منکر اسکا کافر ہے ۵
انکار کیون وجود امام زمان مین ہے ۔ منکر تو شیعہ بھی نہین آفتاب کا ۔ ایک کتاب
مصنفہ کسی سنی المذہب کی اور میری نظر سے گذری اس مین بہ بحث قرآن مولف کتاب
مذکور نے لکھا ہے کہ اگر اس قرآن کو جو امام محمد مہدی کے پاس ہوگا صحیح سمجھتے ہو تو
وہ بھی رافضی ہین انکے قرآن کا کیا اعتبار دوسری ایک کتاب اور دیکھی ہے کہ
وحید نامی ایک شخص نے تصنیف کرکے نام اسکا اپنے لئے پہلے ہی سیلاب غضب
رکھا اور اسمین بالکل توہین جناب امیر و روایات غلط و بہتان نسبت کتب شیعیان
کے درج ہین چنانچہ جواب اس سیلاب غضب کا نار ذات لہب مصنفہ جناب سید حسن صاحب
بڑی شد و مد سے ہوچکا ہے حیرت یہ ہے کہ اس فرقہ حیا دشمن کو جھوٹھ لکھنے مین ذرا
تامل نہین ہوتا اور حالت تعصب مین اسقدر غیض آجاتا ہے کہ خیال مآل ایمان خدا کا

ڈر خوف خاتم پیغمبران کچھ بھی باقی نہین رہتا یہ ہی مثل ہے نہ خدا سے ڈر نہ رسول
سے ڈر اپنے بابا گرو جی سے ڈر یا یہ کہ نہ جسکے باپ نہ جسکی مان سچ ہی اُسکے ایمان
کہان مندرجہ صفحہ ۳۵ و ۳۶ قولہ اگرچہ آیۂ قرآنی و نیز ترجمہ کا شانی مین کوئی لفظ ایسا
نہین ہے جس سے معنی اصحاب سالتمآب کے سمجھے جائین مگر مُلّا صاحب موضوعات
ابن سبا سے درباب تحقیر اصحاب کرام یہ روایت فخریہ ارقام فرماتے ہین اُسقف کہ
از جملہ احبار بود گفت ای قوم اگر محمد فردا با صحاب خود بیرون آید ہیچ اندیشہ مکنید
با او مباہلہ نمائید و اگر با خواص و اقربا سے خود آید از مباہلہ وے حذر کنید معاذ اللہ اس
قول سے ثابت ہوتا ہی کہ رسول خدا کوئی چیز ہی نہ تھے بلکہ حضرت کے خواص و اقربا
یعنی امام المشارق والمغارب علی ابن ابیطالب ایسی تو جہ اسد اللہی ہیبت موسوی
رکھتے تھے جنکے طفیل مین حضرت رسول خدا غالب ہوے اگر جناب امیر رسولخدا کے ہمراہ نہ ہوتے
تو خدا بھی عرش سے اُتر آتا حضرت رسولخدا کامیاب نہ ہوتے اور اگر اپنے اصحاب
کو لیجاتے تو حضرت بالکل دائرہ رسالت سے خارج کر دے جاتے خیر تو یہی گذری جناب
مولا مشکلکشای دو جہان حضرت کے ساتھ تھے اگر یہی فرض کیا جاے کہ حضرت رسول
جناب امیر ہی کی بدولت غالب ہوے تو اس سے زیادہ فائدہ حاصل نہین ہو سکتا کہ
چند نصرانی پر غالب آگئے لیکن ہدایت اس سے زیادہ نہین ہو سکتی جیسا کہ اسی تفسیر مین خود

مُلّا صاحب نے تحریر فرمایا ہی کہ جو کچھ رسولؐ خدا کے دین متین کو شوکت و قوت حاصل ہوئی وہ سب ثمرہ کوشش اصحاب سالتمآب کا ہی نہ جناب امیرؑ کا اور جناب امیرؑ کو نیکر علےٰ کُلّ غالب کے مصداق ہو سکتے ہین کیونکہ باعتقاد شیعیان آپ تو ہمیشہ مغلوب ہی یہانتک کہ اپنے دین کو بھی برباد کر دیا پھر بھی آپکی شانمین علےٰ کُلّ غالب ضرور ہی بولا جائیگا

جواب ساری جلن جناب امیرؑ ہی علیہ السّلام کی تو ہی ہی عداوت مین جلے جاتے ہین باوجود اسکے کہ جناب امیرؑ موجود بھی نہین ہین تاہم بغض اعدا اب تک موجود ہین بھی تو نہین کہ مثل جناب امیرؑ کے غلامان جناب امیرؑ نے اہنکا نے مین بھی کسی معاندین کے باپ بھائی کو قتل کیا ہی جسسے لوگ عداوت رکھتے ہین اب مین جملہ حضرات اہلسنّت سے فریاد کرتا ہون کہ آپ لوگ اس تحریر کو دیکھین کہ اگر محمّد باصحاب خود آید ہیچ اندیشہ نکنید باُو مباہلہ کنید و اگر با قرباے خویش آید از مباہلہ او حذر نمائید اس تحریر سے صرف یہی بات نہ پائی جاے ہی کہ اقرباے حضرت رسولؐ اس شقف کی نظر مین زبردست و بہادر معلوم ہوتے تھے یا علم نجوم وغیرہ سے جیسا کہ اسوقت کے کاتبان اکثر حالات گذشتہ و حال بیان کیا کرتے تھے اسکو معلوم ہوا ہو کہ اقرباے حضرت رسولؐ غالب رہینگے یا یہ بات ہو کہ اور لوگون کو بوجہ فراری ہونے کے کہ بعض جنگ سے بھاگے ہین اور بعض احکام رسولؐ سے انکار کیا اس شقف کی نظر مین نامرد سمجھتے رہے ہون

پس اتنی ہی بات سے اسقدر تعصب مین آگئے کہ اقربا سے رسولؐ کی شان مین کلمات
تحقیر کہڈالے یہانتک کہ نہ اہل رسالے کی شان مین عبارتین خلاف ایمان لکھڈالین جناب
امیر کی قوت اسد اللہی و ہیبت موسوی مین بایام المشارق والمغارب و مشکلشائے
دوجہان ہونے مین کچھ شک بھی ہی واللہ باللہ ثم باللہ جسکے دل مین ذرا بھی شبہہ ہو
وہ ملعون ناری ناری ہی بمصداق آنکہ ہر کہ شک آرد کافر گردد اس کہنے سے
کہ فلان بادشاہ اگر بارسالہ عجمیان بجنگ رود ضرور غالب آید ہرگز بادشاہ کی
توہین نہین ہوئی بلکہ تعریف اس بادشاہ کی ثابت ہوگئی یعنی بادشاہ کی فوج مین رسالہ عجمی ایسا
بہادر و جان نثار ہی کہ لڑائی اسکی وجہ سے فتح ضرور ہوتی ہے نہ کہ جناب رسول اللہ کے
اقربا کی صفت تو خاص حضرت رسولؐ کی صفت سمجھی جاتی ہی کہ حضرت کے اقربا و اعزا
ایسے بہادر و جری جان نثار رسولؐ ہین کہ ضرور ضرور غالب ہوتے ہین پس حضرت
رسولؐ کی تعریف سے جو اسقدر بیتاب ہوگئے کہ حضرت رسولؐ ہی کو دائرہ
رسالت سے خارج کرنے لگے وخدا پاک کو عرش سے اتارنے لگے یہ نہ سمجھے کہ اس
تحریر سے خود کہان اترے جائینگے ایسونکے واسطے اور انکے مددگار اون توصیف
نویسندگان کے لئے خالق العباد نے بہت مناسب مکان تجویز کر رکھا ہی نشاء اللہ
تعالے ایک ہی جگہ مقام ہوگا لطف تو یہ ہی پھر اس فتح رسالتمآب کو جناب امیر ہی

کی بدولت تسلیم بھی کرتے ہو کہ اگر فرض کیا جاے حضرت رسولؐ جناب امیرؑ ہی
کی بدولت غالب ہوے تو اس سی زیادہ فائدہ نہین ہوسکتا کہ چند نصرانی پر غالب ہوے
ارے میان وہی نصرانی پر صحیح غالب تو ہوے اور ون کی طرح فراری تو نہین کہلاے
اور یہ جو لکھتے ہو کہ ملا صاحب نے خود اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ جو کچھ رسولؐ خدا کی دین
متین کو شوکت و قوت ہوئی وہ سب بمنزلہ کوشش اصحاب رسولؐ کا ہی نہ جناب امیرؑ
کا جناب امیرؑ کو نکیر علے الکل غالب کے مصداق ہو سکتے ہین کیونکہ باعتقاد شیعیان آپ تو
ہمیشہ مغلوب ہی یہان تک کہ اپنے دین کو برباد کر دیا تب بھی علے الکل غالب بولا ہی
جائیگا سنیے حضرات اہلسنت اب مین پھر کہتا ہون کہ جھوٹے لطفہ حرام پر خدا کی
لعنت آپ لوگ برا نہ مانیگا دیکھو مولف صاحب زبردستی جو چاہتے ہین بکتے ہین اور
ناحق ملا صاحب و شیعیان علیؑ پر بہتان کرتے ہین اپنے دلی اعتقاد کو دوسرے پر رکھکر
ظاہر کرتے ہین اگر ایسا ملا صاحب نے نہ لکھا ہو اور شیعون کا یہ عقیدہ نہو تو جھوٹے
پاجی پر ہزار جوتے اللہ اللہ یہان تک شیطان نے بہکا دیا کہ ارشاد خدا لعنۃ اللہ
علے الکاذبین کا بھی خیال نرہا جو فقرہ لکھا غلط جو کلمہ لکھا جھوٹ اسکی بھی غیرت
نہین کہ جب لوگ اس تحریر کو کسی کتاب مین نہ دیکھین گے تو کیا کہینگے اگر ہم یہ لکھدین اہلسنت
حضرات ثلثہ کو دل سی نہین مانتے ہین تو اس لکھدینے سی ہماری اہلسنت سزاوار ثواب کے

نہونگے بلکہ ہمین کو لوگ جھوٹھا بنا وینگے وفرض کردم اگر جناب امیر علیہ السلام
معاذ اللہ مصداق علے الکل غالب کے نہین تھے غلط ہی کہا جاتا ہے تو اس عبارت سے
تمھارا کیا نقصان ہوتا ہی جو تم اپنے آپے مین نہین ہو دین و ایمان سے گذری جاتے
ہو ارے میان اگرچہ حقیقتاً نہو مگر ظاہر مین تو انکو بھی خلیفہ کہتے ہو اور یہ بھی فرماتے
ہو کہ جناب امیر خلفای ثلثہ سے راضی خوشنود ہی رہا کیے پھر سقدر بغض دلی کی
کیا وجہ ہی سچ بتاؤ کہ ان لڑائیون مین دست زبردست یداللہ سے کوئی تمھارا تو
نہین مارا گیا ہے کیسے وہ خلیفہ تھے جنکی شان فضیلتین بنا بنا کر بڑھائی جاتی ہی اور کیسے
یہ خلیفہ ہین جنکی فضیلتین چھپا چھپا کر بات بات مین توہین فرمائی جاتی ہے واہ واہ
بھگوڑون کی اتنی پچ کہ ارنیکو ایک مچھر نہ مار سکے زبان سی سپاہی بنا دیا اور حیدر کرار
داماد احمد مختار کی شان مین ایسے کلمات توہین لکھڈالے کہ معاذ اللہ وہ ہمیشہ مغلوب
رہے لعنت بر دروغگو خود ہی لکھتے ہو کہ ترجمہ کاشانی مین کوئی لفظ ایسا نہین ہے
جس سے معنی اصحاب کے سمجھے جائین پھر تحقیر اصحاب کرام کہان سے پیدا کی یہان ہی مثل
صادق آئی کہ چور کی ڈاڑھی مین تنکا ارے کمبخت ہمارے آقا نے مدار تو ایسے
غالب من کل غالب ہین کہ ہر معرکہ مین غالب ہی رہتے آئے یہانتک کہ بے ایمانون کے
ظلم و ستم پر صبر مین بھی غالب ہا کیے اور تیرہ سو برس سے اب تک دشمنان دین اہل نام گرامی

کے مٹانے کی فکر مین رہے مگر نہ مٹا ہمیشہ غالب ہی رہا کوئی ملت کوئی مذہب
کوئی دین کوئی فرقہ کوئی گروہ کوئی مقام کوئی ایسا دیار نہین جہان یا علیؑ مدد کی
پکار نہین وے ابر حال اُنکے جنکے بڑھاتے چلے آے مگر کوئی نہین جانتا کہ فلان فلان
فلان کون تھے جس سے چاہو پوچھ دیکھ جہان چاہو تحقیق لے ہو فاعتبروا یا اولے
الابصار مندرجہ صفحہ ۳۶ مذکور قولہ اگر خلفاے ثلثہ کافران عرب و عجم کو مسلمان
نکر دیتے اور اسلام کو مشرق سے مغرب تک نہ پھیلا دیتے تو کون آپ کو رسول اللہ کہتا
اور کیونکر بعثت آپ کی صحیح سمجھی جاتی اور وعدہ صادق خدا کا کذب ہو جاتا بلکہ تمامی
روے زمین پر کوئی خدا کا نام لیوا بھی نہوتا ملا صاحب باوجود اقرار فضیلت خلفاے
ثلثہ کے آخر مین لکھتے ہین کہ جناب امیر ہی خلیفہ رسول تھے جواب حضرات ثلثہ
واقعی ایسے ہی تھے کہ مشرق سے مغرب تک اسلام کو پھیلا دیا اگر اتنا قدر نہ پھیلاتے تو تم
ایسے لوگ کیونکر پیدا ہوتے پس ہی خلفاے ثلثہ معاذ اللہ ضرور خدائی کرتے تھے
اُنھین کی بدولت خدا کی خدائی نبوت محمد مصطفےٰ کی بادشاہی قائم رہگئی ورنہ بیشک
نام لیوا خدا کا باقی نرہتا بڑی خیریت یہ ہوئی کہ حضرات موصوفین آدھی عمر مین مسلمان
ہوے تھے اسیوجہ سے ایک ہی جہان مین خدائی کی اگر بچپنے سے ایمان لاے ہوتے تو
عرش پر جلوس فرماتے دونون جہان مین خدائی کر دکھاتے لیکن معلوم نہین کہ قبل

زمانہ حضرات ثلثہ کی خدائی کیونکر قائم رہسکتی کیون صاحب ملّا صاحب نے خلفاے ثلثہ کی فضیلت کا کہان اقرار کیا ہی جھوٹے پر خدا کی لعنت اور اوراِنسان کی اور ملائک کی اور سب کی ایضاً مندرجہ صفحہ ۳۶ مسطور قولہ مُلّا صاحب کو خلافت جناب امیرؑ پر کیون ناز ہی حضرت کی ذوالفقار تو کسی کافر کے گردہی کبھی نہین پھری شیعو اپنے مفسّر کی لسانی رجوع کرو اور بیچارے کی تعصّب پر پھپوٹ پھوٹ کر رو کہ وہ زبردستی آیۂ مباہلہ کو بھی خلافت پر قیاس کرتے ہین اور منھ زوری سے مُرغے کی ایک ہی ٹانگ بتاتے ہین اور مُلّا صاحب نے کوئی تاریخ اہل تشیّع کی ملاحظہ نہین کی بلا تحقیق جناب امیرؑ کی شان مین یہ مصرعہ ترقیم فرماتے ہین ع اُنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✦ اگر قاصر رہے زمین کے شیعے جمع ہوکر کوئی لفظ آیۂ مباہلہ مین ایسا دکھاوین جس سے جناب امیرؑ مصداق خلافت کے سمجھے جاوین تو شاید مُلّا صاحب کے دعوے کی تکذیب بلسنّت نکر سکین جواب پھر ہمکو غصّہ آگیا پھر ہم بول اُٹھے جھوٹے پر لعنت بولو یار وہش یاد کیون نہ جی اِس بکنے سے حضرت کی شجاعت چھپ جائیگی آفتاب خاک پڑ جائیگی جنگ خیبر مین رسولخدا نے کِسکو دوست خدا فرمایا کِسکو فاتحہ خیبر ارشاد کیا کِسکو علم فوج عطا ہوا کِسکا علم شپر کے اندر دیا اُلٹ دینا در خیبر کا کِسکو یاد نہا

خندق پر پل بنا دینا سبکو فراموش ہو گیا اپنے چچا حرب سے پہلوان کا ڈھکرے
ہونا بھول گئے جنگ جمل سے کسکی مامان بھاگین جنگ صفین مین کسکے بزرگون
کا قتل عام ہوا کسکا اس جنگ مین نام ہوا کتاب مدارج النبوۃ مین ہے کہ جس روز
جنگ احد منقبت حیدر کرار مین کہا رضوان خازن بہشت نے لا فتی الا علی
لا سیف الا ذوالفقار جسکو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا مین یون
لکھا ہی لا سیف الا ذوالفقار لا فتی الا علی الکرار اسی ذوالفقار کا ذکر تم نے کس
توہین سے کیا ہے معلوم ہوا کہ بڑی عیار ہو کتابون کو نہین دیکھین نہین مناظرہ کو تیار ہو پس
مفسر غفران مآب کی نسبت جو کوئی بھونکے اسکا یہی جواب ہی کہا ہو کلا لمون
پر طعن کرنا مطابق اس مثل کے ہی کتے کے سینگ نہین ہوتے نکے نہ کیا کرے معنی آیہ
مباہلہ کے وہ لوگ کیا جانین جو کھڑی ہو کر یا ایک ٹانگ اٹھا کر شاید یہ واقعی سارا
قرآن جناب ابو بکر کی شان مبارک مین تو آیا ہی واہی تباہی مضبوط میخ پکڑی کہ حد سے
آگی نہین بڑھ سکتے بقول شخصے جولاہی کی ڈور کھونٹی تک اور مضمون مصرعہ نوشتہ آب
ملا صاحب پر ع اپنے خبان ہمہ ارند تو تنہا داری کیسا صدمہ ہوئی فی الحقیقت
تعریف جناب امیر کی ایسی ہی چیز ہے جس سے دوستون کو راحت دشمنون کو مصیبت ہوتی ہے
شیعے کوئی لفظ کیا تمکو دکھائینگے خدا نے جو دکھایا اور نبی نے جو سنایا وہ تو سوجھتا ہی

نہین سوجھیگا وہی جو ہمیشہ سوجھتا ہی بقول شخصے اندھونکو سوجھی بہرا یہ کہی کی
مجنونیت پر شیعون نے خوب قہقہے لگائی زبردستی گدھے کی گردن اونٹھ کی سی بتاتے
ہین شیرون کو بکری والے ستاتے ہین ۔ے نیاید بلطف ایمان خرس دمبک
چہ داند بورنہ لذات ادرک پر مندرجہ صفحہ ۳۳ قولہ منجور کسی شیعہ کو دعوے اسلام نہین جب
کسی میر صاحب سے دریافت کرو تو آپ کو امامیہ فرماتے ہین اور جب کسی سید صاحب سے
پوچھا جاوی تو آپکو شیعہ بتاتے ہین اور جب کسی مرزا صاحب سے کہا جاوے تو آپکو اثنا عشری
جعفریہ کے چیلو نمین بیان کرتے ہین برعکس اسکے سنی لوگ اپنے کو اہل اسلام کہا کرتے
ہین **جواب** بقول تمہارے شیعون کو خالی دعوے اسلام نہین دعوے غلامی
حیدر کرار و آل اطہار رسول کبار بھی اسکے ساتھ ضروری ہی تمکو البتہ برسون تک
اسلام کا دعوی تھا کلمہ سے کچھ اور ہو گئے اوپر سے ہے شیعون کا یہی طریقہ بیشک ہے
کوئی اثنا عشری کوئی امامیہ بتاتا ہی ہر شیعہ علی اپنے کو حیدری جتاتا ہی اہلسنت البتہ
اس طریقہ حق سے خارج ہین کوئی حنفی کوئی سنت و جماعت کوئی سنی کوئی صاحب
ریاضت کوئی صوفی کوئی صدیق الدین کا مرید کوئی غلام معاویہ کوئی بندہ یزید کوئی
شاہ مدار کا چیلا کوئی سوتیلی ماں کا اکیلا بتاتا ہی مگر نظر سبکی مسلمانی ہی پر رہتی ہی ہم
بھی خوش ہین آنجہید سبنکو خوب مسلمانی دیکھو مندرجہ صفحہ ۳۴ قولہ از محمد باقر و جعفر علی

مروی ہے کہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الے آخرہ نازل شد بعد ازآن کہ حضرت
رسالتمآب امیر المومنین را خلیفہ خود گردانید در روز غدیر و فرمود من کنت مولاہ فعلیؑ
مولاہُ الے آخرہ کیا خوب یک شد دو شد اس روایت سے تو ملّا صاحب نے آیہ
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کو منسوخ ہی کر دیا شیعون کو چاہیے کہ بموجب
اپنی روایت و قول ملّا صاحب کے آیہ یا ایہا الرسول بلغ کو استدلال نہ پکڑیں و نہ
امام صادقؑ کا نام کاذب ہوگا اور بکثرت کتب شیعہ مین مرقوم ہی کہ جتنی خرابیان
پیدا ہوئین وہ سب امت دستگاہی کے زمانہ خلافت مین ہوئین اسصورت مین آپ
کیونکر مصداق آیہ الیوم اکملت لکم کے ٹھہر سکتے ہین ملّا صاحب کے استدلال بیجا پر تو
طفل دبستان بھی قہقہہ لگا سکتا ہی افسوس شیعون کے مفسرین پر کہ ایسی ویلات ناسزا
کرتے ہین جس سے صاف ہو ملیح جناب امیرؑ کی سمجھی جاتی ہی **جواب** کیا کیا واہی
تباہی بکتے ہو معلوم ہوا کہ الف کے نام ب بھی نہین جانتے اگر جانتی ہو تو صرف جناب
امیرؑ کی عداوت جانتی ہو اور راوی حدیث حضرت امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادق علیہم
السلام کو ابرہ چالاکی قرار دیتے ہو تا کہ جہلا تمھاری مذہب کے سمجھین کہ اہلسنت کی کتابون
مین نہین ہی صرف شیعون کی یہان ہی اگر آنکھین ہون تو دیکھو تمھاری ہی کتب مین موجود
ہے کہ آیہ یا ایہا الرسول الے آخرہ والیوم اکملت لکم دینکم کو علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر

مین المام واقدی نے اسباب نزول مین احمد ابن حنبل نے ابو سعید خذری سے
زید ابن ارقم نے سعید ابن وقاص سے مالک نے موطائی مین بالتصریح لکھا ہے وصحیح
بخاری وصحیح ترمذی وسنن ابی داؤد ومشکواۃ وغیرہ مین بالتفصیل درباب خطبہ
غدیر خم کے مندرج ہے پھر یہ جھوٹھ جھوٹھ تحریر ومنافقانہ تقریر تا حق تھہری یا نہین
شیعیان حیدر کرار تو ہینہی آقائے نامدار کے غلام ہین ذات پاک کو انجناب کی افضل العباد
واکمل الاجتہاد سمجھتے ہین انکی کتابون مین ایسی منافقانہ باتین کیون ہونے لگین بلکہ ایسے
مضامین کتب اہلسنت مین بھی جو ان جناب کے مخالفین کے دوست ہین نہین پائے جاتے
ہان آن پکے مانند ہین زمانے کی اکثر حضرات سنت وجماعت جو اپنے کو ظاہر اسنی حنفی بیان
کرتے ہین البتہ یہ اعتقاد پرز فساد رکھتے ہین اس شہر جونپور مین بھی اس فشن کے لوگ
ہین چنانچہ ایک شخص حافظ قرآن کہ احتیاطاً نام اسکا مین نہین لکھتا چند اشخاص کے
مجمع مین جس مین مین بھی شریک تھا صاف کہنے لگا کہ حضرت رسول کیا کسی کی شفاعت
کرینگے جسکا جیسا اعمال ہوگا ویسا ہی اسکو اجر ملے گا پیغمبر صاحب تو صرف بندون کے
ڈرانے کے لئے آئے تھے کہ نیک کامون کا ثواب سنا وین بد باتون کو عذاب سے ڈرا وین اسطرح
تم بھی ہو کہ حضرت امام جعفر صادق کو معاذ اللہ کاذب کہدیا اور خرابیون کا واقع ہونا بوجہ
جناب امیر علیہ السلام کے حوالہ کتب شیعیان لکھدیا ہے حالانکہ بالکل غلط ہے یہان پھر ہم

کہتے ہین کہ ایسے اعتقاد رکہنے والے وجہوٹ کہنے والے اور لکہنے والے پر خدا کی لعنت پہر سزا نہ مانیو
اور بتاؤ لفظ ہجو ملیح کا جناب امیر علیہ السلام کی شان مین کس نے لکہا شیعے نے
یا سنی نے یا تم نے بھلا اپنی کتاب مین کہین خلفاے ثلثہ کی شان بہی کوئی لفظ اس
قسم کا لکہا ہے ارے میان شیعے کیا سنی بہی ایسے لوگون کو دشمن ایمان سمجہینگے اور ملا صاحب
کے سچے استدلال پر طفل دبستان کیا قہقہے لگا وینگے ضعیف گورستان تمہارے تو
بول ہی نہین سکتی لکہنے والے اپنی تحریر تو دیکہین کہ کہان سے کہان بہاگتے ہین خواب
غفلت سی بیہوشی ہے نہ سوتی ہین نہ جاگتے ہین مجہے عجب دوبیتہ بہی یاد آگیا ؎
نہ ڈر دنیا کا ہو جسکو نہو کچہ خوف ایمان کا ۔ وہ حیوان مجسم ہے یہی ہے قول
انسان کا ۔ چغد کی شکل خصلت بوم کی بندر کی سی عادت ۔ عجب صورت نظر آئی
گمان ہوتا ہے شیطان کا ۔ مندرجہ صفحہ ۳۹ و ۴۰ قولہ آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ
کی تفسیر مین ملا صاحب نے اسقدر زور مارا ہے کہ جناب امیر کو سریر خلافت کا مستحق ٹہہرایا
دیا مطلب ملا صاحب کا یہ ہے کہ یہ وصف کسی اصحاب مین تہا جناب امیر کو جملہ صحابہ پر ترجیح ہے
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ وصف تو رسول خدا مین بہی نہین تہا کہ انگوٹہی رکوع مین دی ہو پس
جناب امیر کو رسول پر بہی ترجیح ہوگئی حالانکہ اہلسنت کا کسی طرح یہ عقیدہ نہین ہے خدا نے
صرف جناب امیر کی سخاوت کا ذکر قرآن مین کر دیا ہے اسکے سوا اور کیا ہے اگر ملا صاحب

میزان الصرف بھی پڑھے ہوتی تو واحد و جمع کے صیغہ کا ضرور خیال کرتے چونکہ ملا صاحب نری فارسی داں ہین اُنکو عربی کے مُبتدا کی خبر نہین پس اس آیہ سے ثبوت خلافت کا کیونکر ہوسکتا ہی **جواب** جناب امیرؑ کو خدائے پاک نے سریر خلافت پر بٹھایا ملا صاحب نے صرف تائید ارشاد خدا کی کی ہی تاکہ جہلا کو بھی اس حکم خدا کی اطلاع ہوجائے مگر شیطان اپنے کارگمراہی سے باز نہین آتا سمجھنے سمجھانے مین شق لگا ہی دیتا ہے ملا صاحب کی غرض نہین ہے کہ اصحاب ثلثہ پر جناب امیرؑ کو ترجیح ہے ترجیح برابر والون مین بجاتی ہے اُن لوگون سے جناب امیرؑ کو کیا تعلق جناب امیرؑ کو رسولؐ اللہ سے البتہ تعلق و واسطہ تھا پس غرض ملا صاحب کی یہ ہے کہ بعد حضرت رسولؐ کے جناب امیرؑ بھی اس قسم کے آدمی تھے کہ خدا اُن سے کمال راضی تھا چنانچہ حدیث مؤاخات سے بھی کہ برادری لگائی حضرت رسولؐ نے صحابون مین یعنی ایک صحابی سے ساتھ دوسرے صحابی کے اور برادری لگائی جناب امیرؑ کی اپنے ساتھ یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب امیرؑ اور ہی شخص تھے اور یہ جو لکھتے ہو کہ رسولؐ نے بھی انگوٹھی رکوع مین نہین دی تو کیا رسولؐ پر بھی ترجیح ہوگئی یہ بات آپ کے لکھنے کی نہ تھی بلکہ شیطانیت کی یہ باتین ہین کیونکہ تعریف حضرت علیؑ کی عین تعریف حضرت نبیؐ کی ہی اور تعریف حضرت رسولؐ کی عین تعریف علیؑ ابن ابیطالب کی ہی اولاد صالح کی تعریف سے بزرگون کو فخر ہوتا ہے اور وہ تو

قوتِ بازو بھی آپ کے تھے داماد بھی تھے حضرت رسولؐ پر ترجیح کس نے دی
وہ رسولؐ تھے یہ امام تھے رسولؐ پاک ہی کہ تو آپ قائمقام تھے ۵ دُرِ ملک و جود
بادشاہست و علیؑ ۔ جان و تن عقل رانیاہ ست علی ۔ چشم ہمہ کائنات ختم رسل است
در مردمِ آن چشم نگاہ است علیؑ ۔ احمد بن حنبل لکھتے ہین کہ فضائل جناب امیرؑ کے
مجھ تک اسقدر پہنچے کہ کسی صحابی کے نہین پہنچے پس کون افضل ٹھہرا مگر سچی بات کو
سیاہی قلب قلب مین آنے نہین دیتی تقدیر اعمال اُس سیاہی کو مٹانے نہین دیتی
ے آب زمزم و کوثر سپید تو ان کرد ۔ گلیم بخت کسانیکہ بافتند سیاہ ۔ دیکھو اس فضیلت
کو کہ دینا انگوٹھی کا عین حالت نماز مین اور نہ باطل ہونا نماز کا کہ خاص عبادت پروردگار
ہے کیسا امر عظیم ہے یعنی قبول کی خدا نے اس سخاوت علیؑ کو اور نہ باطل ہونے دی
اپنی عبادت نماز کو بلکہ راضی ہوکر ساتھ کمال صفت کے اس آیہ کو نازل کیا اگر کوئی
شخص حالت نماز مین کوئی فعل کرے تو نماز اُسکی باطل ہوجائیگی یا نہین باوجود اتنی
بڑی فضیلت کے کچھ دکھائی نہین دیتا کہ معبود پاک اپنے حبیب محبوب بندے سے اسقدر
راضی و خوش ہوا اسکی نسبت ایسے ایسے توہمات و قیاسات اور اُسی سے کہنا عدول
کا جزاء جہنم اختیار کرنے کے اور کیا تصور کیا جاے اور مُلّا صاحب تو عالم ہین ہم سے کیون
نہین کہتے ہم البتہ جب کہو صیغہ گر دہین کیونکہ بدون صیغہ پڑھنے کے کوئی واصل جمع نہین

کرسکتا اور ایسے مبتدا کی بھی ہمین خبر لینگے خدا کی شان کہ جاہل مُلّا صاحب اپر تعرض
کرین صَرف و نحو کیسی پہلے بی بی گلستان بوستان کو تو پہچان لین اپنے تئین مقیم کریا
کو تو یاد کرین تب خار کھائین بات کرنے کا تمیز نہین اگر تمیز ہوتا تو اماموں کو بلفظ
کاذب نہ لکھتے مگر ہان کچھ عجب نہین مرشد صاحب نے حضرت رسالتمآب ہی پر تہمت
ہذیان کیا تھا بلکہ حضرت کی نبوت و معراج و وفات مین بھی شک ہوا تھا استغراللہ
ربی واتوب الیہ مندرجہ صفحہ ۴۴ قولہ شیعون نے بھی کیا من مانی گھر جانی ٹھہرائی
ہے کہ نہ آیات خدا کی وقعت کرتے نہ احادیث سید الانبیا کی عزت مگر یہودی
صنعانی کے موضوعات پر نہایت لٹو ہین افسوس ابن سبا کی چیلون پر کہ اہ راست
کو چھوڑ کر گمراہی مین پڑے ہین اور حق کو ترک کرکے باطل پر اڑے ہین اگر اس فرقہ
حیا دشمن مین ایک بھی منصف مزاج ہوتا اور کچھ بھی معنی قرآن سمجھ سکتا تو اسکو
چند آیات قرآنی دکھائی جاتین جس سے ثبوت خلافت بلافصل ابوبکر کا بخوبی
ہوجاتا **جواب** مولف صاحب نے کیا اندھی کی کوٹھری خالاجی کا گھر سمجھا ہی
نہ آیات قرآنی کی معنی سمجھنے کی قدرت نہ احادیث سرور کائنات کی مطلب معلوم کرسکے
قوت ان لوگون کا عجب فرقہ ہی نہ جسمین ان کا خیال نہ ایمان کا مآل وضعی حدیثون پر جسے
قربان ہین ایسے صاحب ایمان ہین خدا جانے وقعت بی بی کی یہ کون ہین اور عزت

بی بی انکی کون ہین سچ ہے جسکا ایمان ہی اندھا ہو اُسکو روشنی دین کی کیا سوجھے
ابن زیاد نے وہ پھریری پھرائی کہ گھر گھر ناچ نچا دیا اُلٹے پلٹے ہونے لگے اگر اِس فرقہ
بے غیرت مین کچھ بھی غیرت ہوتی تو مین پوچھتا کہ آیات قرآنی کجا خلافت جناب
ابو بکر کجا دین و ایمان کجا زور و مکر کجا شیعون کو معنی قرآن کیا بتاؤگے مرشد نمین
تو ایک صاحب معنی کلالہ واب سے نابلد رہے ایک صاحب کو ۱۲ برس تک سورہ بقر
یاد نہوا تملوگ بمصداق مثل پران نمی پرند مرد میدان می پرند حضرات صحابہ سے بھی زیادہ
صاحب علم معاوم ہوتے ہو شاید آنحضرت کو ثبوت قرآنی کی خبر نہ تھی جو اپنے نبی کی دفن و
کفن سے باز آکر مثل شتر بے مہار فکر خلافت مین دوڑے تمھاری ہی کتابون سے کیسی
کیسی شین کا لجز ہونے حضرات نبی و علی مین اور کسقدر شین فضائل و خلیفہ بلا
فصل ہونے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین موجود ہین مگر ایک بھی
نہین سوجتی شیطان نے ایسا اندھا کر رکھا ہے کچھ دکھائی نہین دیتا ارے مردے آدمی
خاندان نبوت کو نہ چھوڑو اسی گھر سے امید بخشش رکھو خاندان رسالت کو چھوڑ کر
دوسرے دوسرے دروازون پر جاتی ہو پھر اپنے کو ایمان دار بتاتے ہو اگر اپنی ہی کتابون
سے فضائل مرتضوی کو دیکھو تو پھر راہ راست کو کبھی نہ بھولو لیکن ناحق راہ جہالت مین اڑی
ہو منزل ضلالت مین پڑے ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ مندرجہ صفحہ ۵۲ و ۵۳ قولہ

اگر حضرت صدیق اکبر اسلام مین سبقت نکرتے تو حقیّت رسالت رسولؐ اللہ کی
ہرگز کسی پر ظاہر نہوتی جب آپ حامی دین و یعسوب مؤمنین ہوے تب ہی تو آپ کی
شوکت فاروقی دیکھکر ہیبت سے کمرین کفار کی ٹوٹ گئین اگر صدیق اکبر نبی صدیقؐ
کا نمونہ نہ دکھاتے تو کفار عرب حضرت رسولؐ اللہ و اُنکے فتنہ سے بھائی کو کب
زندہ چھوڑتے **جواب** یہان تو جناب صدیق کو حضرت رسالتمآبؐ پر ترجیح دیدی
یعنی نبوّت و رسالت و موت و حیات رسولؐ کی سب صدیق ہی کے سبب سے تھی بلکہ
خدا کی خدائی بھی معاذ اللہ شاید انھین کیوجہ سے تھی کیون جی بیان اسقف مین کیا تھا
جو اُس نے کہا کہ اگر محمدؐ با قربائے خویش آید او مباہلہ نکنید و اگر با اقربای خود آید او
مباہلہ کنید اس بیان پر تو نسبت جناب امیر علیہ السلام کیا کیا کہڈالا یہانتک کہ خدا و
رسولؐ کی شان مین بھی کلمات نامناسب لکھڈالے اور جناب ابوبکر کیوجہ سے زندہ
رہنا حضرت رسولؐ کا قائم کردیا چنانچہ ذکر اسکا جواب مین تحریر صفحہ ۳۵ و ۳۶
کے بالتصریح ہوچکا ہے وہان معاملہ صرف فتح و شکست جنگ و مباہلہ کا تھا یہان
تو زندگی و موت حضرت رسولؐ کی جناب ابوبکر کی بعثت سے ٹھہر گئی معلوم نہین کہ
جب تک نشۂ کفر مین سرشار تھے یعنی ایمان نہین لاے تھے تب تک رسولؐ اللہ کو کس
نے زندہ و قائم رکھا واقعی آپ کی ہیبت سے کیوانکہ کمرین کفار کی ٹوٹین در اصل

آپکی شکل متبرک ایسی ہی تھی کہ لوگ دیکھکر ڈرتے تھے مگر کمال حیرت یہ ہے کہ حضرات اہلسنت تمامی صوفیائے عظام کو اولیائے کرام جانتے ہین لیکن اُن صاحبوں کے عقیدہ پر نہین چلتے خواجہ معین الدین چشتی کہ اولیائے کرام سے اہل سنت کے ہین کہتے ہین ؎

اے دادہ شہان زہیم تو بلج نبیؐ ٭ در بعد نبیؐ بر سر تو تاج نبیؐ ٭ آغنی تو کہ معراج

تو بالاتر شد ٭ یک قامت احمدی ز معراج نبیؐ ٭ مجذوب لکھتے ہین ؎ از ساحت

کعبہ تا بخف کردم سیر ٭ نے خانقہے بود در آن راہ نہ دیر ٭ دریاب کہ این اشارہ

بے امرے نیست ٭ یعنی کہ میان ما منی گنجد غیر ٭ امام شافعی صاحب فرماتے ہین ؎

علیؓ حبہ جنۃ ٭ قسیم النار والجنۃ ٭ وصی مصطفٰے حقا ٭ امام الانس والجنۃ ٭ مندرجہ

صفحہ ۵ قولہ جب جناب ابوبکر خلیفہ ہوے تو فرمایا کہ اگر خلاف حکم ایزدی من صادر

گردد شما نیز از متابعت و مطاوعت من تخلف نمائید دیکھو اسکا نام رحما بینہم ہے

نکہ صرف آدھا پاؤ یا تین چھٹانک جو پر اپنے بھائی پر ذوالفقار کھینچین یہ لکھکر تحریر کیا ہے

کہ اس قصہ کو شیعون کے رکن اعظم مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی نے اپنی

کتاب انوار الہدیٰ کے صفحہ ۵۲ مین بڑی آب و تاب سے لکھا ہی باید دید جواب

کیون الزام دروغگوئی کا لیتے ہو کیون جاہلون کو دھوکھا دیتے ہو ذرا ہمکو کتاب

انوار الہدیٰ کے صفحہ ۵۲ مین اس قصہ کو دکھاؤ اگر نہ ٹھہرا تو جھوٹے کی کیا سزا

اور رحما بینہم کو بھی اچھے مضمون پر قائم کیا سبحان اللہ کوئی چھوکرا بھی ایسا نہین
سمجھ سکتا ایتام شرم ہے کہ خلیفہ ۔۔۔ ستگاہ خود ہی اپنے کو لائق خلافت نہین سمجھتے تھے بلکہ
یقین تھا کہ خلاف حکم ایزدی ہے ضرور ضرر ہوگا کہان آیہ رحما بینہم کہان حلیفہ صاحب
کا رحم کجا ثبوت خلافت کجا کلام حماقت رحما بینہم اسکو کہتے ہین کہ ایک یار جناب
امیر و جناب سیدہ و حضرات حسنین علیہم السلام فاقون سے تھے تیسرا فاقہ تھا کہ جناب
امیر نے بخیال قوت اطفال ایک باغ اپنا بیچا کئی ہزار درہم مشتری سے ملے تھے کہ
سائل نے سوال کیا وہ کل درہم آپنے سائل کو دیدے فاقہ سے گئے تھے فاقہ ہی سے
داخل دولت سرا ہوے دیکھا رحم و سخاوت اسکا نام ہے نکہ دو روٹیون سے پیٹ بھرنے
کی طمع مین بخیال خوشنودی معاویہ و یزید بنت رسول کا گھر جلانے جائین یا وہ
آیہ لکل قوم ہاد کی کچھ خبر ہے یا نہین جسکو تمھارے علما حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب
مین و ثعلبی نے اپنی تفسیر مین صاف صاف لکھا ہے اور تصدیق کی ہے شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی نے اپنی کتاب ازالۃ الخفا مین کہ یہ آیہ شان مین جناب امیر کے ہے
اور ترجمہ اسکا یہ ہے کہ علی ہر قوم کا ہادی ہے پھر مجنون کی سی باتین بنے ہوے دیوانون
کی گھاتین کس لئے ہین اسی طرح بہت آیات قرآنی جناب امیر و اہلبیت رسول
کبیر کی شان مین ہین جنکو تمھارے عالمون نے بھی تسلیم کیا ہے آپ کے فضائل

کی انتہا نہین یہانتک ہوگیا کہ ایک فرقہ نصیری معاذ اللہ جناب ائمہ کو خدا بھی کہنے لگے
بلکہ قریب قریب اس عقیدے کے قول آپکے امام شافعی کا بھی پایا جاتا ہے ؎ وفات
الشافعی ولیس یدری ✤ علیٌ ربہ ام ربہ اللہ ✤ ترجمہ مرگیا شافعی اور نہ پہچان
سکا کہ علیؑ رب اسکا ہی یا رب اسکا اللہ ہے علے ہذا ملا رومی فرماتے ہین ؎ گر خانہ
اعتقاد ویران نشدے ✤ من فاش بگفتمے کہ معبود علیؑ است ✤ ابراہیم ادہم بادشاہ بخارا
کہتے ہین ؎ تعریف علیؑ بگفتگو ممکن نیست ✤ گنجایش بحر در سبو ممکن نیست ✤ من
ذات علیؑ بوجہی کیدانم ✤ الا انکہ مثل او ممکن نیست ✤ اللہ اکبر! وجود ان فضائل
کے بے ایمان جناب امیرؑ کو لائق امامت بھی نہین سمجھتے عجب دین ہے عجب ایمان
اللہم احفظنی من شر الشیطان مندرجہ صفحہ ۵۸ و ۵۹ آیہ قرآنی ثانی اثنین اذ ہما فی
الغار اور تقول لا تحزن ان اللہ معنا پر بڑا گھمنڈ ہے اور جناب امیرؑ علیہ السلام کی
نسبت ارقام ہوا ہے کہ بمقابلہ یار غار ہونے کے سونا جناب امیرؑ کا فرش خواب کوئی قوت
نہین رکھتا **جواب** افسوس کہان تک سمجھاؤن ناحق طفل مکتب بنتے ہو دیکھو
یہان صاحب کے معنی ساتھی کے ہین اور لا تحزن کے معنی نہ خوف کر یعنی خدای پاک اپنے
حبیب سے فرماتا ہے کہ اپنے ساتھ والے سے کہدے خوف نکرے چنانچہ فرمایا حضرتنے
اس ساتھی سے کہ ہمارے ساتھ خدا ہے نہ ڈر پھر فرمائے اس لفظ کیا فخر ہوا بلکہ حاصل

اِس سُورہ کا تہدید نسبت اصحاب کے دلان و دعویداران کم ہمتان کے ہی دیکھو سارے
سُورہ کو اصل تو یہ ہی کہ اگر حضرت رسولؐ خدا اُنجناب کو ساتھ نہ لیجاتے تو ضرور راز
فاش کردیا جاتا ہر چند وہان بھی ذریعہ رُونے کا نکالا تھا تاکہ آواز گریہ سے بھید
کھُلجاے مگر حکم خدا نے گھبرا دیا ناگزیر سکوت کرنا پڑا اور سانپ نے بھی اچھے موقع
پر کاٹا تھا خوش ہوگئے ہونگے کہ اب دلی کام سب انجام ہوجائینگے مگر جہالت نے
کھیل بگاڑ دیا چٹ سی رونے لگے یہ نہ سمجھے کہ بدنام ہوجائینگے ؎ ترا از دہا گر بود یار
غار ؎ از آن بہ کہ جاہل بود غمگسار ؎ کیون جی خلافت دستگاہ تو بڑے دل کے
کڑے تھے بقول اہلسنت سانپ کے بل مین تو سیاہی بنکر انگوٹھا رکھدیا تھا پھر ایک
کافر کو دیکھکر جلدی سے رُونے لگے مگر یہ کچھ تعجب نہین کیونکہ ڈر سے تو روحین
قطب ابدال کی بھاگتی ہین خلیفہ صاحب جو رُوے تو کیا بیجا کیا مجھے ایک نقل بھی
اِس ڈر کی یاد آگئی سُنا گیا ہی کہ ایک مولوی صاحب تھے نام اُنکا عبد الصدیق تھا اُنھون نے
خواب مین دیکھا کہ ایک مرد پیر بشکل فقیر راوی ریش دار موزہ پا بسر دستار اُنکے
گھر مین تشریف لاے اور بجمال غیض فرمایا ہمکو نہین پہچانتا مولوی صاحب نے کہا البتہ
قاصر ہون فرمایا مین جناب مستطاب معلّی القاب مشیخت مآب حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی تمھارا پیر دستگیر ہون مولوی صاحب سُنتے ہی قدمون پر گرے اور بوسے

rabir.abbas@yahoo.com

لیکر گرد پھری فرمایا ہماری گیارھوین کیون نہین کرتا کہا ہر سال تو کرتا ہون
فرمایا ہر مہینے کی گیارھوین کو کس نے منع کیا بتا آج کون تاریخ ہی مولوی صاحب
بولے چاند کی گیارھوین ہی فرمایا پھر جلد کر مولوی صاحب نے فوراً کچھ پوریان کچھ
کچوریان کچھ کھیرے کچھ ککڑیان منگائین اور چاہا کہ نیاز دون فرمایا مین تو خوہی
موجود ہون مجھے دی مین استعمال کرون مولوی صاحب نے حضور مین داخل کر دیا ہنوز
استعمال نہین کیا تھا کہ ایک شخص مدحوس دوڑا ہوا آیا اور کہا یا حضرت نادرشاہ معہ فوج
کثیر آگیا حضرت نے گھبراکر مولوی صاحب سے کہا لو ہم تو بھاگتے ہین اپنا گھر بچاؤ ایسا ہو
بیت الخلا بنایا جایے یہ کہکر غائب ہوگئے دیکھو خوف ایسی شئے ہی ورنہ کجا بادشاہ سفاک
اور کجا حضرت غوث کی روح پاک مندرجہ صفحہ ۶۰ و ۶۱ قولہ حضرت رسولؐ کے بہت
اصحاب ایسے تھے جو فرش خواب پر سوتے اور جان نثاری کرتے اگر آپ ہی سوئے تو کیا
فخر ہوا دیکھو عبدالرحمان لخت جگر صدیق کو کہ کیا کام کیا کیسے مقام پر کھانا پہنچایا

جواب تمھارا مطلب ہم سمجھ گئے غرض خاص یہ ہی کہ کوئی علیؑ کی تعریف نکرے
بلکہ نیا مم بھی ہرگز ہرگز نہ لے ضرور نیا مم سنکر رنج ہوتا ہوگا یہانتک کہ عبدالرحمان
لخت جگر کی صفت سے دل ٹھنڈھا ہوتا ہی اور ذکر علیؑ سے کلیجہ پھٹنے لگتا ہے حقیقت بھی
یہی ہے اس زمانے کے اکثر سنیون کو مین دیکھتا ہون کہ جہان کسی نے جناب امیرؑ کا ذکر کیا

فوراً انحضرات کے تیور بدل گئے چہرے بگڑ گئے غصہ آگیا ذکر کرنے والے سنی ناحق
لڑ گئے اور معلوم نہین سونے والا فرش خواب کا کون تھا دوسرا جو سنتا وہ مارا جاتا جو جاگا
وہ رویا اسجگہ قصہ تبلیغ سورہ برات کا بھول گئی اسکی شادیان نہین کرتے کہ خلافت
دستگاہ سے بحکم خدا چھین کر ہماری آقاے عرش وقار جناب حیدر کرار کے تعلق کیا
گیا اس واقعہ پر شرم نہین آئی حسد سے کوئی بات نہین بنائی سونے کو تو بہت لوگ
موجود تھے یہان موجود تھا وہ کیون نکالا گیا ہان یہ رام کی جگہ تھی سونے کو اگر حضرات
موجود ہوجاتے مقام احد و حنین مین خوف جان تھا البتہ بھاگتے نہ کیا کرتے مجھی اس
موقع مین تعریف عبدالرحمان سی سخت تعجب ہے جگر کی صفت مین لخت جگر کے ذکر
کی کیا ضرورت اور دوسرے لخت جگر محمد ابن ابوبکر سے کیون ناخوش ہوئے انھون نے بھی تو بڑی
بڑی کام کئے ہین مگر ہان سچ ہے انکی تعریف کیون کرتے وہ تو شیعہ علی ابن ابیطالب
تھے اری میان جو علیؑ کیطرف ہے نبیؐ کیطرف جو نبیؐ کیطرف ہے وہ خدا کی طرف جو علیؑ
سے پھرا وہ نبیؐ سی پھرا جو نبیؐ سے پھرا وہ خدا سے پھرا اور جو خدا سے پھرا وہ کافر ہے
مندرجہ صفحہ ۶۳ و ۶۴ قولہ جملہ تواریخ اہل تشیع مین مثل جملہ حیدری و کشف الغمہ وغیرہ
کے خلافت خلفاے اربعہ کی علی الترتیب مرقوم ہے شیعے آنکھ رکھتے ہون تو دیکھین اگر
شروع ہی سے جناب امامت دستگاہ خلیفہ بلافصل بنا ہی جاتے تو ترقی درکنار اسلام کا

نام ونشان دنیا سے مٹ جاتا جواب سچ ہی ایسے شخص کو خلیفہ کیون سمجھنے لگے
جسکی وجہ سے اسلام کا نام دنیا سے مٹنا تصور کرتے ہو بیشک دوستی کے یہی معنی ہین اور
حسب علی وسنی کے ہمعدد ہونے کا یہی نتیجہ ہی کہ جنکی وجہ سے خاندان نبوت جو بیخ
دین سے برباد ہو وہ لوگ تو رائج دین ٹھہرے جائین اور جو خود بیخ دین اسلام
ہون اُسکی شان مین ایسے کلمے بے بنیاد لکھے جائین اور کتاب حملہ حیدری غیرہ مین جو
مرقوم ہونا خلافت خلفای اربعہ کا علے الترتیب لکھتے ہو بالکل غلط ہی اگر ایسا ہتو غلط
لکھنے والے کی کیا سزا رہے میان مغالطہ دہی کام شیطان کا ہی اگر دعوے مناظرہ
ہے تو سچ سچ لکھا کرو ورنہ جواب بھی اب ایسا لکھا جائیگا کہ اپنی راد ھا کو یاد کروگے
بات بات مین رو رو کر فریاد کروگے عقیدہ خاص مختار اس تحریر سے ظاہر ہوگیا
کہ اگر جناب امیر شروع مین خلیفہ بنای جاتے تو نام ونشان دین اسلام کا دنیا سے
اٹھ جاتا پس جو لوگ جناب امیر کو خلیفہ علی الترتیب جانتے ہین بالکل بیدین ٹھہرے
کیونکہ جو شخص مٹانے والا دین کا ہو اسکو خلیفہ جاننا دین کو خراب کرنا ہی اور ایسا شخص
کیونکر خلیفہ رسول اللہ ہو سکتا ہے ہم بھی ضرور کہینگے کہ دین کے مٹانے والے یعنی جو
لوگ خلاف حکم خدا ورسول عمل کرین بیشک دشمن پیغمبر دود ولا ریب ملعون ومردود
ہین لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور اسی صفحہ ۶۴ مین عجیب عجیب ثبوت جہل نسبت خلافت

حضرات ثلثہ کے کتب شیعہ سی بروایات ائمہ اطہار تحریر کیا ہے حالانکہ بالکل غلط و
صریح بہتان ہے مندرجہ صفحہ ٦٥ خطبہ جناب امیر علیہ السلام جو نسبت وفات خلافت
دستگاہ کی بنایا گیا ہے مختصر ترجمہ اسکا یہ ہے اے ابوبکر تم نیک آدمی تھے اور بڑے صادق
تھے اور دوست کامل تھے رسول اللہ کے تم سردار تھے مسلمانوں کے تم افسر تھے اہل ایمانوں کے
تم بوڑھے تھے تم پرانے تھے تم درصل بڑے سیانے تھے تم خدا سے ایسے تھے تم نبی سے
ویسے تھے الغرض ایسے ویسے تھے الی آخرہ چنانچہ نسبت استدلال اس خطبہ وضعی کے
یہ عبارت بھی درج کتاب ہے قولہ اس امر حق کو وہی قبول کر سکتا ہے جسکو جناب امیر کی
صداقت پر پورا الیقین ہے نہ وہ کہ جناب امیر کی فقط محبت کا مدعی ہو اور جناب موصوف کے
قول و فعل کو منسوب بکذب کر کے خاطی و عاصی ٹھہرا وے ایسی قوم نا حق پرست سی پناہ جو
امام معصوم کو سچا نہ سمجھے ایسے شخص کی کفر پر کسکو شبہہ ہو سکتا ہے بالاجماع وہ کافر خاسر ہے
کیونکہ یہ فرمان صدق ترجمان اس معصوم کا ہے جسکی تکذیب سی انسان دائرہ ایمان سے
خارج ہو جاتا ہے اگرچہ بنقل خطبہ کی عالم اہلسنت سی ہے مگر شیعے غور سے دیکھیں **جواب**
الحمد للہ کہ قوم ناحق پرست مین داخل تو ہوے اور اپنی ہی زبان سی محبت جناب امیر کی
مدعی تو ٹھہرے کیسا بغرض صحیح سمجھے جاوی خطبہ وضعی کے ہجگہ مکر کی گھاتین کی ہین
بناوٹ کی باتین لکھی ہین دیکھو تمھین نے تو جناب امیر المومنین و دیگر ائمہ طاہرین علیہم

السلام کو حسب تفصیل ذیل تحریر کیا ہے اوّل صفحہ ۱۴ و ۱۵ مین مرقوم ہے کہ جناب امیرؑ کے زمانے مین امن کا خون ہوا یعنی امن و امان نرہی سب آپنے مٹا دیا دوّم صفحہ ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ مین حضرات حسنینؑ و دیگر آئمہؑ کی شان مین تحریر ہے کہ یہ حضرات قابلیت امامت کے نہین رکھتے تھے دائرہ امامت سے قطعی خارج سمجھے گئے و جناب امیرؑ کیونکر مصداق علے کُلّ غالب کے ہو سکتے ہین وہ تو ہمیشہ مغلوب ہی رہے یہانتک کہ اپنے دین کو بھی برباد کیا و اور جناب صاحب الامر علیہ السلام کی شان مین نہایت کلمہ سخت لکھا ہے سیوم صفحہ ۳۶ مین صاف یہ کلمہ تو ہین جو بالکل جھوٹھ ہے تحریر کیا ہے کہ جناب امیرؑ کی ذوالفقار تو کبھی کسی کافر کے گرد بھی نہین پھری چہارم صفحہ ۳۸ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو معاذ اللہ کاذب لکھا ہے پنجم صفحہ ۸ مین تحریر ہے کہ جناب امیرؑ کو فلان حدیث معلوم نہ تھی جب معلوم ہوئی تو نادم ہوے ششم صفحہ ۹۲ مین صاف صاف درج کیا ہے کہ جناب امیرؑ و نیز دیگر آئمہؑ کو اہلسنت ہرگز ہرگز معصوم نہین جانتے ہفتم صفحہ ۹۶ مین ہے کہ نسبت جناب امیرؑ کے تحفہ مغلوب علے کُلّ مغلوب کا پیش کیا جائیگا ہشتم ساری کتاب اسرار الہدے تو ہین جناب امیرؑ سے پُر ہے اب فرمائے کہ اس تحریرات و اختلاف بیانیون کا کیا نتیجہ پیدا ہوا اور کون خارج از اسلام ہو کر مصداق کافر خاسر کا ٹھہرا گیا یہ بھی ایک معجزہ جناب امیرؑ کا ہے کہ خود ہی جو اکیبات کسی جگہ لکھتے ہو اسی تحریر سے

دوسری جگہ جھوٹھے بنتی ہو اور اپنے ہی منہ سے مصداق کفر و نفاق کے ٹھہر جاتے ہو لو شیعون نے خوب غور سے دیکھا ثابت ہو گیا کہ خطبہ وضعی لکھنے والا جھوٹھا مندرجہ صفحہ ۳، لفظ سنّی کو حسب علیؑ سے ہم عدد پاکر بہت اچھلنے لگے **جواب** ہم عدد ہونا لفظون کا کوئی دلیل نہین مجھ سے کہو پانچسو الفاظ بتادون دیکھو سنّی ۱۲۰ و مگس ۱۲۰ سنّی ۱۲۰ و طامع ۱۲۰ سنّی ۱۲۰ و طاقی ۱۲۰ سنّی ۱۲۰ و کلنگ ۱۲۰ سنّی ۱۲۰ و گیدی ۱۲۰ بیدین ۱۰۳۶ سنّت و جماعت ۱۰۳۰ ننگر گشت سنّی کو دن ۲۰۰ و عدوے علیؑ اور ہم شیعون کے اعداد دیکھلو شیعہ پاک صاحب وقار ۴۰۸ شیعہ پاک ۴۰۸ جلیل القدر ۴۰۸ شیعہ پاک ۴۰۸ ماشاء اللہ ۴۹۵ شیعہ علیؑ ۴۹۵ عبد عارف باللہ شیعہ ۳۸۵ دل قرآن ۳۸۵ اثنا عشری ۱۱۳۲ گردون ارتفاع اہل دین دیکھا یہ سب الفاظ باکید مگر ہم عدد ۱۱۳۲ ہین مندرجہ صفحہ ۴، سے لغایت صفحہ ۹۳ قولہ جملہ سوالات واہیات حضرات متشیعین متعصبین کی تین قسم پر منقسم ہوا کرتے ہین اور سپر انکو سد راہ ہوتی ہے کہ حق کو باطل سے اور خیر کو شر سے جدا نہین کرتے راست کو دروغ دروغ کو بافروغ ٹھہراتے ہین پناہ ابن سبا کے چیلون سے وہ اقسام یہ ہین اول جن کی آیات بینات و احادیث سرور کائنات کو اہلسنت درباب فضیلت جناب امیر خلیفہ برحق علی اکبر کے بجواب نوصب خوارج تحریر کرتے ہین اہل تشیع انھین آیات و احادیث کو بغیر سمجھے بمقابلہ اہلسنت کی پیش کر کے دلیل باطل و لاطائل لاتے ہین درباره خلافت بلافصل

جناب امیرؑ کے اصرار و تکرار کرتے ہین اور مفسرین و محدثین اُنکی آیات و حدیث مین تصرف
بیجا و تکلف نامناسب کو داخل کر دیا کرتے ہین جسکے چند نمونے رسالہ ہذا مین واسطے عبرت
اہل غیرت کے قلمبند کئے گئے باید دید دوم جو دلائل معقول و حجج مقبول در باب استحقاق خلافت
جناب خلافت و تکیہ گاہ حضرت علیؑ کے فی وقت من الاوقات بمقابلہ اہل تفریط یعنی
خوارج مردود و نواصب مطرود کی پیش کیا کرتے ہین اہل افراط یعنی رافضی انھین دلالت
باہر کو گروہ متوسط یعنی اہل سنت پر حجت لاتے یعنی لاتی ہین حالانکہ نادان بسبب کثرت غلو و
کج فہمی کے یہ نہین سمجھتے کہ مقصود اصلی اہل تحقیق کا صرف خلافت فی وقت من الاوقات جناب
امیرؑ سے ہی نہ خلافت بلافصل جناب امیرؑ سے انصاف باید سیوم اہل تشیع جتنی روایات و اہیات
و حکایات خرافات مثل کرامات بعید از عقل و خوارق عادات خلاف از نقل دربارہ خلافت
بلافصل جناب امیر کی بمقابلہ اہل سنت پیش کیا کرتے ہین اہلسنت کی کتب معتبرہ مین اُنکا
کچھ بھی وجود نہین پاتا اہل سنت کو اُنکے کید عظیم سے بچنا چاہئے کیونکہ فی زمانا پیر صنعانی کے
مریدون کو بہت بڑا حوصلہ مناظرہ کا ہی اسلئے چند مطاعن نواصب جو البتہ جواب طلب
ہین لکھکر جواب اُسکے اہلسنت کیطرف سے کہ فرض ہے لکھی جاتے ہین جنکو دیکھکر مخالفین
انگشت حیرت دباوین باید شنید **جواب** پہلے اس تحریر خرافات کی نسبت چند فقرے
گذارش کرتا ہون بعدہٗ جواب الجواب بھی پہلے سوال و جواب خوارج کذاب کے

لکھے جائینگے وہ یہ کہ فی وقت من الاوقات وبا ید دید وبا ید شنید وانصاف باید
کس سے سیکھا اور کیا دیکر سیکھا ان فقرون سے کمال لیاقت پائی جاتی ہے آیا در اصل
اُستاد سے پڑھا ہے یا خواب مین یہ فقرے الہام ہوے تھے یا گھر مین عربی وعجمی کوئی
تھے اور تقسیم شیعون کے سوال کی تین قسم پر کیون کی ہے تینون اقسام کو خوب دیکھ لیا ہے
یا نہین معلوم ہوتا ہے کہ بخوبی دیکھلیا اسی انگشت حیرت دبانے کو موجود ہے یا تثلیث کے
قائل ہوے اسلئے تین قسم قائم کردی اور خیر مین شر کو سو حصے ملا دیا کہ شیعیان الملحق
عامل خیر ہین جو خاص صاحب اسلام واقف دین خیر الامام ہین اشخاص گروہ متوسط جو
نہ دین نہ دنیا کے شامل ہونے کو موجود ہوتے ہین بھلا شیعیان جلیل اولات ذلیل کو کیا
دلیل لاوینگے پناہ ابن یا کی بچون تابعین ابلیس پر تلبیس کے کید ومکر سے
واقعی علماے فرقۂ ریائیہ شیطان مجسم اور مریدین پر شیطان سخت اظلم ہین یہ سب
کرامات وخوارق عادت ائمہ طاہرین کے کیا معتقد ہونگے اپنے نبی وآل نبی کی
نسبت اشتباہات اور فقراے جاہل وذلیل کو کامل وصاحب کرامات جانتے ہین اس شہر جونپور
مین ایک پٹھان فقیر بنکر بیٹھا ہے وہ کہتا ہے کہ مین نماز تب ہی پڑھتا ہون جب کعبہ
میرے گھر آتا ہے اور دو سر رمضان شاہ نامی شاہ صاحب بنا ہے ہر دم نشۂ شراب مین
ڈوبا رہتا ہے بچتا ہے تو طہارت تک نہین کرتا ان دونون کے پاس صبح وشام اژدھام

رہتا ہے کیسا مجمع خاص و مرجع عام رہتا ہی بڑے بڑے رکن اعظم معتقد کرامات
ہین بلکہ کعبہ کا آنا اُسکے گھر پر صحیح سمجھکر سجدہ بھی کرلیتے ہین چنانچہ رابعہ بصری بھی جان
و دل سے صدقے ہین وہ تو نماز مین ہوا خوری کو جاتی تھین مصلے اپنا درمیان
مین مین و آسمان کے بچھاتی تھین اپنے کو اُستاد سے اچھا کہتی تھین اُستاد پانی پر
مصلے بچھاتے تھے یہ ہوا پر رہتی تھین اُنکے تو بڑی بڑی مگر وزور ہین مگر اہلسنت مین
صاحب کرامات مشہور ہین اس زمانے کے کئی صوفیون کو مین نے خود دیکھا کہ قبرون سے
کان لگاتے ہین صاحب قبر پر جو کچھ بعد مرنیکے گذری ہو اُس سے واقف ہوجاتے ہین
مُردے بھی ڈر جاتے ہین اپنا سارا حال اُنکے کانون مین کہہ سناتے ہین لاحول
ولاقوت یہ اعتقاد اہل متوسط یعنی درمیانی لوگون کی ہین اور کہتے ہین کہ شیعی کرامات
و خوارق عادات جھوٹھ جھوٹھ بنایا کرتے ہین اپنی کتابون کو نہین دیکھتے بقول
شخصے خود اندھے دوسرے پر تہمت دیکھو کتاب مدارج النبوت محدث دہلوی و
شواہد النبوت ملا عبدالرحمان جامی کو کہ انمین کیا کیا معجزات و کرامات ائمہ اطہار کے
درج ہین تو اب جواب الجواب بھی اُن سوال و جواب کے جو سراسر لغو و خالی تعصب سے
نہین ہین لکھے جاتی ہین جسکو کچھ بھی حیا ہوگی دیکھکر سر نہ اُٹھائیگا اہل حق کے
نزدیک راست و دروغ ثابت ہوجائیگا **سوال نامزد نواصب**

جناب امیرؑ نے تمام مال و منال و اسلحہ غیرہ حضرت عثمان خلیفہ برحق پر تصرف ناجائز کیا
حالانکہ مال مسلمانان پر تصرف کرنا کسی طرح درست نہین پس یہ تصرف بیجا باعث کبیرہ کا
ہوا اور مرتکب کبیرہ کا ہرگز لائق امامت نہین **جواب گروہ متوسط** یعنی اہلسنت یہ
الزام صریح اتہام ہی جناب امیرؑ نے بمنصب خلافت تصرف کیا غصب نہین کیا **جواب الجواب**
سوال و جواب دونون لغو بلکہ نولیسیدہ کی ہوہی یہ مضمون صرف واسطے رفع الزام غصب
باغ فدک کے قائم کیا گیا ہی ورنہ کچھ اصل نہین **سوال نامزد** غصب اولاد امہات کے
مسائل مین جناب امیرؑ نے مذاہب مختلفہ اختیار کئی ایک حالت پر قائم نرہی بقول شخصی گا ہے
چنین گاہے چنان اول آپ بیع اولاد امہات کے قائل تھے جب مانہ خلافت
حضرت عمر فاروق کا آیا اور اجماع اصحاب باجماع کا ابطلان اولاد امہات پر ہوا آنجناب
بھی اسی اجماع مین شامل ہوگئے پھر اپنے زمانہ خلافت مین خلاف اجماع جواز بیع کا فتوے
دیا پس ما اینہمہ مخالفت اجماع صریح کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ کا سزاوار امامت نہین **جواب**
اہل سنت جناب امیرؑ مورد طعن نہین ہو سکتے مجتہد فتوے دینے کا مجاز ہی حضرات
شیخین سے بھی ایسے امور واقع ہوی ہین یہ کچھ ضرور نہین ہی کہ مجتہد سب سئلون سے واقف ہو
جواب الجواب اس تحریر کو اہل بصیرت ملاحظہ کرین کہ معاذ اللہ جناب امیرؑ نے
مذاہب مختلفہ اختیار کئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کیون جی ایسا ہی لکھنے والا جناب امیرؑ

کا دوست کہلائیگا اگر کہا جاے کہ لکھنے کا سلیقہ بھی سلیقہ ہوتا تو اپنے خلیفہ کی شان مین جو داماد
نبی تھے جسکی نسبت لحمک لحمی دمک دمی علی منی وانا منہ نبی نے فرمایا ایسے کلام
بے ادبانہ جس سے اطلاق کفر کا ہو تحریر نکرتے واگر کہا جاے کہ قصداً وتعصباً لکھا ہے
توخارج از سلام ہونے مین کیا شک ہا بلکہ قرین قیاس بھی یہی امر دوم معلوم ہوتا ہے
کیونکہ تحریر جواب سے اہل حق خوب سمجھ جائینگے کہ سوال وجواب دونون تعصبانہ اور ایک
ہی قسم کے ہین ۔ گر لحمک لحمی حدیث نبوی ہے ۔ بے صل علے نام علی بے
ادبی ہے ۔ اور حضرات شیخین سے جو ایسے امور واقع ہوے اسکے بچاؤ کا تو یہ امان
کیا گیا ہے جیسا کہ خلاف حکم خدا ورسول متعہ کو حرام کردیا تراویح کو ماہ مبارک رمضان
مین اور الصلواۃ خیر من النوم کو اذان مین قائم کردیا نبی کی میراث کو اڑا دیا وضو
مین پاؤن کا دھونا عقلاً ٹھہرا دیا زن حاملہ کو بے تکلف سنگساری کا حکم دیدیا مجنونکے
لئے بے کھٹکے قصاص تجویز کردیا کسیکو بلا لینے قصاص کے چھوڑ دیا کسی پر بلا جرم قصاص
جاری کردیا انھین سب عیوب کے اخفا کرنیکو تو مسلے بنای جاتے ہین ناحق جناب امیرؑ کی
نسبت بھی لم لگاے جاتی ہین چاہے عاقبت بنے چاہے بگڑے بقول شخصے ۔ اب تو
آرام سے گذرتی ہے ۔ عاقبت کی خبر خدا جانے ۔ اور اس مسئلہ مین تو خود ہی اپنے قول
سے جھوٹے بن گئے کہ اولاً آپ اولاد امہات کے قائل تھے اور اپنے عہد خلافت مین

بھی جواز بیع کا فتوے دیا پس درمیان مین شرکیا اجماع ہونا آپکا کیسا اور کیونکر
پایا گیا خلیفہ دوسرا شخص بنا بیٹھا ہی حکم احکام اُسیکے جاری ہین پھر شرکت اجماع کی
کیونکر ٹھہری اور بڑی حیرت تو یہ ہی کہ خلاف حکم خدا و رسولؐ ہر بات مین اجماع
کیسا کیا یہ بھی جولاہون کی پنچایت یا تعزیرات ہند کا قانون ہی فرعون و شدّاد کی
نسبت بھی تو اجماع خدائی کا تھا لاکھون کرورون بندہ ہے خدا اسپر متفق تھے کہ فرعون
خدا ہی اور شداد معبود ہے پھر کیون نہین اُسی اجماع مین شامل ہوجاے اور یہ جو لکھا ہی
کہ شیخین کے وقت مین بھی ایسا ہوا کیا ہی مجتہد کے واسطے کچھ ضرور نہین کہ سب مسئلونسے
واقف ہو یہ اور ہی مجتہدون اور مرشدون کی کیفیت ہی کہ مسئلے کیسی کچھ بھی نہین جانتے تھے
اور ہمارے آقای والاصفات سلطان الارض والسماوات صاحب کرامات و معجزات کل
مسائل سے واقف تھے پڑھو حدیث انا مدینۃ العلم و علیؑ بابہا کو اور سونچو لولا علیؑ لہلک
عمر کو سوال نامزد نواصب جناب امیرؑ نے مسئلہ توریث مین احکام مختلف جاری کیے
جواب اہل سنت امر واقعی یہ ہی کہ اس مسئلہ مین بہت بڑا اختلاف تھا زمانہ خلافت حضرت
عمر فاروق اعظم عادل مین بھی تصفیہ کلّی نہین ہوا تھا پس اختلاف مجتہدین کوئی نقصان
نہین الے آخرہ جواب الجواب جناب خلافت مآب کی کیا بات اُنکے فاروق اعظم
اور عادل ہونے مین کیا اشتباہات مسئلے بھی خوب یاد تھے عالم مادرزاد تھے ایسے لوگ اگر لاکھون

لیکر ڈھونڈھے جائین تو نہ ملین کتنے چانڈو پینے والون کی جان جاتی ہی مگر تا ایں
فاروق کہتین آتی ہی واقعی لاثانی تھے اجتہاد کی نشانی تھے سچ بھی یہی ھے کہ جو مسئلہ سے
واقف نہوگا خلافت رسولؐ کیا کریگا پھر دیکھو لولا علی لہلک عمر کو کہ یہ بھی ایک بڑا
مسئلہ ہے ایسا فرماوے یہ کسکا حوصلہ ہی **سوال نامزد نوصب** جناب امیرؑ نے ایک
زندیق کو آگ مین جلوا دیا چنانچہ اس قصہ کو شریف مرتضیٰ مجتہد شیعہ نے بڑی آب و تاب
سے کتاب تنزیہ الانبیا و الائمہ مین لکھا ہی حالانکہ حدیث متفق علیہ مین سخت ممانعت ہی
قال رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ لا تعذبو بعذاب اللہ پس جناب نے خلاف حدیث
کے عمل درآمد کیا جواب **اہل سنت** واقعی جناب امیرؑ نے زندیق لوطی کو اپنے حکم سے
جلوا دیا سبب اسکا یہ تھا کہ جناب کو حدیث معلوم نہ تھی جب معلوم ہوئی اپنے سہو پر نادم
فرمائی چونکہ انسان بشریت سے خالی نہین بموجب الانسان مرکب من الخطا و النسیان
تو ایسی بھول سے اجتہاد مجتہد مین نقصان نہین ہوسکتا **جواب الجواب** واہ وہ اس
غلط بیانی پر معاذ اللہ خلاف دانی پر اگر واقعی یہ حدیث ہوتی تو جناب امیرؑ ہرگز خلاف اسکے
نکرتے آپ تعلیم یافتہ حضرت رسولخدا کے تھے آپنے زبان مبارک آنحضرت کی چوسی تھی آپ کو
علم سینہ بسینہ حضرت رسولؐ سے پہنچا تھا الانسان مرکب من الخطا و النسیان جناب
امیرؑ کے واسطے نہین ہی یہ انھین کیواسطے ہی جہان حکم خدا و رسولؐ کوئی چیز نہین بلکہ مثل

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

نصارا کے قانون اجماع قائم کر لیا گیا کیون جی اُوپر کس نے لکھا ہی کہ جناب امیرؑ
کے قول و فعل کو جو صادق نہ سمجھے کافر خاسر ہے پس وہ مصداق اِس خطاب خاص کا
بالاعلان ہو گا یا نہین اور سزاوار خطاب ہذا کا ہو کر نادم و پشیمان ہو گا یا نہین لا
حول ولا قوۃ الا باللہ **سوال نامزد** نوصب جناب امیرؑ نے ایک شرابی پر حد
شرعی جاری کی اور وہ اِس صدمہ سے مر گیا تب آپنے اُسکے ورثا کو دیت دلوائی پس
جناب کو اپنے اجتہاد پر شبہہ ہوا **جواب اہل سنت** جناب امیرؑ نے ورثای حق
کو بنظر احتیاط دیت دلوائی از راہ شک کے نہین دلوائی الخ آخرہ **جواب الجواب**
یہ سوال و جواب دونون مہمل صرف تعصبا یہ مضمون گڑھا گیا ہے تا بھلا بظاہر تو
معاذ اللہ آپ بھی مثل غیرون کے ناواقف و جاہل تھے کہ اِس سوال کا نویسندہ کیا بلکہ تسلیم
کنندہ بھی لائق نفرین ہے ایسا اتہام نسبت اُس معصوم کے جسکی نسبت خدا نے فرمایا ہو
لکل قوم ہادون نبی نے ارشاد کیا ہو انا مدینۃ العلم و علی بابہا بھلا آفتاب پر خاک
پڑ سکتی ہی شبہہ ہونا اجتہاد پر انھین حضرت کا کام ہے جس نے وقت ماموری خلافت
اپنی نسبت اشتباہ ارشاد فرمایا کہ اگر ہم سے خلاف حکم خدا و رسولؐ سرزد ہو تو تمکو
بھی ہماری اطاعت سے باز آئیو ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

سوال نامزد نوصب ایک شاعر کو کہ اُس نے رمضان شریف مین شراب

پی تھی جناب امیرؑ نے حد جرم سے بیس دُرّے زاید لگوادئے حدّ الٰہی مین زیادتی
کی لہذا امامت سی خارج کئے گئے **جواب اہل سُنّت** اِس روایت کو ابن بابویہ نے
اپنی کتاب مین خوب لکھا ہی اسکا جواب شیعون کے تعلّق ہے اہلسنّت کی نزدیک یہ بات
لغو ہے بلکہ جناب امیرؑ کی ہجو **جواب الجواب** مین نہین سمجھتا کہ مذہب اِس شخص کا
کیا ہے شاید اپنے مذہب والا ولی ہے دُشمن حضرت علیؑ ہے کیونکہ یہ تحریر جو سول
مین ہی کہ امامت سی خارج کئے اور لفظ جو جواب مین ہے کہ جناب امیرؑ کی ہجو ہی
کوئی اہل اسلام بلکہ سُنّی المذہب بھی ہرگز نہ لکھے گا ایسے لوگ خدا و رسولؐ کو بھی جو
چاہین کہہ ڈالین اوّل تو مضمون سوال سراسر بدعت ثانیاً عبارت جواب صریح تہمت
مین جملہ اہل اسلام سے پوچھتا ہون کہ ایسی تحریر کرنے والا لائق دُرّہ زدنی بلکہ
گردن زدنی ہے یا نہین یا وہی مسئلہ جاری ہوگا کہ جسکو بمقدار ایک دانہ خشخاش کے
جناب امیرؑ سے عداوت ہو وہ سُنّی نہین اللّٰھم احفظنی من شرّ المشیرکین **سوال**
نامزد نوصب جناب امیرؑ نے دعوی الوہیّت کیا جیساکہ بکثرت کُتب سُنّی و شیعہ
مین مرقوم ہی است برتکبم الخ آخرہ **جواب اہل سُنت** یہ بات غلط ہی اور اگر بفرض
محال تسلیم بھی کیا جاے تو اہلسنّت کیطرف سی یہ جواب قرین صواب ہوگا کہ یہ کلام
متعلّق بکیفیت جزیات حقّانیہ و حقیقت کے ہوگا جیسا کہ اکثر اولیاے کرام و صوفیاے

عظام پر طاری ہوا کرتی ہے الے آخرہ **جواب الجواب** کہا تک بزرگون کا عیب چھپاؤگے کہا تک پیرون کی قدر بڑہاؤگے انا الحق و مظہر اوست نہ بجھا مگر شیطان سر پر چڑھکر بولے گا اور دیکھو جو لکھتے ہو کہ یہ فعل مثل افعال صوفیائے عظام کے ہی بیجا نہین و ای بر ین مذہب اب ضلالت کی حد ہوگئی ظاہر ہی کہ ایسی تشبیہ و تمثیل بے ایمانی ہی سر سر کفر کی نشانی ہے یعنی جناب امیرؑ کا یہ فعل ایسا ہے کہ صوفیائے عظام کرتے ہین اگر وہ ایسا نکرتے ہوتے تو جناب امیرؑ کا یہ فعل خلاف تصور کیا جاتا چونکہ وہ فعل مطابق فعل صوفیائے عظام کے ہی اسوجہ سے بجا نہین پس ثابت ہوگیا کہ تم جناب امیرؑ کو کچھ چیز ہی نہین سمجھتے اور جب جناب امیر کو کچھ نہین سمجھتے تو خدا و رسول کو کیا سمجھتے ہوگے پس جو طلاق تمھاری نسبت ہوا سمجھ جاؤ **سوال نامزد نواصب** جناب امیرؑ نے ابو مسعود انصاری کی توہین کی گنہگار ہوے **جواب اہل سنت** اہانت اسوجہ سے کی کہ وہ باغیونکی طرفداری کرتے تھے **جواب الجواب** کیا چالاکی کے سوال و جواب ہین بھلا اس سے قتل کرانا سعد ابن عبادہ و مالک ابن نویرہ وغیرہ وغیرہ صحابی کا و بذلت نکلوا دینا شہر سے حضرت ابوذر غفاریؓ کی مار کھلوانا جناب عمار یاسر کا اور کرنا سب علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام و توہین بلکہ اہانت کرام کا پوشیدہ ہو سکتا ہی عدوے علیؑ ابن ابیطالب کی توہین سے تو جناب علیؑ ابن ابیطالب کو معاذ اللہ گنہگار بنا دیا اور جن لوگون نے ایسے ایسے ظلم و زیادتیان

کین انکو کافر نہین بنایا لعنۃ اللہ علی الظالمین سوال نامزد نوصب جناب امیرؑ نے دو مرتبہ نماز فرض عمداً ترک کی مرتکب کبیرہ کے ہوے واگر کہین کہ معذوری تھی تو درصورت عذر حاجت رد شمس کے کیا ہی جواب اہل سنت کتب معتبرہ اہلسنت مین رد شمس کا ذرہ برابر بھی اثر نہین ہی نہ بروایت قوی نہ بروایت ضعیف مگر اہل تشیع کی معتبر کتابون مین اسکا قصہ ہی تو جواب بھی انھین کے ذمہ ہے اور اگر زبردستی الزام اہلسنت کو دیا جاے کہ شواہد نبوت جامی مین یہ معجزہ ہی تو اسکا یہ جواب ہی کہ یہ کارروائی شیعون کی ہے کسی مفتری نے موقع پاکر اپنے عقائد پر مکائد کو کتاب موصوف کی پشت پر لگا کر چھپوا دیا جواب الجواب شیعون کے ذمہ اگر جواب اس سوال کا لکھتے ہو تو شیعے منہ توڑنے کو موجود ہین مگر پہلے اپنے عتقاد پر فساد کے سوال کو درست کرلو کہ سوال ہی غلط ہی تو جواب کیسا و وقت کی نماز عمداً ترک کرنا نسبت جناب امیر علیہ السلام کے اعتقاد کافرانہ ہے کیونکہ ایسی بدیہی تہمت نسبت معصوم کے صریح کفر ہے اور یہ جو لکھتے ہو کہ کتب اہل سنت مین اثر اس معجزہ رد شمس کا مطلق نہین ہے شواہد مین کسی شیعہ نے قائم کردیا اس سے ثابت ہوگیا کہ تم بالکل جاہل ہو کوئی کتاب تمھاری نظر سے نہین گذری یا یہ معلوم ہے دھوکا دیتے ہو کیونکہ علاوہ شواہد کے طحاوی نے اپنی کتاب شرح مشکل الاثار مین جلال الدین سیوطی نے کتاب کشف اللبیس و دار المنتشرہ مین محدث ابو عبد اللہ محمد ابن یوسف و

وشقی صالحی نے کتاب منزل اللبیس مین قاضی عیاض نے کتاب شفا مین حافظ علاء
الدین مغلطائی نے کتاب زہر الباسم مین لکھا ہے اور صحیح کی ہے ابو الفتح ازدی و
ابو زرعہ بن العراقی نے اور شاہ ولی اللہ دہلوی نے ازالۃ الخفا مین عبد الحق دہلوی
نے مدارج النبوت مین اور سارا قصہ اس معجزہ کا ملا عبد الرحمن جامی نے شواہد النبوت
مین جس شواہد کی نسبت شیعون پر اتہام کیا ہی درج ہی پس عقائد پر مکائد کسکے ٹھہرے اور
کسنے جاہلونکے دھوکا دینے کو ایسا تحریر کیا اور شاید یہی ایک معجزہ تم نے شواہد مین دیکھا
بڑی خیر ہوئی ورنہ حسد سے گھبرا کر دم نکلجاتا بھلا شواہد مین تو شیعی پہنچ گئی ان سب کتابون
مین جو اوپر بیان ہوچکین ہن کس نے لکھدیا اور یہ قول ملا جامی صاحب کا کیسا ہی ؎

بسوے کعبہ رود شیخ و من بسوے بخف ۔ ببرت کعبہ کہ اینجا مراست حق بطرف ۔ تفاوتے کہ میان
من ست و او ہین ست ۔ کہ من بسوے گہر رفتم او بسوے صدف ۔ علے ہذا القیاس شیخ سعدی خواجہ حافظ

ملا رومی حافظ ستار بو علی شاہ قلندر شمس تبریز شاہ نعمت اللہ شیخ فرید الدین
عطار نے اس سے زیادہ تحریر کیا ہے خود تمھارے امام شافعی کا قول ہی ؎

کفانی فضل مولانا علیؑ ۔ وقوع الشک فیہ انہ اللہ ۔ وفات الشافعی ولیس مدری
علی ربہ ام ربہ اللہ ۔ ملا رومی فرماتے ہین ؎ در دائرہ وجود موجود علیؑ است
در ہر دو جہان مقصد و مقصود علیؑ است ۔ گر خانۂ اعتقاد ویران نشدی ۔ من فاش

بمضمونے کہ معبود علی است ۔ اب کہو یہ سب قول کسکے اور خلاف اسکے عقائد پر کاربند کسکے ہین جو اندھونکو نہین سوجھتے اور دوسرون پر بہتان کرتے ہین انکے زور سے

خدا کی پناہ اس جگہ چند معجزے اسی کتاب شواہد النبوت ملا جامی سے ہمین بنسبت معجزہ رد شمس کے شیعون پر تہمت کی گئی ہے بغرض تصدیق کلام خود و ثبوت دروغ بیانی مولف اسرار الہدے کی تحریر کرتا ہون تاکہ ناظرین پر راست و دروغ ظاہر ہو جاے معجزہ ملا جامی ارقام فرماتے ہین کہ جناب امیر جب گھوڑے پر سوار ہوتے تھے تو ایک رکاب پر پاے مبارک رکھتے ہی قرآن پڑھنا شروع کرتے تھے اور دوسری رکاب مین قدم شریف پہنچنے تک برابر اعجاز قرآن ختم کرتے تھے

شواہد ایضاً بروز جنگ خیبر نیزہ جناب امیر کا پتھر تک اسطرح جا پہنچا جیسے مٹی مین ہتیار اور ہاتھ آپکا جنگ کے وقت مرحب طویل القامت کے سر سے ایک گز اونچا معلوم ہوتا تھا اور قلعہ خیبر کو ایسا ہلا دیا تھا کہ اسکے اندر کے لوگ منھ کے بھل گر گر پڑے تھے اور پاے مبارک آپ کے آب خندق تک کہ بہت عمیق تھی نہین پہنچے تھے گویا حضرت ہوا پر معلق کھڑے تھے شواہد ایضاً زمان جنگ صفین مین جب جناب امیر زمین کربلا پر پہنچے تو برابر اعجاز حال قتل حسین اپنے لخت جگر کا اور نام نبا سب شہیدون کا قتل ہونا

اور جگہ خیمہ ہاے اہلبیت کی سب مفصل ارشاد فرما کر رو دے چنانچہ وہی ہوا شواہد ایضاً

ایک شیعہ علیؑ نے نکاح کیا مگر شب اوّل اُس عورت سے جبر سے نکاح کیا تھا
ایسی نزاع واقع ہوئی کہ تمام شب تکرار ہی مین گذر گئی نوبت صحبت کی نہین آئی
صبحکو جناب امیرؑ نے اُن مرد و عورت کو طلب فرماکر حال نزاع باخود ہا کا بیان کیا اور
عورت سے فرمایا کہ جو مین پوچھون صاف صاف بیان کریگی اُسنے کہا ضرور سچ
کہونگی آپ نے فرمایا کوئی تیرا چچیرا بھائی تجھپر عاشق تھا اور تیرے ساتھ نکاح اپنا چاہتا تھا
والدین تیرے راضی نہین تھے اُسنے کہا یا امیر المومنین سچ ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک
شب تو رفع حاجت کو باہر گئی اُس شخص نے تیرے ساتھ صحبت کی تجھکو حمل رہگیا
جب زمانہ وضع حمل کا پہنچا تب تو اور تیری ماں ایک مقام ویرانے مین گئین وہان
وضع حمل ہوا تب تم دونون اپنے لڑکے کو وہین چھوڑ کر چلین ایک کتا اُس لڑکے کی
طرف چلا تیری ماں نے اُس کتی کو ایک اینٹا مارا کتا بھاگا اینٹا اُس لڑکے کی
پیشانی پر لگا اُسکا نشان ابتک موجود ہے عورت نے یہ سب باتین بتسلیم کین اور
نشان بھی اُسکی پیشانی کا دیکھا گیا حضرت نے فرمایا کہ پھر اُس لڑکے کو فلان شخص
اُٹھا لیگیا اور پرورش کی تجھکو اِس گناہ عظیم سے خدا نے بچایا اپنے لڑکے کو لیجا شوہر

ایضاً ایکمرتبہ دریاے فرات کو بہت طغیانی ہوئی اہل کوفہ نے جناب امیرؑ سے شکایت
کی حضرت کنارہ فرات پر تشریف لیگئے اور عصا سے اشارہ کیا فوراً فرات بدستور ہو گئی

شواہد ایضاً بعد وفات سرور کائنات صحابہ سی ہنگام نزاع فرمایا جناب امیرؑ نے کہ
تمکو گواہی دو اسبات کی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے میری حق مین من کنت مولاہ
فعلیؑ مولاہ فرمایا ہی یا نہین چنانچہ بارہ شخصون نے انصار سی گواہی دی کہ ہماری سامنے
رسالتمآبؐ نے فرمایا تھا مگر منجملہ صحابیون کی ایک شخص اور تھا اس سے آپ نے فرمایا کہ
تیرے سامنے کی بات ہی تو کیون گواہی نہین دیتا اُس نے کہا مین ضعیف ہون اسوجہ
سے مجھے یاد نہین حضرت نے فرمایا کہ الٰہی اگر یہ جھوٹا ہی تو اسکے چہرے پر داغ سفید ظاہر
ہو چنانچہ اسیوقت وہ مبروص ہو گیا شواہد ایضاً جندب ابن عبداللہ جنگ صفین
جمل مین جناب امیرؑ کے ساتھ تھا ایک روز اسکے دلمین وسوسہ پیدا ہوا کہ دونون جانب
مسلمان و قرآن خوان ہین انکا قتل کرنا کیونکر مناسب ہوگا اتنے مین ایک سوار نے
آکر کہا کہ فوج مخالف ہروان سی پار اتر گئی حضرت نے فرمایا نہین پھر دوسرا سوار
آیا اُس نے بھی ویسا ہی کہا حضرت نے ارشاد کیا غلط پھر تیسرا سوار آیا اُس نے بھی
وہی بیان کیا حضرت نے پھر فرمایا کہ غلط ہی وہ کیونکر جا سکتے ہین انکے خون کرنی کی
یہی جگہ ہے تب جندب نے تصور کیا کہ یہی وقت امتحان کا ہے اگر حضرت کا قول
سچا ہے تو ضرور حضرت ہی حق پر ہین اور اگر سوار سچے ٹھہرے تو مین بھی جناب امیرؑ
سے لڑونگا چنانچہ تحقیق سے وہی ٹھہرا جو حضرت نے فرمایا تھا اسوقت جناب امیرؑ

نے جندب کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر ارشاد کیا کہ کیون جندب اب بھی تیرا وسوسہ
رفع ہوا یا نہین تب جندب نے بہت معذرت کی شواہد ایضاً ایک شخص جناب امیرؑ
کے لشکر کی خبر معاویہ کو پہنچایا کرتا تھا آپنے اُس سے پوچھا اُسنے انکار کیا تب
جناب امیرؑ نے فرمایا الٰہی اگر یہ جھوٹا ہی تو اندھا ہوجا چنانچہ وہ اندھا ہو گیا
شواہد ایضاً جب روح اطہر حضرت علیؑ مرتضےٰ کی گلشن ارم مین داخل ہوئی یعنی حضرت
نے رحلت فرمائی تو غیب سے آواز آئی کہ تم لوگ خالی چھوڑ دو اس مکان کو جسمین
نعش مطہر حضرت علیؑ ابن ابیطالب کی ہی چنانچہ چھوڑ دیا سب نے اُس مکان کو اور بعد
اُسکے جب پھر داخل ہوی تو پایا نعش اطہر کو غسل و کفن کے ساتھ شواہد ایضاً جب جنازہ
حضرت علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام کا لیچلے تو پائین کو دونون صاحبزادے حضرت
امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ علیہما السلام تھے اور سرہانے کی طرف سے خود بخود جنازہ
روان تھا شواہد ایضاً جناب امیرؑ نے اہل کوفہ سے واسطے فریاد رسی محمدؐ ابن ابوبکر کے
ارشاد کیا کسی نے نہین مانا تب آپ نے فرمایا کہ الٰہی ان لوگون پر ایسے ظالم کو مسلط کر کہ انپر
مطلق رحم نکرے چنانچہ اسی شب کو حجاج پیدا ہوا اور ان کوفیون پر انتہا کا ظلم کیا
شواہد ایضاً ایک روز معاویہ نے اپنے تابعین سے کہا کہ مجھے اپنی عاقبت کا حال دریافت
کرنا منظور ہے سب نے کہا کہ یہ بات بہت مشکل ہی کوئی نہین بتا سکتا تب معاویہ نے

کہا کہ علیؑ ابن ابیطالب سے یہ حال معلوم ہوسکتا ہی جو وہ کہینگے حق ہوگا چنانچہ بغرض دریافت
اِس حال کے معاویہ نے تین سو اریتن روز سہم کوفے کو روانہ کیے اور اُن سے کہدیا
کہ معاویہ کے مرنے کی خبر تواتر بالاتفاق بیان کرین وہ نماز جنازہ و دفن و کفن سب
ایک ہی طور پر کہین چنانچہ ہر سہ سو سوار برابر آے اور متفق خبر معاویہ کے مرنے کی بیان
کی لوگون نے خوش ہو ہوکر حضرت سے کہا آپ نے فرمایا یہ سب جھوٹے ہین ہرگز معاویہ
نہین مرا اور نہ مریگا اُسوقت تک کہ جب تک میری لیش اُسکے باعث سے خون مین نہ تر
ہولیگی چنانچہ ویسا ہی ہوا اور خبر شاد حضرت کی معاویہ کو پہنچی نہایت شاد ہوگیا کہ
ابھی میری موت نہین ہی شواہد النبوت مین صاحب انصاف سے پوچھتا ہون کہ وہ تو
کیسے دشمن علیؑ ابن ابیطالب تھی کہ باوجود اِسکے کہ حضرت کے اعجاز و کرامات سے خوب
واقف تھے اور سبھون کو آپکے افضل العباد ہونے کا یقین کامل تھا تاہم شقاوت
سے باز نہین آتے تھے بلکہ درپے آزار رسانی رہا کرتے تھے چنانچہ ابتک اُس خاندان
کے لوگ موجود ہین اللّٰھم احفظنی حفظی حفظی دیکھا کتاب شواہد النبوت کا حال مین نے
بہت مختصر لکھا ہے شواہد موصوف تو معجزات و کرامات آئمہ اطہار سے پُر ہے اور جناب
افضل العلما حضرت مولوی شیخ احمد صاحب رئیس دیوبندی نے بھی اپنی کتاب انوار الہدیٰ
مین بہت معجزے کتب اہلسنت سے ارقام فرمائے ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے سوال

نامزد ناصب جب جناب امیرؑ معصوم تھے تو ہمیشہ یہ کیون فرمایا کرتے تھے کہ مجھپر نفس و شیطان غالب ہتا ہی **جواب اہل سنت** ہرگز ہرگز جناب امیرؑ و نیز دیگر آئمہ کو اہلسنت معصوم نہین جانتے ہین اسکا جواب بھی شیعون سے دریافت کرنا چاہئی

جواب الجواب جناب امیرؑ نے کبھی ایسا نہین فرمایا کتب اہلسنت سی ثابت کیا گیا ہی کہ یہ ارشاد خاص حضرت خلیفہ اول صاحب کا سر ممبر ہوا کرتا تھا چنانچہ مناظرون مین جب اسکی ہوچکی ہے اسیکو اب جناب امیرؑ کی نسبت قائم کر دیا جھوٹھی جھوٹھی باتونکا جواب کہانتک لکھا جاوی مختصر جواب اسقدر کافی ہی کہ ہماری تمھاری دونون تحریرون مین سے جسکی تحریر دروغ ہو اسپر خدا اور رسولؐ کی لعنت واہ ری ہٹ دھرمی اس دروغ بیانی پر کچھ شرم نہین آتی آپ ہی نے تو اپنی کتاب کے صفحہ ۶۵ مین بغرض تصدیق و صحت خطبہ ضیعی کی جو جانب جناب امیرؑ سی قائم کیا ہی ارقام فرمایا ہی کہ جناب امیرؑ کو جو شخص معصوم نہ سمجھی آپکے قول کی تکذیب کری وہ بالاجماع کافر خارج ہے ایسے معصوم کے قول کی تکذیب سے انسان دائرہ ایمان سی خارج ہو جاتا ہی اور یہان ایمانکا حال صاف صاف ظاہر کر دیا کہ اہلسنت جناب امیرؑ و نیز دیگر ائمہ کو ہرگز ہرگز معصوم نہین جانتے پس صحیح کہا یا ہی آپنے تم معصوم جانتے ہو اور اہلسنت معصوم نہین جانتے اور قول اول مین معصوم نہ جاننی والونسے غرض تمھاری اہلسنت سی تھی یا کس سے کیونکہ اس اختلاف سے بڑا جھگڑا اٹھ گیا قول سابق کے اعتقاد والے

لوگ خارج از ایمان و کافر خاسر ٹھہر گئے اور اگر قول ثانی سچا ہے تو نو سیندہ قول اوّل کی نسبت بوجہ کذب کے اطلاق لعنۃ اللہ علے الکاذبین کا ہو گیا غرض یہان بہت چوکے سب چالاکی بھولے دونون طرح خرابی مین پڑے اب چھچھوندر نگلنے کا حال جو آخر کتاب مین بڑی شد و مد سے ارقام فرمایا ہے معلوم ہو گا ع لا حول یہ تنگ آمد و شیطان گلہ دارد ۔ **سوال نامزد نوصب ولید ابن عقبہ** کو نصف حد شرع لگوا کر بپاس قرابت حضرت عثمان کی چھوڑ دیا حالانکہ یہ فعل محض مخالف کتاب اللہ و رسولؐ کے سزد ہو **جواب اہل سنت** جناب امیر نے اس سبب سے نصف حد لگائی کہ ایک شاہد نے شہادت شراب پینے کی دی اور دوسرے شاہد نے شہادت معاقے کرنیکی دی یہ امر ذو جہتین ٹھہرا یعنی پیا نہ پیا دونون برابر چنانچہ عثمان غنی بھی ایسے شبہہ مین حد کامل معتبر نہین سمجھتے تھے پس در صورت احتیاط مسئلہ مین ہرگز نقص نہین ہو سکتا اور رعایت رشتہ داری حضرت عثمان کی ثابت ہوئی **جواب الجواب** معاذ اللہ جناب امیرؑ ایسے شخص نہین تھے کہ پاس خاطر یا کسی کی دوستی کو وجہ ہی حکم خدا و رسولؐ مین کمی و بیشی کرتے یہ دوسرے ہی لوگون کا کام تھا جو ایسا کیا کرتے تھے یہ سوال صرف واسطے رفع ہونے الزام جناب عثمان کے کہ اُن جناب نے بہت اصحاب کو ایذا مین دین اکثرون کو بلا لینے قصاص کے چھوڑ دیا یہ مضمون قائم کیا گیا ہی جیسا کہ عبد اللہ

ابن عمر اپنے خلافتی بھتیجے کو بلا لینے قصاص قتل ہرمزان کے چھوڑ دیا تھا اور لعونیت
جواب کی بھی ظاہر ہے کہ دو شہادت گذری ایک پینے شراب کی دوسرے قے کرڈالنے
شراب کی پس بہر صورت پینا شراب کا ثابت ہوگیا پیا نہ پینا دونون ابر کہان ٹھہرا
اگر پیے ونہ پیے شراب کی یہ دونون شہادتین گذرین تو البتہ یہ ابر ٹھہرتا حالانکہ
دونون شہادتون سے جو گذری تھین پینا ہی شراب کا ثابت ہی مگر یہ نہایت
عمدہ بات ہی کہ بزرگون کا طور اتبا ک نہین چھوٹا جو مسئلے چاہی بنا لیے جو جو احکام
چاہے جاری کردے نہ کچھ دل مین خوف خدا ہے نہ مطلق خیال عقبے ہی **سوال**
نامزد نوصب جناب امیرؑ نے حد سرقہ ایک نابالغ پر جاری کی حالانکہ خود آپکا
قول ہی کہ جب تک لڑکا حد بلوغ تک نہ پہنچے حد نہ جاری کرنا چاہیے **جواب اہل سنت**
جملہ کتب اہلسنت مین اس مسئلہ کا اثر نہین نہ بروایت قوی نہ بروایت ضعیف شیعون
کی کتاب مین ہوگا جواب اسکا متعلق شیعون کے ہے الے آخرہ **جواب الجواب**
یہ سوال ہی لغو ہی جواب اسکا کیا ہوگا غرض اس سوال سے مولف کی یہ ہے تا جہلا پر ثابت
ہو کہ جناب امیرؑ بھی مسئلون سے واقف نہ تھے ورنہ جب جواب اسکا نہین ہوسکتا تھا
تو اس سوال کے قائم کرنیکی کیا ضرورت تھی مگر مکر کسی جگہ پیچھا نہین چھوڑتا لولا علی لہلک
عمر سے لاعلمی کسی کی چھپا نہین سکتے جناب امیرؑ کا علم اسی سے ثابت ہی کہ اگر نہ ہوتے

علی تو ہلاک ہوتے عمر اور حیرت یہ ہے کہ تمھین نے نسبت ان سوالات کے لکھا ہے
کہ یہ سوالات کتاب نوصب سی لاکر جواب لکھے جاتے ہین پس اختیار تھا کہ جن سوالات
کے جواب سی مجبوری تھی کیون لکھا حالانکہ سوال و جواب سب بغرض توہین جناب امیر
کے تعصباً بنائے گئے ہین خدا اسکا اجر دے ہم آنکھون سی دیکھین سوال نامرد و جواب
جناب امیر نے عراق و یمن و عمان کی امارت پر اپنے اقربا کو مقرر کیا اور امارت حضرت
طلحہ و زبیر کو کہ اصحاب بدر سی ہین کوفہ و بصرہ پر پسند نہ کی جواب اہل سنت رشتہ
دارون کا اعتبار ہوتا ہے وہ نسبت اغیار کے اچھے ہوتے ہین جو اطاعت سے
پہلوتہی نکرین حضرت عثمان غنی ذی النورین خلافت مین بھی ایسا ہی کیا تھا پس الزام
خالی سفاہت نہین جواب الجواب باوجود چالاکی کہ دروغ گوئی ظاہر ہوگئی
رشتہ دارون کا نام کیون نہین لکھا مگر ہان جسوجہ سی یہ چالاکی ہوئی ہے ہم ضرور سمجھ گئے
یعنی جناب عثمان ہی کی عیب پوشی کی غرض سی تو یہ سوال و جواب بنائے گئے ہین ورنہ
یہ الزام سفاہت کا نہین بلکہ صواب و ثواب ہے کیونکہ جناب امیر پر صرف تہمت کی گئی ہے ہرگز
آپ نے ایسا نہین کیا جناب عثمان ذی النورین نے کل اقربا کو جو تمین اولاد تھے مردود درگاہ
رسول تھے ماموں کو حکومت کردیا تھا یہان تک کہ مروان شیطان جسکو حضرت رسول نے
نکلوا دیا تھا شیخین کے زمانے تک مردود ہی رہا اسکو اپنا نائب مقرر کیا اور طلحہ و زبیر بھی

وہی حضرات ہین جنکے ایمان کا ٹھکانا نہ تھا جناب امیرؑ سے بیعت بھی کی اور پھر خوب لڑے بھی اگر لڑی نہوتے تو شاید یہ قدر نہوتی جناب امیرؑ سے لڑنے والے تو ضرور ہی تمھاری دوست ہونگے بلکہ وہی لوگ خلیفہ پنجم و ششم قرار پاوینگے کیونکہ درمیانمین چوتھی خلافت معاویہ کی ہوئی اور آخرمین ساتوین خلافت یزید پلید کی خیر یہان جو چاہو کہلو جسکو چاہو خلیفہ بنالو حشر مین حال کہلیگا انشاء اللہ تعالے ہم بھی تماشہ دیکھینگے اور مزاج شریف پوچھینگے **سوال نامفرد نواصب** جب متعہ حلال وافضل الطاعت تھا تو جناب امیرؑ نے خود کیون نکیا گنہگار ہوے **جواب اہلسنت** یہ الزام اہلسنت پر محض بجا ہے کیونکہ اہلسنت متعہ کو قطعی حرام سمجھتے ہین اس مسئلہ کی جو اور بھی شیعے ہین **جواب الجواب** خدا شیعون کو تا یوم القیام قائم و فائز المرام رکھے ضرور جواب دینگے کیا کسی طرح وہ مجبور ہین عاجز بیچاری اہلسنت ہین کیا کرین معذور ہین بھلا جناب امیرؑ کے متعہ کرنے سے کیون انکار ہے کیا یہ بھی کوٹھری کی بات ہے کہ پوشیدہ رہیگی اور حرام سمجھنا اہل سنت کا حق بجانب ہے کیونکہ گو خدا نے حلال کیا ہو خلیفہ صاحب نے تو حرام کیا اب حکم خدا و رسول کیا چیز باقی رہا اس حرام و حلال مین حضرات اہلسنت پیروی بڑے صاحب کی نہین کرتے جنکی عہد خلافت مین متعہ جاری رہا سچ ہے جھوٹے کی خاطر زیادہ عزت ہوتی ہے اور اگر شیعون کے مذہب مین متعہ حلال ہے تو تمکو کیون ناگوار ہوتا ہے یہ تو

اپنے اپنے مذہب کے احکام ہین تمھارے یہان جو اندھا بام کچھو خرگوش یہ سب
حلال وجائز ہین ہمتو ناخوش نہین ہوتے کیون حضرات اہلسنت مین آپ لوگون
سے پھر یہ بات پوچھتا ہون کہ جسمین سوال کا جواب سے گریز ہے صرف یہی لکھدیا جاتا ہے
کہ جواب اسکا شیعون کے متعلق ہے تو پھر اُن سوالات کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی
سوال کنندہ شیعون سے پوچھکر منھ کی کھالیتا مولف صاحب جو ہر جگہ نسبت جناب
امیر کے گنہگار گنہگار ہوے لکھتے ہین اور ایسے سوال لغو کو جسکا جواب بھی دے
نہین سکتے اپنی کتاب خراب مین قائم کرتے ہین سوے اس فائدہ کے اور کیا ظاہر
ہوتا ہے کہ لفظ گنہگار سے اپنا دل خوش کرتے ہین پس آپ لوگون کے نزدیک ایسے
شخص کا کیا مذہب ہے اور سر عدالت العالیہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بہادر مین اگر استغاثہ کیا جاے
تو آپ لوگ شریک ایسے شخص کے ہوجیگا یا نہین کیونکہ شرکت سے ثابت ہوگا کہ آپ
لوگون کا بھی یہی مذہب ہے چونکہ آپ لوگ مسلمان بھائی ہماری ہین لہذا پوچھ لیتے ہین

سوال نامزد نواصب جناب امیر نے اصل ہدایت کو کھوکر بندگان خدا کو
ضلالت مین ڈالا بار مصیبت خلائق کا جناب امیر ہی کی گردن پر رہا تا قیام قیامت

جواب اہل سنت یہ اعتقاد پر فساد اہل تشیع کا ہے نہ اہلسنت کا جسکا جواب
دیا جاے **جواب الجواب** جھوٹ نابکار پر خدا کی مار دیکھو حضرات اہلسنت اس

سوال کو کہ جناب امیر نے معاذ اللہ امر ہدایت کو کھو کر خلائق کو ضلالت مین
ڈالا یا مصیبت شدائد کہ امت تک اُنکی گردن پر رہا اور ملاحظہ کرو اس جواب
کو کہ شیعون کا اعتقاد پر فساد ہے اتباؤ کہ ایسا شخص اہل ضلالت و اعتقاد آسا فاسد
ہے یا نہین کیونکہ جھوٹھ تہمت کرنیوالا نسبت کسکے اعتقاد کے ملعون ابدی اور ایسا
لکھنے والا نسبت جناب امیر کے مردود ازلی ہے آپ لوگ اپنی خبر نہین لیتے یہ
شخص آپ لوگونکو بدنام کیا چاہتا ہی یہ کلمات نسبت اُن لوگون کے لکھنا چاہتا
تھا جو جاہل و کاذب و غاصب تھے جنکے فسادات سے خاندان نبوت خراب و برباد ہوگیا
جنھون نے ایک گروہ کو ضلالت کفر مین چھوڑا وہ لوگ تو خود گمراہ ہی تھے دوسرون کو
گمراہ کر رہے ہین اسکا عذاب اُنپر اور اُس گروہ بدکردار پر روز حشر تک اور بعد حشر
و نشر کے تا ابد الآبدین رہیگا اور ہمیشہ آتش جہنم مین سوزان و طپان رہینگے لعنۃ
اللہ علی الکاذبین و المعاندین و علی جمیع الظالمین **سوال نامزد دوم صب**
جناب امیر نبی نہین تھے جو اُنکی نسبت دعوے نبی غیر مرسل ہونے کا کیا جاتا ہے حالانکہ
قرآن پاک مین حضرت رسول خدا کی نسبت خاتم النبیین خدای تعالے نے فرمایا ہے
جواب اہل سنت یہ بات بھی شیعون سے دریافت کیجاے کہ آیا جناب امیر بھی
نبی تھے یا امام کیونکہ انھین کے ارکان اعظم سرآوردہ عالم یکتای روزگار محب حیدر کرار و

اپنی کتاب انوار الہدے مین بہت جگہ جناب امیرؑ و نیز دیگر ائمہؑ کے دعوے انبیاء غیر مرسلین ہونے کا کیا ہے اہلسنّت ایسی عقیدے کو کفر مطلق جانتی ہین **جواب**

الجواب ہماری رکن اعظم جناب مولوی شیخ احمد صاحب محب حیدر کرار سلمہ اللہ الکبار کی تحریر سمجھنے کو لیاقت چاہیے ہم نے ساری کتاب انوار الہدے دیکھی مگر جناب ممدوح نے کہین حضرت علیؑ ابن ابیطالب یا دیگر ائمہ کو پیغمبر و نبی نہین لکھا ہی بلکہ خاص یہ عقیدہ حضرات اہلسنّت ہی کی ہین چنانچہ اکثرون نے دعوے نبوت کیا ہے بلکہ دعوے نبوت و کنار خدائی کا دعوے کر بیٹھے ہین انا الحق و منظہر اوست کے کیا معنی ع نیست اندر جبہ ام غیر از خدا سے کیا غرض ع من خدایم من خدایم من خدا کو کیا سمجھتے ہو پس غیر مرسل کہنے مین کیا گناہ ہے عربی کے معنی بھی خوب جانتے ہو شاید غیر مرسل کے معنی نبی و رسول کے سمجھے گئے ہین معاذ اللہ چند روزون مین غیر خدا کے معنی خدا سمجھنے لگو گے حالانکہ غیر خدا سے غرض جملہ مخلوقات سے ہے واہ ری سمجھ کہ تمثیل کو بھی قول سمجھ گئے علماے امتی کالانبیاء بنی اسرائیل سے واقف ہو یا نہین ہر گاہ علماے امت مانند انبیاے بنی اسرائیل کے قرار دے گئے تو جناب امیرؑ کی نسبت اعتراض اس تمثیل کا خالی از تعصب نہین ہماری رکن اعظم ممدوح نے اگر کہین لکھا ہوگا تو تمثیلاً لکھا ہوگا اور وہ

بھی دفع دخل مقدر کرلیا ہوگا تم لوگون کی طرح نہین کہ معاذ اللہ اپنے کو نبی بنالیا خدا
قرار دیدیا اور طرہ یہ کہ اسی قول سے اپنی قوم مین ولی اللہ بھی بن گئے لاحول
ولا قوۃ الا باللہ مندرجہ صفحہ ۹۳ و ۹۴ بعد سوال و جواب نواصب و خوارج کے
یہ چند کلمے بھی مشعر طعن و تشنیع مولف صاحب نے فخریہ اور تحریر کیے ہین قولہ شیعو
اس بار گران کو اپنے سر سے اتارو اپنے دشمنون کو میدان امتحان مین پچھاڑو جیسا
اہلسنت نے نواصب کو چارون خانہ چت زمین بوس پچھاڑا ہے کہ بڑے بڑے رکن اعظم
کی کمرین ٹوٹ گئین اب اہلسنت سے نواصب ایسا ڈرتے ہین کہ ادھر رخ نہین کرتے جیسا کہ
شیعے نواصب سے ڈرتے ہین بہرحال نواصب نے شیعون کو ایسا مغلوب کر رکھا ہے
کہ نہ جواب دیتے بنتا نہ سکوت کرنے مین چین پڑتا گویا سانپ کے چھچھوندر لگی ہے
اگلے تو کوڑھی ہو نگلے تو اندھا ہو بچارے شریف مرتضے نے جو بہت بڑا عالم اہل
تشیع کا ہے اپنی کتاب تنزیہ الانبیا مین کچھ جواب خراب دیئے ہین مگر نواصب نے اس
عاجز پر ایسے سخت اعتراض جڑ دیئے ہین کہ اسدم تک شیعون کو سکتہ کا عالم ہے
حق یہ ہے کہ شیعے و ناصبی کی شیطان نے ایسی راہ ماری ہے کہ انکو مثل اپنے ملعون
ابدی بنادیا یہ اصحاب صاحب لولاک کے دشمن تو وہ آل پاک کے دشمن غرض دونون
کی مت ایک ہے بقولے جیسے اودھو ویسے بھان نہ انکے چوٹی نہ انکے کان

سگ زرد برادر شغال **جواب** اچھا کیا جلدی سے اپنی سرکا لوجھ اتار دیا ورنہ ایسی دے
تھے کہ جان مفت مین جاتی شاید ایسا ہی بارگران معاذ اللہ شیعونکی نسبت بھی سمجھی ہو جیسا کہ
اندھے سبکو اندھا سمجھتے ہین یہ خیال خام ہی دروغگو نطفہ حرام ہی بھلا شیعے کیا تو اصب
سے مغلوب ہونگے وہ تو ایسے زبردست ہین کہ ہمیشہ غالب ہی رہتے آئی نواصب و
خوارج سبھونکو ذلتین دیتے آئی واقعی نہ یہ کبھی نواصب سے ڈرتی نہ خوارج کا خوف کرتے نہ کسیکو زمین
پر پچھاڑتے نہ چارون شانے چت گراتی بلکہ خداوند عالم نے خود انکو خاک مذلت پر گرایا اور
دریاے گمراہی مین ڈبایا ہی بقولہ تعالے ومن یضلل اللہ فمالہ من ہاد یعنی اور جسکو گمراہی مین ڈالنا ہی
وہ اللہ پس نہین ہی واسطے اُسکے کوئی ہدایت کرنے والا یہی سبب ہی کہ اب انکا راہ راست
پر آنا تا قیام قیامت بہت دشوار ہی مگر شیعیان علی جنکو تمسک ساتھ کتاب اللہ و عترت
رسول اللہ کی ہی اُنپر شیاطین کا اثر نہین ہوسکتا بقولہ تعالے ومن یہد اللہ فمالہ من
مضل یعنی اور جسکو ہدایت کرے اللہ پس نہین ہے واسطے اُسکے کوئی گمراہ کرنیوالا
ہر موزی کو تیتی دھولین ماری ہین کہ اندھے ہو گئے کہ نہ اب سوجھتا نہ چھوندر نگل سکتے
بقول تمہارے اگر نواصب دشمن آل اور شیعے دشمن صحابہ تو تم دونون کے عدو نہ

ایدھر کے رہے نہ اُدھر کے ہوے بموجب مثل دوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ
کا اور شیعے تو آل پاک و صحاب صاحب لولاک دونون کے دوست ہین ہان دشمنان

علیؑ و اعدائے آل نبیؐ یا وہ لوگ جو جھوٹھ دوستی آل رسولؐ کو بیان کرکے
اُنکے دشمنون سے دوستی کا دم بھرین یا صحبتِ پاک مین حضرت
رسولؐ کے رہکر اُنکی آل سے بغض و عناد رکھین اُن سب کو کافر ازلی
سمجھتے ہین و جناب سید مرتضےٰ علیہ الرحمہ پر کیا کوئی مسخرہ زبان کھولیگا
کجا نور کجا نار کجا گل کجا خار وہ نائب امام تھے اُنپر خدا کی رحمت بیشک
اُنکے کلام شیاطین کو خراب معلوم ہونگے اہل ایمان البتہ درست
و حق سمجھینگے اُنکو عاجز نکہو وہ غالب علےٰ کلِ غالب کے نائب سبھونپر
غالب ہین ہاے کیسی کمبختی سوار ہوگئی کہ صاف صاف خصلت ابلیس اختیار
کرلی ع اچھونکو برا بروںکو اچھا سمجھے پ سچ ہے بقول تمھارے اُسوقت
بھی بعد رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ دو فرقے تھے ایک دشمن آل
صاحب لولاک اور ایک دشمن اصحاب پاک فرقۂ اوّل نے آل رسولؐ کو
اذیتین دین سب علیؑ کو ایمان سمجھا فرقۂ ثانی نے اصحاب پاک پر ظلم کئے کسی کو
صدمۂ فسق دیکر مار ڈالا کسی صحابی کو لات گھونسے سے ہلاک کیا کسیکو بذلت شہر
سے نکالا کسی کو دربدر کردیا ویسا ہی ہر زمانے مین بھی دو پیدا ہوی ہین ابتدا دونون
کی تہدیدِ جہنم ہے انتہا دونون کی انتہائے نار استغفار یا رب العالمین استغفار چونکہ

بالفعل ہر پیرِ شیطانی کو بہت بڑھا ہوا حوصلہ مناظرہ کا ہے لہذا چند سوال مخالف
سفاک کے جو جواب طلب ہین درج کتاب کر کے جواب اُسکے شیعیان پاک کی طرف
سے کہ وجب بہی لکھے جاتے ہین جنکو دیکھکر اہل ایمان کمال مسرور ہونگے رنج دیرینہ
دلون کے دور ہونگے **سوال مخالف سفاک** جناب ابوبکر جسوقت خلیفہ
بنائے گئے لوگون سے آپ نے فرمایا اگر ہم سے خلاف حکم خدا و رسول سرزد ہو تو تم
لوگ بھی ہماری اطاعت نہ کیجیو پس اُنکو خود ہی اپنی خطا کا اقرار تھا تو کیونکر لائق
خلافت کے سمجھے گئے **جواب شیعہ پاک** اس ارشاد سے انتہا کا رحم ثابت ہوا اقرار
خطا سے کیا واسطہ ہان نہونا علم کا البتہ کتب دقیقین مین پایا جاے تو اس خلافت مین
نقص نہین کیونکہ احکام شرعی پنجایت کے متعلق تھا **سوال مخالف سفاک**
جناب ابوبکر خلیفہ رسول کئے گئے تو اُنکو لازم تھا کہ آل رسول کی بڑی توقیر
کرتے اور اسیکو ذریعہ اپنی بخشش کا سمجھتے کیونکہ یہ عہدہ دنیا کی حکومت کا تھا اور محبت
آل رسول مآل عاقبت ہے حالانکہ ایسا نہین کیا بلکہ خواہان تو ہین سے اور جنکی
قوت پر خلیفہ ہوے تھے برابر ایت ابوالفدا حاکم شام اُنھین کو واسطے جلا نے خانہ بتول
رسول کے بھیجا و معاویہ سب علی کتا رہا اُسکو مانع نہوے ایسی حالت مین مستوجب
عذاب آہی ہوے اور سزاوار عذاب لائق خلافت نہین **جواب شیعہ پاک** جناب

ابوبکر نے حضرت عمر کو نہ بھیجا ہوگا شاید وہ آپ ہی تشریف لے گئے ہونگے کیونکہ انکو
تو خود ہی کسیقدر خصومت جناب امیرؑ و جناب سیدہؑ سے تھی علے ہذا القیاس توہین بھی
جناب ابوبکر نے خود نہین کی اگر دوسرے لوگ توہین کرتے رہے یا سب علیؑ کو ثواب
سمجھتے رہے تو خلیفہ صاحب کا کیا قصور اگر منع کرتے تو خلافت سے ہاتھ دھوتے
پس حفاظت خلافت کی بھی ضروری تھی اس سکوت سے اجتہاد مجتہدین کچھ نقصان
نہین سوال مخالف سفاک جناب ابوبکر اپنا دوست مذہب رکھتے تھے کبھی جناب
امیرؑ کی محبت ظاہر کرتے تھے کبھی انکے دشمنون کا ساتھ دیتے تھے ایسا رکابی مذہب کا
آدمی لائق خلافت کے نہین جواب شیعہ پاک کتب اہل تشیع مین اسکا ذکر نہین
مولف اسرار الہدے کے عقیدے مین ہوگا اسکا جواب انھین کے تعلق ہے اور اگر یہ
امر صحیح بھی ہو تو شیعون کی طرف سے یہ جواب ہوگا کہ اول تو حفاظت خلافت کی
ضروری تھی کہ ضعیفی مین ایک حکومت ہاتھ آئی تھی نکلجاتی تو کیا کرتے دوسرے
یہ کہ آدمی عمر مین ایمان لائے تھے شاید پہلا پچھلا دونون نشر رہا ہو جیسا کہ اگر گھوڑے
کے بچہ کو بھینس کا دودھ پلایا جاے تو جب لائق سواری کے ہوگا اور دریا
مین گذریگا تو ضرور معہ سوار پانی مین بیٹھ جائیگا پس یہ اثر خلقی ٹھہرا اس سے
اجتہاد مین قباحت نہ نقصان خلافت سوال مخالف سفاک بفور وفات

سرور کائنات جناب شیخین تجہیز و تکفین آنحضرت کو چھوڑ کر فکر خلافت مین دوڑے

بقول ملا روم ؎ اہل دنیا جاہ و حشمت خواستند مصطفےٰ را بیکفن بگذاشتند

پس ایسے لوگ لائق خلافت رسول نہ تھے **جواب شیعہ پاک** دنیا بڑی چیز

ہے وفات رسول تو ہو ہی چکی تھی اب کیا دنیا بھی چھوڑ دیتے اس سے خلافت

کیا نقصان ہوا **سوال مخالف سفاک** جناب عمر کو حضرت علی مرتضےٰ سے

از حد عداوت تھی ایسا شخص ہرگز لائق خلافت نہین اور خلیفہ کہنے والے و جاننے

والے لائق باز پرس آخرت ہین **جواب شیعہ پاک** یہ بات بالکل غلط ہے اگر عداوت

ہوتی تو لولا علی لہلک عمر کا وظیفہ نہ پڑھا کرتے ہان اگر اور کسی اہلبیت رسالت سے

عداوت رہی ہو تو جواب اسکا متعلق مولف اسرار الہدیٰ کے ہے شیعون سے واسطہ

نہین شیعون کی کتب مین کیا بروایت قوی کیا بروایت ضعیف کچھ اثر اسکا نہین ہے

اور خلیفہ کہنے والے لائق عذاب نہین ہو سکتے کیونکہ اگر سنگ تراش نے ایک مورت

بنا کر مہادیو جی کی مورت قرار دی اور پوجنے والے مہادیو جی مہادیو جی مہادیو جی

مہادیو جی کہکر پرستش کرنے لگے تو کہنے والون پوجنے والون سے کیا مواخذہ اگر

ہوگا تو بنانے والے سے ہوگا **سوال مخالف سفاک** جناب عمر نہایت سخت

مزاج و کریہ الصورت تھے ایسے شخص کو خلافت نامناسب تھی **جواب شیعہ پاک**

سخت مزاجی کفار کے واسطے بہت مناسب تھی اور بدآوازی سی خلافت مین کیا
نقصان کچھ گانے بجانے کا کام نہ تھا شیخ بوعلی سینا حکیم ان سے زیادہ مکروہ الصورت
تھے کہ آواز انکی مثل آواز خر کے تھی تو انکی حکمت مین خلل آیا اسی طرح خلیفہ صاحب
کی آواز کو ہمجو انکی آواز تو آواز خر سے اچھی تھی پھر خلافت مین کیا نقصان ہوا جس سے

سوال مخالف سفاک حضرت عمر نے خلاف حکم خدا و رسولؐ حکم تراویح کا
دیدیا جس سی تراویح پڑھنے والون پر کمال جبر ہوا مجبوری سے تعمیل حکم خلیفہ کی کرتے
ہین مگر دن بھر روزہ رکھکر شام کو ناحق دوسری بلا مین مبتلا ہو جانے سے
شاکی رہتے ہین پس ایسا جابر شخص لائق خلافت نہین بلکہ عامل خلاف ہونے
سے لائق باز پرس عقلے ہین **جواب شیعہ پاک** چونکہ منجملہ اسماے خدا ایک نام
جبار بھی ہے لہذا خلافت دستگاہ نے بھی جبر کیا پس حکم خدا و رسولؐ کے خلاف
کیونکر ٹھہرا خلیفہ صاحب نے خدا ہی کے نام کا تو برتاؤ کیا تھا **سوال مخالف**
سفاک حضرت عمر نے وضو مین پیرون کا دھونا قائم کر دیا جو محض فضول
جسکی نسبت نہ حکم خدا نہ ارشاد رسولؐ پس لائق خلافت نہ تھے **جواب شیعہ**
پاک احکام شرع سے خلافت سے کیا واسطہ خلافت عہدۂ حکومت تھا جو حکم چاہا
دیدیا اگر پیرون کا دھونا وضو مین قائم کیا تو خود ثواب سے ہاتھ دھویا اس سی

اجتہاد مین کیا نقصان ہوا سوال مخالف سفاک متعہ کو خدا و رسولؐ نے
حلال کیا مگر حضرت عمر نے قطعاً حرام کر دیا گنہگار ہوے جواب شیعہ پاک
یہ مسئلہ کتب اہل سنت مین بصراحت درج ہی جواب بھی سکا انھین کے فقہ سے
اور اگر زبردستی شیعون سے پوچھا جاے تو یہ جواب ہوگا کہ اسوقت تک خلیفہ صاحب
متعہ کے حکم سے واقف نہ تھے جب واقف ہوے تو بہت ندامت اٹھائی لیکن بخیال
اسکے کہ تبدیل حکم من لڑکون کی لغگوٹی ہو جائیگی ندامت تو ہو چکی خفت بھی آگے
آئیگی ناچار سکوت کیا ہوشیاری کو دخل دیا سوال مخالف سفاک جناب
عمر نے حاملہ عورت کو سنگساری کا حکم دیا گنہگار ہوے جواب شیعہ پاک اس قسم کی
باتین علم باطنی سے تعلق رکھتی ہین حضرت عمر خلیفہ ظاہری تھے پیٹ کے حال سے
کیا واقف ہوتے اس سے خلافت مین کیا قباحت آخر جناب امیر نے اس راز سے
مطلع کر دیا اور جناب عمر نے بھی مقر ہو کر لولا علی لہلک عمر فرمایا جس سے یک گونہ
مدح جناب امیر کی پائی گئی پس کیا عجب کہ بعوض اس مدحت کے خداوند عالم رحم
کر کے انکے گناہونکو بخشدے کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے واقف اطوار اولیا عالم
افعال شیاطین ہے سوال مخالف سفاک جناب عثمان نے اپنی خلافت
مین مخالف حکم رسول اللہ اپنے قرابت مندون کو مامور بحکومت کر دیا کہ وہ کل نبی امیہ

سے تھے اور بنی اُمیہ قاطبتاً دشمن رسول و آل رسول تھے پس ایسا شخص سزاوار خلافت
نہین بلکہ لائق بازپرس آخرت ہے **جواب شیعہ پاک** اعزا و اقربا کا سبکو
خیال رہتا ہی اگر جناب عثمان نے کیا تو کیا بیجا کیا باقی رہی کیفیت بنی اُمیہ کی
کہ یہ لوگ دشمن خاندان نبوت تھے یا نہین اسکا جواب اہلسنت کی متعلق ہی شیعون
سے واسطہ نہین اور مختصر جواب اسکا شیعون کی طرف سے سوال و جواب نواصب
مین ہو بھی چکا ہے **سوال مخالف سفاک** حضرت عثمان نے عبداللہ ابن عمر
بن الخطاب سے قصاص قتل ہرمزان کا نہین لیا بلا لینے قصاص کے چھوڑ دیا گنہگار
ہوئے **جواب شیعہ پاک** حضرت عثمان نے خود بھی چند صحابی کو قتل کرایا تھا
اور اپنے اوپر قصاص جاری نکر سکے پس اگر عبداللہ کو بھی جو خلافتی رشتہ سے بھتیجے
ہوتے تھے بلا قصاص چھوڑا تو کیا گناہ کیا مجتہد مجاز اسکا ہے چاہے قصاص لے
چاہے نہ لے **سوال مخالف سفاک** جناب عائشہ فرماتی ہین کہ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ نے اپنے مرض الموت مین حکم پڑھانے نماز کا ابوبکر کو دیا تب
مین نے کہا کہ وہ از بس نرم دل ہین جب آپ کے مقام کو خالی دیکھینگے انکو رقت
طاری ہوگی نماز نہ پڑھا سکینگے و حالانکہ حضرت کی وفات کی خبر سنکر شریک
دفن و کفن بھی نہین ہوے خوش خوض اپنی ہی فکر مین روانہ باشد ہوے تب آنحضرت

طاری ہوئی نبیؐ کی بیماری مین نماز کے واسطے نرم دل و رونے والے ٹھہرے
گئے اور نبیؐ کی وفات کی خبر پر رولائی نہ آئی دل تھپر ہو گئے پس قول جناب
عائشہ کا سچا سمجھا جاے یا جناب ابوبکر کے قلب کی نسبت گفتگو کیجاے یہ اختلاف
پدر و دختر کیسا جواب شیعۂ پاک مضمون اس سوال کا شیعون کی کتب مین
نہین ہے شیعے اسکو بالکل غلط جانتے ہین کتب اہلسنت البتہ اس سے پر ہین جواب
بھی انہین کے تعلق ہوگا اور اگر بفرض محال صحیح بھی ہو تو شیعون کی جانب سے
یہ جواب ہوگا کہ دختر کو باپ کی تعریف فرض ہے گو وہ لغو ہو اور پدر کو جیسا موقع
ہو ویسا ہی برتاؤ واجب ہے گو اسکی ہجو ہو سوال مخالف سفاک جناب
عائشہ حضرت عثمان کی حیات تک انکو گالیان دیا کین اور بعد وفات انکے
انکی دوست بنکر جناب علی ابن ابیطالب سے لڑین پس متخلف الایمان کا ام المومنین
ہونا کیسا کیا وہ مومنین بھی ایسے ہی واہی تباہی ہین جنکی مان نہین اور کیا حضرت عثمان
سزاوار گالیون کے تھے کہ زوجہ رسولؐ نے انکو برا کہا اور جناب خدیجۃ الکبریٰ
حضرت رسولؐ کی زوجہ اولےٰ لائق اس خطاب کے کیون نہین ٹھہرائی گئین جواب
شیعۂ پاک جب تک حضرت عثمان سے انکے افعال پر ناخوش رہین تب تک انکو برا کہا
جب انکے مرنے کی خوشی ہوئی تب جناب امیر سے کینۂ دیرینہ نکالا اس سے ام المومنین ہونے

مین کچھ قباحت نہین اِن گالیون سے حضرت عثمان کی توقیر مین زوال آیا مان
کی گالی بیٹون کی دعا بھی جاتی ہے اور مومنین کی نسبت اعتراض نہین ہوسکتا اور
مین اخرمان باپ کا ضرور ہی ہوا کرتا ہے اِس اثر خلقی سے مستوجب عذاب نہین ہوسکتے
باقی رہا یہ امر کہ حضرت خدیجہ کا کیون یہ خطاب قرار نہین پایا اُسکی وجہ معلوم ہوتی
ہے کہ آپ تو جناب فاطمہ زہرا کی مان اور حضرت علیؑ کی ساس تھین کیونکر اُم
المومنین بنائی جاتین ہان اگر باوجود دامادی کے کسیقدر بغض بھی جناب امیرؑ سے
رکھتین تو ضرور ام المومنین قرار پاتین بلکہ اِس سے زیادہ توقیر کیجاتی سوال مخالف
سفاک جناب عایشہ زوجہ رسول اللہ ہوکر بے پردہ اُٹنی پر سوار پھرتی رہین پس
خلاف حکم خدا و رسولؐ کے کیا گنہگار ہوئین جواب شیعہ پاک رسولؐ مقبول ہی
زندہ نرہے تو احتیاج پردے کی کیا رہی عورت کے سر کی چادر شوہر ہے جب
شوہر ہی اُٹھ گیا سر کی چادر اُٹھ گئی اِس سے اُنکی حرمت مین کیا زوال آیا لو جھوٹا
ایمان ظاہر کرنیوالو دیکھو پسر ابن یا کو کہ بالکل خبیث پدران شیاطین کو جو متکبر مثل
ابلیس تھے شیعون نے کیسا پچھاڑا کہ منہ کے بھل اوندھے گرے ساری ریاکاری
دھری رہگئی۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اب ایدھر نظر اُٹھا نہین سکتے اگر دیکھین تو
آنکھین پھوڑی جائین اور روئین تو منہ توڑین جائین سقہ تکبر عزازیل را خوار کرد

بزندان لعنت گرفتار کرد ۔ چونکہ اب مولف اسرار الہدے نے جہت ترخیص عقل
خود ایک پان ہم شیعونکو دیکر خسر وکیا ہے لہذا شیعے بھی رنگ مسی کا جماد یتے
ہین یعنی ایک سوال مندرجہ صفحہ ۹۵ باین عبارت طنز آمیز وعداوت خیز مولف
نے ترقیم فرمایات ہے ۔ اب خاتمہ پر واسطے رخصت عقل اہل تشیع کے ایک پان
بھی اہل سنت کیطرف سی نذر کیا جاتا ہے وہو ہذا اے حضرات متشیعین متعصبین جب
باعتقاد پر فساد تمھارے خدائے پاک قادر مطلق نے درباب خلافت بلا فصل جناب
امامت دستگاہ کے آیات بینات اتارین اور حضرت رسول برحق نے بھی احادیث
بینہ اپنے جانشین کے حق مین فرمائین سوا اسکے رسول اللہ نے بعد اپنی وفات کے وقت
دفن درباب کمک اپنے ولیعہد کے فرشتون سے بتاکید اکید سفارش بھی کی اور
اُن فرشتون نے بھی بدل وجان عہد کرلیا کہ ہم ضرور ہی جناب امیر کی مصیبت مین اکر
شریک ہوا کرینگے قطع نظر امام المشارق والمغارب خود بھی تو بنفس نفیس اسد اللہ الغالب
مظہر العجائب والغرائب زعفر جن کا سینہ چاک کرنیوالے عمر وابنتر کو خاک مین ملانیوالے
ایک دو دستی مین اعدا کے چار ٹکڑے کرنیوالے ایک نظر مین کوہ قاف کو ہبا منثورا
بنانے والے ذوالفقار آبدار سے حضرت جبرئیل پیک خدا کے پر کاٹنے والے اور
تلوار عرش کی اتری ہوئی سی دشمنون کے سر کاٹنے والے معجزات مین انبیا سے

بڑھکر کرامات مین اولیا سے بہتر شیر خدا دلیر یکتا باذل بے بدل خارق بے مثل
گبران عجم کے ترسانے والے حضرت نوحؑ کو طوفان سے بچانے والے حضرت
ابراہیم خلیل اللہ پر نار کو گلنار بنانے والے حضرت موسےٰ کے لیے نیل کو جگہ سے ہٹانے
والے بدر وحنین کے نامور فاتح باب خیبر جنکی ذات کامل الصفات قدرت خدا
کی نشانی جنکا جود وجود جملہ کائنات کی حاجت روائی مین لاثانی پھر یہ انہمہ مناسب
ومناقب کیون نہ آپ مسند نیابت پر بٹھائے گئے اور کیون نہ آپ خلیفہ بلافصل بنائے
گئے کیا معاذ اللہ خلفاے ثلثہ خدا اور رسولؐ سے بھی زیادہ زور آور تھے جنھون نے
زبردستی نیابت نائب بلافصل کی غصب کرلی کیا استغفر اللہ اصحاب سالتماب
ملائکہ شدید القوےٰ سے بھی بڑھکر طاقتور تھے جنھون نے حمایت ملائکہ کی بھی پرواہ نکرکے
بخوف وخطر سینہ زوری سے خلافت سرور اولیا سید الاوصیا حیدر کرار صفدر نامدار
کی لیکر حضرت صدیق اکبر یار غار رسولؐ پروردگار کو دیدی ہے ایک ہی مثال
اہلسنت کا جواب اہل تشیع اپنے ہی معتبر کتاب سے تحریر فرماوین بشرطیکہ آیات
بینات واحادیث سرور کائنات کی تکذیب نہو اور ملائکہ بالا مین کسی طرح کا خوف
نہو اگر مسئلہ تقیہ سے جواب دیا جائیگا تو اسکے جواب الجواب مین بجاے غالب
علے کل غالب کے تحفہ مغلوب علے کل مغلوب کا پیش کیا جائیگا یا بالضرورت

ذریعہ تار برقی خوارج کو بھی خبر کرنی پڑیگی جس سے شیعونکو قدر مناظرہ کی قیامت
تک معلوم رہیگی جواب پھر راگ لاے پھر پرانے گیت گانے آے دیکھو کتب
مناظرہ کو یہ سوال ابن ریا کا پرانا ہے شیعون نے اسکے لتے پرزے اڑا دئے
ہین معاندین متعصبین خوب خوب ذلتین اٹھا چکے ہین خوارج کو خبر کرنیکی کیا
ضرورت مومنین سے ناحق کی کیا کدورت ذرا آنکھ کھول کر دیکھو ہین مختصر بات کو
سوچو کہ ابلیس ملعون کیا معاذ اللہ خدا ے قادر مطلق و اسکے رسول برحق و ملائکہ
شدید القوے و تمامی انبیا و اولیا سے زور آور تھا کہ اب تک اور اب سے
قیامت تک موجود ہی رہیگا اور کیا توبہ توبہ خدا ے قہار اسکو نیست و نابود
نہین کر سکتا اور کیا استغفر اللہ پدر معاویہ ابو سفیان مردود پیغمبر رب ودود سے
زیادہ وقعت رکھتا تھا کہ جسکی وجہ سے دندان شریف آپ کے اور جناب
امیر حمزہ عم معظم حضرت کے شہید ہوے اور کیا مادر معاویہ مردودہ ایک زن
ضعیفہ استغفر اللہ خدا و رسول سے زیادہ قدرت رکھتی تھی جس نے بجمال
بدعت جگر مطہر آپ کے چچا کا چبایا اور کیا کفار عرب بھی حضرت کی طرح صباحت
اعجاز و کرامات تھے کہ آپ کو اذیتین دیا کیے آپ کچھ نکر سکے حالانکہ آپ محبوب
رب العالمین نبی رحمت بخش عرش برین تھے مگر خوف دشمنان سے غار مین چھپے

یہانتک کہ گھربار چھوڑا ہجرت اختیار کی یقیناً اگر آپ لب ہلا دیتے تو وجود
بھی کفارہ اشرار کے باقی نہ رہتے اور اگر مرضی خدا ہوتی تو دفعتاً ایک مذہب
محمدی قاف سے قاف تک ہو جاتا جہل ابوجہل ایکدم میں کھو جاتا یا جب
کفار آمادہ ظلم و ستم ہوتے خداوند عالم مانند معراج کے آپ کو عرش پر بلا لیتا
یا مثل حضرت عیسے کے کسی آسمان پر اٹھا لیتا پھر کیا وجہ تھی کہ حضرت نے یہ سب
اذیتیں اٹھائیں اور خدا نے بھی اپنے حبیب کو جسکے واسطے زمین و آسمان بنائے
مصیبتیں دکھائیں ایسا ہی سمجھو ذات بابرکات حضرت غالب من کل غالب
علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہ آپ نے بھی مصلحتاً سکوت اختیار
کر کے ابن ریا کے ظلم و جور کو گوارا کر لیا صرف بنظر رفع محبت خونخوار اپنے
حق کے ضرر ہوے اور اپنے استحقاق کو ظاہر کر دیا چنانچہ عاصم کوفی وغیرہ
علماے اہلسنت نے صاف صاف لکھا ہے کہ وقت طلب بیعت فرمایا جناب علیؑ
مرتضےٰ نے ای گروہ ناحق پند جہالت سے باز آؤ جو باتیں ہمارے گھر کے واسطے
مناسب ہیں اسکو دوسرے دوسرے گھر نہیں لیجاؤ ہمارے ہی گھر میں وحی
خدا نازل ہوا کی ہمارے ہی گھر کو خدا نے حرمت عطا کی انصاف کو ہاتھ سے نہ دو
ہمارے حق کو زبردستی نہ لو مگر کسی نے نہ سنا بلکہ مستعد ایذا رسانی کے ہوے وقتیکہ

اُسوقت عجب رنگ مانے کا تھا حتےٰ کہ اُس تھوڑی دنون کی خلافت مین
بھی جو اتّفاقیہ ہو گئے تھے معاویہ و آپ کے اُمّ المؤمنین نے جنگ و جدال
سے فرصت نہ لینی دی اور بعد حضرت کے بھی ایک مدت تک سادات پر ظلم و ستم
ہوا کئے سب علیؑ کو ایمان سمجھا کئے اولاد نبی ہاشم کو چن چن کر قتل کرتے رہے
کوئی نام پاک بھی آپکا نہین لے سکتا تھا خلفاے بنی عباسیان تک یہی ظلم
جاری رہا جسکو تم نے اپنی کتاب کی صفحہ ۲۵ مین نیک زمانہ لکھا ہے سبحان اللہ جس
زمانے مین اولاد رسولؐ پر عتین ہون وہی زمانہ نیک سمجھا جاے ہان تم
کیون نہ ایسے زمانے کو اچھا لکھو تمھارا زمانہ بھی تو ویسا ہی ہے اگرچہ عترت
رسولؐ موجود نہین مگر معاذین زبان ہی سے دل کا کینہ نکالتے ہین کہ توہین عترت
اظہار بات بات مین اُنکی زبان پر ہے یہانتک کہ دوستان آل رسول کو بھی جو
چاہتے ہین کہڈالتے ہین ؎ اثبات دشمنی کا ہو جب بات بات مین ٭ وہ
دوست کب ہی مصحف ناطق کی آل کا ٭ آداب مرتضےٰ کا جسے پاس کچھ نہو ٭
لائق وہ شخص ہے غضب ذوالجلال کا ٭ بیشک ایسے لوگ مردود درگاہ رب
ودود ہین ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا اسیوقت
کیون نہ قادر مطلق نے اُسے فی النار و السقر کر دیا ایسے جرم پر بھی وقوع رحم

مقتضائے مصلحت تھا اسی طرح بنسبت خلافت جناب امیرؑ کے سمجھو کہ حکم خدا و رسولؐ
نہ ہوا مگر ماننے والون نے نہ مانا پس مقتضائے مصلحت یہی تھا جو وقوع مین آیا
اور صفت مین جناب امیرؑ علیہ السلام کے جو کلمات تحریر کیے گئے ہین گو طنزاً
ہین مگر سب درست ہین کلمہ حق زبان سے نکل ہی جاتا ہے بھلا آپکے
کامل الصفات و قدرت خدا کی نشانی مظہر العجائب اسد اللہ الغالب حاجت
روائی مین لاثانی بدر و حنین کے نامور فاتح باب خیبر ہونے مین کوئی شک بھی
ہے بمصداق آنکہ ہر چہ شک آرد کافر گردد اور جواز روے آیات بینات
حدیث سرور کائنات و بلا فرق ملائکہ بالا کتب معتبرۂ شیعیان باصفا سے دلیل
طلب کرتے ہو یہ تحریر جیل مرکب صریح عقل سے دور بلکہ سراسر مکر و زور ہی آیات
قرآنی حدیث رسول سبحانی کو جز الٹی پلٹی مطلب کے اور کیا سمجھو گے اور شیعون کی
پیچی کتابون کو کیا سند مانو گے شیعون نے تو تمھاری ہی کتابون سے ہمیشہ
جواب دیا بات بات مین نادم کیا مگر عادت سے کبھی باز نہ آؤ گے جھوٹھ جھوٹھ کہکر
منہ کی کھاؤ گے مین پوچھتا ہون کہ جن صحابیون نے خلافت دستگاہ اول
کو مشورہ کر کے قالبین خلافت پر بٹھلایا اُن صاحبون نے و نیز دونون خلافت
دستگاہون نے جو بانی مبانی مشورے کے تھے جناب امیرؑ کو کیون نہ شریک اس مشورے

کا کر لینا نیابت رسول کا تو مشورہ کیا جاے اور اقربای خاص سے اُس رسولؐ
کے باوجود موجوگی کوئی شریک فرمایا جاے اگر کہو کہ وہ رسولؐ کے دفن و
کفن مین مصروف تھے نہین آسکے تو اُنکے انتظار کیون نہ کیے گئے یہ تو بڑے
غور و تامل کا معاملہ تھا خود بھی شریک تجہیز و تکفین حضرت خیر المرسلین کے ہوتے
اِس ثواب عظیم کو نہ کھوتے بعد اُسکے مشورہ کر لیتے کیا جناب امیرؑ بھی اِس کار
عظمےٰ کو بقول خود مثل غیرون کے چھوڑ دیتے پس ثابت ہو گیا کہ وہ حضرات اِسی
دِن کے منتظر بیٹھے تھے خصوص جناب امیرؑ کو جو مشغول غسل و کفن پایا پورا
پورا موقع ہاتھ آیا پاؤن کو پھیلا دیا جلدی سے ایک کو خلیفہ بنا دیا افسوس

کہ حدیث لحمک لحمی و دمک دمی علیؑ منی وانا منہ و ایضاً انا مدینۃ العلم و علی بابہا
و ایضاً انت منی بمنزلت ہارون من موسےٰ و ایضاً من کنت مولاہ فعلی مولاہ
جو مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ کتب اہلسنت مین موجود ہے ہرگز نہین سوجھتی بلکہ اُسمین سے
دلائل قیاسی لگائی جاتے ہین و سوسۂ شیطانی سے گمراہ ہوے جاتے ہین
اتنی ہی بات سمجھنے کو کافی و وافی ہے کہ اگر حدیث ہی سے انعقاد و ترتیب خلافت
کی تھی تو اجماع کیون کیا گیا اور خلیفۂ اوّل نے اپنے مامور ی خلافت کے وقت
کیون یہ کہا کہ علیؑ یا عبیدہ یا عمر کو خلیفہ کرو تب حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم سبون مین

تھین افضل ہو تھین خلیفہ نبو اور اپنی وفات کے وقت بھی اسی طرح اختلاف کیا
اور خلیفۂ ثانی نے جو خود بھی باجماع خلیفہ ہوے تھے اپنے مرنے کے وقت چھ آدمیونکا نام
کیون واسطے خلافت کے ارشاد کیا ترتیب و تعین خلافت کی تو ہو ہی چکی تھی
پھر فلان یا فلان یا فلان خلیفہ کئے جائین یہ کیسا انتظام تھا اپنے قول سے سند لاتے
ہو اور اپنے ہی قول سے جھوٹھی بنجاتے ہو اور طریقۂ مناظرہ کا بھی خوب نکالا ہے
کہ کہین علماے عظام پر طعن کر دیا کہین ائمہ طاہرین کی توہین لکھدی کہین ایک فرقہ
حق شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو جو چاہا کہدالا جھوٹھی جھوٹھی حدیثین
روایتین بنا بنا کر بڑے قابل بن گئے کچھ خوف عملداری سرکار قیصر ہند بہادر دام
رفعتہم کا بھی نکیا یہانتک کہ شیعون کے دشمنون کو بھی ملعون ابدی لکھدیا یہ وہی
مثل ٹھہری چھوٹا منہ بڑی بات اگر عقل کے اندھے ہو تو سوچھے کہ ملعون ابدی
وہی مردود ہے جسکو آل رسول سے عداوت ہو یا انحضرات کی توہین کرے اہل
بصیرت نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائینگے تو اسی کتاب اسرار الہدے سے
ظاہر و باہر ہو جائیگا کہ کسے نفاق کس مین اور کسے اتفاق کس مین ہے جھوٹھ
بولنا گویہ کا کھانا برا ہے اور گوہ کھانا کار خیر یہ ہے ہماری جہانگیر خان صاحب
البتہ سچے آدمی ہین وہ ایک جگہ صاف لکھتے ہین کہ جناب امیر کو معصوم جانے

یا آپکے قول کی تکذیب کرے وہ کافر خاسر ہے مگر ہان اور اور مقامات پر اکثر باتون کو غلط بھی لکھدیا ہے جیسا شیعون کے اعتقادات یا شیعون کی ذات کی نسبت یا ولی خلاق کون و مکان جناب امیرؑ کی شان مین جا بجا بالکل خلاف لکھا ہے کہین لکھدیا کہ اہلسنت کی نزدیک جناب امیرؑ معصوم نہ تھے کہین رقام کردیا کہ تحفہ مغلوب علے کل مغلوب کا پیشکش کیا جائیگا یا بتین البتہ تعصبانہ ہین ہم بھی آمادہ بیٹھے ہین کسی مغلوب کو جلد بھیجو کہ اچھی طرح بنرن کرین اسپر شرم نہین معلوم ہوتی کہ اس کتاب مین کوئی لفظ بھی توہین کا اپنے خلفا کی شان مین نہین لکھا حالانکہ داماد رسول کی شان مین ابتدا تا انتہا بالکل توہین ہی توہین درج ہے اور پھر ظاہر مین خلیفہ بھی کہتے ہو اور جھوٹے دوست ولی بھی بنتے ہو دیکھو بھی ایک معجزہ جناب امیرؑ کا ہے کہ ہر چند ظاہر احضرت کو بھی خلیفہ کہتے ہو مگر عقیدۂ خاص تحریر و تقریر سے کھل ہی جاتا ہے کہ دوسرون سے کم رتبہ جانتے ہو بلکہ در اصل خلیفہ ہی نہین سمجھتے سبحان اللہ جناب امیرؑ کیسا انحضرات سی علحدہ ہو گئے واقعی آپ کی خلافت نقصی بموجب حکم خدا و رسولؐ کے ہی پھر آپ کس طرح اُن مین شامل ہوتے

ہر کہ در دین خدا دارد ثبات ۔ جز بآل دین نجوید اختلاط ۔ حالانکہ خلیفہ و جانشین رسولؐ پاک کے بیشک آپ ہی ہوے کون کہتا ہے کہ آپ خلیفہ و نا

نہین ہوے آپکو خدا اور رسولؐ نے وصی کیا ہے زبردستی اگر کوئی اپنے کو خلیفہ
کہے کہا کرے جیسا کہ شاہزادہ ہای دہلی تخت وتاج کی قسم کھایا کرتے ہین اہل
حق کے نزدیک حق حق ہی باطل باطل ہی بالتخصیص از روی احکام خدا ورسولؐ
جناب امیرؑ ہی نائب رسولؐ اللہ تھے اجماع کوئی چیز نہین اگر ہو بھی تو بقول
شخصے ایک مٹر دو چنے اِنے گِنے تین جنے پس اجماع بھی پورا نہین ہوا
اور شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی تو صاف مُقر ہیں کہ حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے تعیین وتخصیص خلافت کی کسی کی نسبت نہین
کی پس ہرگاہ بقول محدث صاحب تخصیص ہی نہین ہوئی تو سوائے جناب امیرؑ
کے کہ برادر و داماد رسولؐ مقبول کے تھے اور حیات رسولؐ مین
مثل جناب ہارون کے وصی ہو چکے تھے ہر طرح کی خصوصیت خاص آپ
ہی کو تھی گوشت آپ کا گوشت نبیؐ کا خون آپکا خون نبیؐ کا آپ نبیؐ سے
نبیؐ آپ سے خود بقول حضرت نبیؐ کے تھے اور مقام غدیر مین حضرت رسولؐ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرما بھی چکے تھے تو پھر دوسرا کون نائب و وصی
حضرت نبیؐ کا ہو سکتا ہے مُنصف رہ خدا کے قولہ جو صاحب حضرات شیعہ مین سے
اِس مختصر کا جواب تحریر فرماوین وہ سررشتۂ تہذیب کو ہاتھ سے نہ دین مبسیاکہ

ہمارے معین کے مقابلہ مین مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی نے کلمات

واہیات کو استعمال فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ انکی جزو کل تصنیفات ارباب علم و

انصاف اہل تشیع ہی کی نظرون سے گر گئے تا بہ گیران چہ رسد اور اگر خلاف

اسکے عمل درآمد کیا جاویگا تو اسکا جواب الجواب بھی ترکی بترکی دیا جاویگا ع

کلوخ انداز را پاداش سنگ است + **جواب** کیون حضرت خود تو تہذیبی

کرین دوسرون سے کہو تہذیب سے جواب دو تمھین نے امام کون و مکان صلی

خاتم پیغمبران ہمارے آقا نامدار جناب حیدر کرار کی شان مین کیا کیا کلمات

خلاف تہذیب لکھے ہین اور یہی وجہ ہے کہ شیعے تو شیعے ہزارون سنی بھی تمکو

برا سمجھتے ہین بلکہ خلاف مذہب کہتے ہین اور تمھاری کتاب اسرار الہدے کو

ہاتھ سے نہین چھوتے کتنون نے چاک کر ڈالا کتنون نے جلا دیا بھلا

شیعون کو ملعون ابدی کس نے لکھا یہ بدتہذیبی کسکی ہوئی اور کس نے

اشتعال طبع دلایا بتاؤ اسکے جواب مین شیعے تمکو کیا کہین دیکھو ہماری تہذیب

کو کہ باوجود تمھاری بدتہذیبی کے ہم نے کسقدر تہذیب کو دخل دیا ہے اپنی

شرافت کو ظاہر کیا ہے جواب مناسب کہان ہوا خلاف تہذیب کوئی مضمون

کب عیان ہوا ملعون ابدی کا جواب تو یہ تھا کہ ہم بھی الیسون پر لعنت کرتے

مگر ایسا نہین کیا تہذیب کو ہاتھ سے نہین دیا حالانکہ تم بیچارے کیا تھے تمکو
تہذیب سے کیا واسطہ اگر معلوم ہے تو مچھلی شہر کا راستہ جناب جہانگیر خانصاحب
البتہ مرد شریف ہین وہ ضرور طریقہ تہذیب کو جانتے ہونگے کیونکہ جھوٹھ سچ
سب قصبہ ہے تہذیب انھین کا حصہ ہے بتاؤ تہذیب اسیکو کہتے ہین کہ کتاب
انوار الہدیٰ از ابتدا انتہا کذب سے پُر ہے چنانچہ اسجگہ بھی جھوٹھ لکھدیا کہ جناب
مولوی شیخ احمد صاحب نے کلمات واہیات لکھے ہین اسیوجہ سے اسکی کلام
اہل تشیع کی نظرون مین گر گئے لاحول ولا قوت الا باللہ اسقدر جھوٹھ جسکی انتہا
نہین گویا تم نے انوار الہدیٰ کو دیکھا نہین جناب ممدوح نے کوئی لفظ
خلاف تہذیب نہین لکھا نہ کتاب انوار الہدیٰ کو شیعون نے نظرون سے گرایا
بلکہ شیعے تو کتاب موصوف کو دل کی طرح جانتے ہین اور اہلسنت نے
بھی کس کس اشتیاق سے طلب کیا اور ملاحظہ فرماکر داد راست بیانی وحق
گوئی کی دیا نقلین خطوط کی اسی کتاب مین موجود ہین جھوٹھ کہنے والی مردود ہین
اور اگر یہی خوف تھا کہ شیعے بدتہذیبی سے جواب دینگے تو کیون ایسی تحریر خلاف
تہذیب درج کتاب کی ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی + اور آئندہ
کی نسبت جو جواب الجواب کا بہت بڑا دعوے ارقام ہوا ہے بسم اللہ کچھ اسکا

خوف نہین جھوٹی دھمکی تمھارا ہی کام ہے انشاء اللہ جواب بھی ایسا لکھا
جائیگا کہ قیامت تک یاد رہیگا ع کلوخ انداز را پاداش پاپوش ✤ اور دیکھو
اس سچی بات کو کہ دشمنون کے منھ سے بھی امر حق نکل جاتا ہے بلکہ یہ بھی ایک
معجزہ ہمارے آقا سلطان المشارق و المغارب حضرت علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کا ہے کہ جو صفحہ ۱۰۲ مین تمھارے رکن اعظم مولوی رحیم اللہ صاحب
نے بڑے دعوے شاعری و نازمذہبی سے ایک تاریخ کتاب الرد الہدے
کی ترقیم فرمائی ہے کیا راست لکھا ہے ؎ کہا سر کاٹکر ابن سبا کا پوش
غیب نے فصل خلافت ✤ واقعی ابن سبا کا کٹ گیا مطلب دلی پلٹ گیا ظاہر ہے
۱۳۱۰ھ
کہ اس قطعۂ تاریخ سے مراد جناب ابوبکر کی خلافت سے ہے پس ثابت ہو گیا کہ
فصل خلافت مشارالیہ ہین یعنی انکی خلافت مین فصل واقع ہے اور بلا فصل
خلیفہ و جانشین جناب امیر المومنین علی ابیطالب علیہ السلام ہین چنانچہ نسبت
تصدیق خلافت بلا فصل جناب امیر کے ہاتف غیب نے ایک تاریخ بھی کہو
سنائی ؎ پکارا کاٹ کی ابن ریا کا سر ہاتف ✤ علی خلیفۂ بے فصل مصطفےٰ کا ہے
۱۳۱۱ھ
بیشک تمھارے رکن اعظم صاحب بھی نسبت خلافت دستگاہ کے فصل خلافت
یعنی علیحدگی و دوری اور نسبت جناب امیر علیہ السلام کی خلافت بلا فصل کے

قائل و مقرہین مصنف تاریخ مذکور کہ مرد ایماندار نہایت عاقل و ہوشیار ہین
کمال لطف سے کسکی خلافت کو کالعدم کر کے جناب امیرؑ کی خلافت بلافصل کو
ظاہر و قائم کر دیا اتنا ہی فرق ہے کہ مولوی صاحب نے پوشیدہ رکھا و اکثر علمائے
اہلسنت نے ظاہر ظاہر لکھا جیسا کہ ملا عبدالرحمان جامی نے اپنی کتاب
شواہد النبوت مین یا دوسرے دوسرے علمائے اہلسنت نے اپنی اپنی کتابون مین
نسبت نبوت خلافت بلافصل جناب امیرؑ کے حدیثین و روایتین صاف صاف
لکھی ہین چنانچہ ملا جامی صاحب علاوہ اور روایات کی کتاب شواہد مین لکھا
ہے کہ فرمایا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ نے جناب امام المتقین علی ابن
ابیطالب علیہ السلام سے کہ یا علی ہمارا غسل و کفن تمہین کرنا کیونکہ سوائے تمہارے دوسرے
جس کسی کی نظر عورتین پر پڑیگی وہ نابینا ہو جائیگا دیکھو اس حدیث سے ثابت
ہو گیا کہ جناب امیرؑ ہی نائب رسولؐ ہین دوسرا کوئی اس مرتبے کا نہین چنانچہ اسی
شواہد مین مندرج ہے کہ امام کو امام ہی دفن کرتا ہے پس اس سے بھی ظاہر ہو گیا
کہ آپ ہی وصی بلافصل ہین کیونکہ ہر گاہ امام کو امام ہی دفن کرتا ہے تو نبیؐ کو بدرجہ اولے امام یا
نبیؐ دفن کریگا کس لیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ پیغمبر آخر الزمان تھے بعد آپکے کوئی نبی نہین ہوا
پھر کون آپ کو دفن کرتا لہذا جناب امیرؑ نے کہ نائب اور وصی حضرت کے تھے

غسل و کفن حضرت کا کیا ایضاً کتاب مودۃ القربے مین سید علی ہمدانی کہ معتبر
عالم اہلسنت کے ہین لکھتے ہن کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا کیا اسپ
اسلحہ و پوشاک اپنی و انگشتری خاص انپے دست مبارک کی جناب امیر المؤمنین
علی ابن ابیطالب اپنے وصی کو پس اس سے بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ ضرور جناب امیرؑ
ہی نائب رسول اللہ نے خصوص عطا کرنا انگشتری و لباس کا ۔ اف وال ہے اوپر
خلافت جناب امیر علیہ السلام کے کیونکہ بادشاہ انپی مہر و انگشتری اپنے ولیعہد ہی
کو عطا کرتا ہے واد نے اسے ادنے فقیر بھی عصا و جبہ اپنے جانشین ہی کو دیتا ہے
گو اسکے ہزارون چیلے ہون ایضاً حضرت نے برادری لگائی اصحاب مین ایک
صحابی کی دوسرے صحابی کے ساتھ اور لگائی اپنی برادری علی ابن ابیطالب سے
یعنی فرمایا آپ نے انت اخی فی الدنیا والآخرۃ ترجمہ اے علیؑ تو بھائی میرا ہے
دنیا و آخرت مین ایضاً از شواہد النبوت جناب امیرؑ نے جب قریب ایک
دیر کے چشمہ آب واسطے سیرابی اپنے لشکر کے نکلوایا تب پوچھا اس دیر کے
راہب نے کہ تم نبی ہو یا فرشتے فرمایا جناب امیرؑ نے کہ مین وصی ہون پیغمبر آخر الزمان
کا تب وہ راہب فوراً ایمان لایا اور پڑھا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
علی ولی اللہ وصی رسول اللہ کو ایضاً مشکوات مین ترمذی سے روایت ہے

کہ فرمایا رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین جا سکتا مسجد مین
کوئی جنب مگر مین و علیؑ ابن ابیطالب الغرض کن کن فضائل مین برابری کا دعوے
کروگے اور کس کس مرتبے مین فرد مقابل ٹھہروگے جناب امیرؑ بچپنے ہی مین
مشرف باسلام ہوے کوئی زمانہ آپکا کفر وضلالت مین نہین گذرا گویا آپ
مشرف باسلام طاہر وپاک ہی پیدا ہوئے اور واقعی اگر پاک واطہر نہوتے
تو بیت اللہ مین پیدا نہوتے ولادت باسعادت آپ کی عین اس خانۂ خدا مین
ہوئی جہان سے مادر حضرت عیسےٰ وقت تولد عیسےٰ باہر کردی گئین اور
آپ کی والدہ ماجدہ کو حکم داخل ہونے اس خانۂ جلیل کا ہوا پس مین قسم
دیتا ہون حضرات اہلسنت کو انھین حضرات ثلثہ کے سرہاے مبارک کی
فرماوین اپنے دین وایمان سے کہ بعد رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ اس رتبے
کا دوسرا بھی کوئی شخص ہوا ہے بھلا حضرات ثلثہ خانۂ خدا کیسا کسی مومن ہی کے
گھر مین پیدا ہوئے ہوتے اب یہان پھر کہوگے کہ حضرت رسول بھی تو کعبہ
مین نہین پیدا ہوے پھر ہم وہی کہینگے کہ نبیؐ وعلیؑ ایک ہی نور ہین فضائل
جناب امیرؑ خاص فضائل حضرت رسولؐ کے ہین صفت آپ کی کلیتہً
صفت رسول اللہ کی ہے اس مین کب جگہ اشتباہ کی ہے اگر کہو کہ یہ حضرات

بھی کافروں کے گھر مین پیدا ہوے ہین تو ہم کہینگے کہ والدین حضرات نبیؐ و
علیؑ کے شرک و کفر سے مبرّا تھے کتب فریقین مین ہے کہ جناب عبد اللہ پدر
رسولؐ اللہ و حضرت ابو طالب پدر اسد اللہ الغالب شرک سے پاک
تھے و عبد اللہ نے صغر سنی مین محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہ کے دنیا مین
پائی ابیطالب ہی نے پرورش آنحضرت کی کی اور باوجود اسکے کہ افعال و اقوال
حضرت رسولؐ لڑکپن ہی سے منافی شرک و کفر تھے بلکہ ہر فعل سے آپکے
صریح حقیت ظاہر ہوتی تھی تاہم جناب ابو طالب ہر حال مین کفیل و معین حضرت
رسولؐ کے رہا کرتے تھے اور بمقابلہ کفار ہر امر مین اعانت و امداد ہی کیا کرتے
تھے پس ولادت حضرات محمد مصطفٰےؐ و علیؑ مرتضےٰ کی خانہ ہاے کفر مین کیونکر
پائی گئی اور دیکھو سبات کو کہ علما اہلسنّت کے بلکہ جاہل تک سنّت کے بجز
آلِ کبار و ائمہ اطہار اور کسی سے ذریعہ اپنی بخشش کا نہین ٹھہراتا کوئی یہ نہین
کہتا کہ الٰہی بحق ابو بکر یا بحق عمر یا بحق عثمان یا بحق عائشہ سب امر زمیر ایک بواسطہ
آلؑ اطہار ہی دعاے بخشش کرتا ہے جیسا کسی شاعر نے کہا ہے ؎ ہر آن گناہ کہ
کردیم آشکار و نہان ہست ✤ بحق آلؑ محمدؐ ز جرم ما بگذر ✤ شیخ سعدی فرماتے ہین
؎ خدایا بحق نبی فاطمہؑ ✤ کہ بر قولِ ایمان کنی خاتمہ ✤ اگر دعوتم رد کنی ور قبول ✤

من و دست و دامانِ آلِ رسولؐ ✤ خواجہ حافظ کہتے ہین ؎ بدشمنانِ
منشین جا فظا تو لاکن ✤ نجات خویش طلب کن بجان بہشت و چہار ✤ التقیا
امروز زندہ ام بولائے تو یا علیؑ ✤ فردا بروحِ پاک امامان گواہ باش

اور یہی قول تمامی اہل اسلام کا ہے مین پوچھتا ہون کہ احکام خدا و رسولؐ
ایکمرتبہ ہوا کرتے ہین یا دفعہ دفعہ کل نبیون کی نبوّت کے لئے ایک ایک
مرتبہ حکم خدا آیا کیا ہے یا دس دس مرتبہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و
آلہ ایکبار مبعوث برسالت ہوے یا چندبار اسی طرح جناب امیرؑ بھی ایکمرتبہ بحکم
خداوند عالم بموجب آیہ اکملت لکم دینکم زبان مبارک رسالتمآبؐ سے مصداق
حدیث مَن کُنت مولاہُ فعلیٌ مولاہ کے نائب وصی و خلیفہ بلافصل حضرت
رسولؐ کے ہوے مگر چونکہ اُسوقت دشمن جناب امیرؑ بہت منافق تھے
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ کو از روے علم لدنی معلوم تھا اسلئے مکرر
بھی آپ نے ارشاد فرمایا یعنی چند صدیون سے خلافت جناب امیرؑ کی ثابت
ہوتی ہے پس ایسی حالت مین بھی ایمان نہ لانا سوائے کمبختی کے اور کیا سمجھا جاے اور
بمقابلہ دامادِ رسولؐ و آلِ رسولؐ کے جنکی یہ مرتبے ہین دوسرا کون مستحق خلافت
کا ٹھہرایا جاے اللّٰھم صل علےٰ محمد و آلہ الطاہرین و لعنۃ اللہ علے المعاندین

و انتظا لمین و الکاذبین اور اب خاتمہ پر مین بھی تمامی اہلسنت سے ایک
بات پوچھتا ہون کہ عاشور محرم نواسہ رسول خدا یعنی حسینؑ شہید کربلا اور اُنکے
عزیز و انصار و جوانان و فاشعار کے قتل کا دن ہی یا نہین اور اہلبیت حسینؑ کہ
ذریت رسولؐ تھے اسیر کئے گئے یا نہین اور تین دن اُن سب خاصان خدا
پر آب و دانہ بند رہا یا نہین اور بعد قتل حسینؑ خیمہ ہاے آلؑ رسولؐ جلاے گئے
یا نہین الحرم پر وظلم و جور جو بندیان ترک و روم بھی کبھی نہین ہوے تھے
کئے گئے تھے یا نہین اور اُس روز جو آثار غم تمھارے ہی کتابون سے ثابت
ہین ظاہر ہوے تھے یا نہین یعنی آسمان سے خون برسا تھا یا نہین آفتاب
کو کسوف ہو گیا تھا یا نہین جو پتھر اُٹھاے جاتے تھے اُسکے نیچے خون تازہ نکلتا
تھا یا نہین پس ایسے ایام غم مین جن مین در و دیوار کوہ و شجار چرند و پرند زمین و
آسمان ملائک و انسان سب روے ہین اگر شیعے بھی غم و الم کرتے ہین اور
اپنے نبیؐ کے نواسے کو روتے ہین تو کیا بیجا کرتے ہین اور کیون تمھارے
مزاج کے خلاف ٹھہرتا ہے اور کیون تم لوگ ایسے روز غم کو جس مین یہ سب آثار
ماتم و قوع مین آے مانند روز عید کے خوشیان کرتے ہو اور اُس روز
فرض کر کے کیون تبدیل لباس وغیرہ کے ساتھ بجاے شوکت شادیان کرتے

ہو اگر تمھارے مذہب مین یہ خوشی عبادت سمجھی جاتی ہو تو ایسے سامان سے
کیون اُن مقامات پر جاتے ہو جہان ہملوگ تمھارے ہی نبیؐ کے نواسے
کے مصائب مین مشغول غم رہتے ہین کیونکہ جب ہملوگ اپنے شغل گریہ وزاری
تین تمھلوگون کو سامانِ خوشی سے دیکھتے ہین تو ضرور صدمہ ہوتا ہے اور
ہمارے دلون سے بُری باتین نکلتی ہین علےٰ ہذا القیاس کفّار تک
بیدین جانتے ہین چنانچہ مجھ سے اکثر دیہاتی ہندو پوچھ بیٹھتے ہین کہ
گاہے صاحب تُون کون تُو اپنے پیغمبر صاحب کے ناتی پوتن
کے مارے جاے کا گم کرت ہو تمھرے لوگوا کی سکل وادن آس جان
پرت ہے جیسے کہو کا کیہو مرجاے پر بہت مسلمانکو دیکھت ہے کہ
واہی کے دن امام بڑوا مین نک نک کھٹن کھٹن لوگا پہر پہر کے
گھومت پھرت ہین موڑ پر ٹوپی ٹاٹ باپھی گور مین پنہی کا مدار نہست
بہنست کطار کی کطار سارا ریچھ لنگورون کا حال بندرون کے چوتر
کی ناہین مو ہان لال لال کودت پھرت ہین کا انھین کے پتا لوگوا تمھرے
نبیؐ کے بال بچن کو کتل کہن ہین مجھکو اس پوچھنے پر نہایت شرم معلوم
ہوتی ہے اور افسوس کرتا ہون کہ اگر ایسی صورتین نہ بناتے تو گمان

قاتلانِ اولادِ رسولؐ کا کیون ہوتا دین تو بگڑتا ہی تھا دُنیا بھی بگڑتی ہے
اور واقعی تصور اُن ہندُون کا ٹھیک ہے کیونکہ اگر تمھارا بیٹی بیٹا نواسی
پُوتا بھائی بھتیجہ یا کوئی عزیز واقربا مرتا ہے تو اُسروز تملوگ ایسے ہی سامان
مسرت کیون نہین کرتے اور کیون بہ تبدیل لباس وغیرہ ہنستے وخوشیان
کرتے نہین پھرتے اگر کہو کہ شیعے اصحاب کو بُرا کہتے ہین اُسکے عوض مین
ہملوگ اولاد رسولؐ کے قتل ہونے کی خوشی کرتے ہین تو یہ عجب بات ہے
کہ ہم جسکی اُمت ہین اُسکی آلؑ واولاد کے دشمنون کو کیون نہ مردود سمجھین ضرور
وہ مردود ہین جو غیرون کی دوستی مین اپنے نبیؐ کی آل سے دُشمنی کرین اور
پھر کچھ یہ اصول دین مین داخل نہین ہے بلکہ فروعات دین سے ہے ہمارے
تحقیق مین اگر کوئی صحابی بھی دُشمن آل ٹھہرے تو کیونکر اُسکو اچھا سمجھین گو تمھارے
نزدیک وہ اچھے ہوا کرین وہ شخص بھی تو اصحاب رسولؐ سے تھا جس نے
جناب امیرؑ کے ارشاد کی گواہی نہین دی اور حضرت کی بددعا سے اندھا ہو گیا
دُوست دُوست ہین اولاد اولاد ہے دُوست و اولاد مین بڑا فرق ہوتا ہے
یہ دونون برابر نہین ہو سکتے دُوست کے واسطے اولاد سے دشمنی کیونکر جائز
ہو سکے گی اور ہملوگ جسکو بُرا جانتے ہین کچھ اپنے کنبون کی دُشمنی کیوجہ سے

نہیں بلکہ تمہارے ہی نبی و آل کی دشمنی سے مردود و ملعون سمجھتے ہیں پس
اُمید ہے کہ جواب اِن سب مراتب کا مُشرح و مُفصل بہت غور و تامّل کے ساتھ
ارقام فرمایا جاوے اگر حسب معمول جواب لغو تحریر ہوگا تو ذریعہ انجن ریلوے
ایسا زبردست اہل مناظرہ طلب کیا جائیگا کہ جواب دہندہ کو دیوانہ بنا دیگا
والسلام علےٰ من اتبع الہدےٰ فقط

تمت

jabir.abbas@yahoo.com
...AR JUNG ES...
(Oriental ...
URDU PRINT... ...
Acce... No. ۸۵۷
Subje...

قطعاتِ تاریخ تالیف و طبع رسالہ ہذا
از شیخ علی رضا متخلّص بہ رضا مؤلف کتاب

حلِ مُہمّات نظم کردِ دلم — قاطعِ راہِ سالِ فہمِ من رساست
ناخنِ شیرِ نوک خامۂ تیز — کِلکِ من ذُوالفقارِ دستِ خداست
عیسوی سن بگفت تیغِ زبان — سیفِ اعجازِ حق کلامِ رضاست
۱۸۹۳ء

ایضاً

ہے نسخۂ رضا کہ خزانہ ہے دین کا — کیا بات ہر سخن گہرِ لاجواب ہے
دُر زیرِ یُون زبان ہے ہم سالِ اے رضا — دندانِ شکن کلامِ ہے منہ توڑ آب ہے
۱۳۱۰ھ

ایضاً

وصیِ امامِ صفی شاہِ اوصیا کا ہے — ولی ہے والیِ وتاجِ اولیا کا ہے
نبیؐ کا قوّتِ بازوِ خدائے پاک کا ہاتھ — مُعینِ خلق ہے حامی علی رضا کا ہے
پُکارا کاٹ کے ابنِ ریا کا سر ہاتف — علیؑ خلیفۂ بے فصلِ مصطفےٰ کا ہے
۱۳۱۱ھ

ایضاً

طبع شُد نسخۂ ضیا پرنور — مہرِ اسلام حق کلامِ رضا

ازبیانم نشان دین قائم — مشتہر نام حق کلام رضا
چوں کلکم صدائے سال بزد — طبل احکام حق کلام رضا
۱۳۱۱ھ

قطعات تاریخ از شاگرد افکار وحید روزگار محب حیدر کرار عاشق زار آل اطہار واقف ہر علم و ہنر جناب عمم معظم حضرت شیخ محمد التفات حسین صاحب قبلہ المتخلص بہ گہر زید اللہ اقبالکم و افضالکم

از جواب عاشق آل عبا — رنگ سائل یک قلم گردید فق
نکتۂ سر خدا ہر نقطہ اش — منحرف را شد ز ہر حرفش قلق
اے گہر تاریخ این نادر کتاب — دفتر حقیت حق گفت حق
۱۳۱۰ھ

ایضاً

بنوشت جواب اہل باطل — حق بین و خجستہ خو حق آگاہ
اُفتاد نظر بر آن کتابت — گردید خیال سال ناگاہ
عیسیٰ قلم گہر نمد ازو — شمشیر علی است بہر گمراہ
۱۸۹۳ء

ایضاً

کیا جوابات اہل باطل کے — ثبت حق حق کئے خدا ہے گواہ

بات مین بند دم کیے اُنکے
جنکی تیغِ زبان کی تھی نہ پناہ

چرخ سے خامہ کا سال اُترا
ذوالفقارِ علیؑ ولی آلہ

۱۳۱۰ھ

ایضاً

چون رضا جوئے مُصنفِ ناطق
صورت آرائے شاہدانِ بیان

کامل ودوستدار آلِ نبیؐ
شد مقابل بنا قصُ الایمان

ہر سخن ذوالفقارِ کفر شکن
سیف قاطع دلائل وبرہان

سائلِ ننگ دو جہان ساکت
شاگ شد نطق گنگ گشت زبان

ضوفشان شد قلم دمِ سالش
نور لامع برائے تیرہ دلان

۱۳۱۰ھ

ایضاً

گہر دریا بہائے ہین سخن کی
ہر اِک فقرہ لڑی گویا ہے دُر کی

بھرے مضمون رنگین ہر سخن مین
صُراحی بادۂ کوثر سے پُر کی

خدا کی شان وہ بھی راگ لائے
خبر ہے تال کی جسکو نہ سُر کی

اُڑاؤن رنگ سائل بات مین مین
کہیگا کیا زبان ہے لال کُرکی

عرب سے تا عجم پھیلی ہے تنویر
سخن مین ہے تجلی ماہ وخور کی

سمِ خوش قلم مین خوبیان ہین
غزالانِ جنان کے پاک کھُر کی

لکھی تاریخ کیا ہندی زبان میں — جواب اچھا کہا ترکی تبرکی ۱۳۱۱ھ

ایضاً

جعفری از فضل سلطانِ رضا — ہر جواب بے داد الحق لا جواب

گفت فصلی سن خلیلِ طبع من — قبلۂ ایمان است عنوانِ کتاب ۱۳۱۱ھ

ایضاً

سوالِ صید زبون رد و مم تکلم شد — جواب کرد رقم شیر بیشۂ حکمت

سرِ ورق دم تاریخ نسخۂ پرنور — چو نبض تیز روان شد قلم بصد سرعت

گہر نوشت سن عیسوی بفضل حکیم — دوائے درد حسد نسخۂ بدیع بدعت ۱۸۹۴ء

ایضاً

طبع شد چون کتاب محبتِ حق — شد بدلہائے اہل باطل شاق

گشت پامال از کمیتِ قلم — دشمن آلِ شہسوارِ براق

نامِ حق گشت در جہان مشہور — شد بہر شہر شہرۂ آفاق

زد ندا نوکِ کلکِ من دمِ سال — نشترِ جانِ اہلِ کید و نفاق ۱۳۱۱ھ

تمام شد

الراقم ۱۲ ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکسیر اعظم مدکل ہاؤس بنارس کی دوائین

یہ سب دوائین عرصہ دراز سے تجربہ مین آرہی ہین اور اپنی حکمی تاثیر صحت کیوجہ سے کثرت سے فروخت ہوتی ہین تمام ہندوستان اور نیز ممالک غیر مین بہت دور دور تک مشہور ہوگئی ہین ہزارہا آدمیون نے صحت کامل پائی ہے ایک مرتبہ تجربہ کیجئے اور فائدہ اٹھائیے عمولی اشتہار سمجھکر مفصل حالات دریافت کرنیکیلئے دو پیسا ایک ڈاکی بھیجکر بڑی فہرست طلب فرمائیے

عجیب و غریب چہار جوہر طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ایک پکس مین چار شیشیان ہر شیشی مین اکیسوا ایک مصفی خون اور مقوی بدن دواؤن کا عرق اور جوہر جملہ بتیس خوراک دوا رہتی ہے۔ دام فی پکس آٹھ روپیہ محصولڈاک عہ سکینگ یعنی پارسل بنوائی ہو پارسل کے ساتھ ۲ یا ۳ روپیہ بھیجنا بڑا پارسل ہو پارسل

معجون لقوت - اس دوا کے استعمال سے سر سے پیر تک کل اعضا اور اجزا مین ہر طرح کی طاقت اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی پکس پانچ روپیہ پکینگ ۲ر

صفوف جریان - یہ دوا پتلی اور بہتی ہوئی رطوبات کو فوراً روک کر جما دیتی ہے رقت و سرعت و سیلان و احتلام کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی پکس چار روپیہ پکینگ ۲ر

صفوف سوزاک کیسی ہی تکلیف اور بے چینی ہو اور مواد وغیرہ جاری ہو پہلے ہی خوراک مین آرام اور صحت نمودار ہوتی ہے قیمت فی پکس تین روپیہ پکینگ ۲ر

حبوب آتشک - نئی یا کتنے ہی نون کی پرانی گرمی ہو بلا تکلیف قے و منہ و دست کے چھوٹ جاتی ہے اور زخم وغیرہ خود بخود خشک ہو جاتے ہین فی پکس ۲ پکینگ ۲ر

حبوب بواسیر خونی ہو یا بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے یہ گولی اکسیر ہے مسے خود بخود زائل ہو جاتے ہین اور خون بند ہو کر اندرونی طاقت پیدا ہوتی ہے فی پکس عہ ۲ر

سرمہ نوری - یہ سرمہ آنکھون کی کل بیماریان دفع کر کے از سر نو جوانی کی تر و تازگی پیدا کرتا ہے چند روز کے بعد پھر چشمہ لگانے کی حاجت نہو گی فی شیشی دو روپیہ پکینگ ۲ر

خضاب - اس خضاب سے بالون مین اصلی سیاہی پیدا ہو کر ہمیشہ قائم رہتی ہے جلد اپنے اصلی رنگ پر اور تمام بال مضبوط اور ملائم رہتے ہین۔ قیمت فی پکس ۲ پکینگ ۲ر

حبوب کھانسی کیسی ہی تکلیف اور خراش ہو پہلے ہی خوراک مین آرام ملتا ہے خشک اور تر ہر طرح کی کھانسی اس دوا سے بہت جلد چھوٹ جاتی قیمت ایکروپیہ پکینگ ۲ر

منجن خوشبو - یہ منجن روزانہ ملنے سے تمام دانت موتی کی طرح سفید صاف اور چمکدار ہو جاتے ہین دکھتے اور ہلتے ہوئے دانت جمکر مضبوط اور منہ مین خوشبو پیدا ہوتی ہے

روغن اوجاع - یہ تیل کمر کے درد گٹھیا اور تمام جوڑون کے درد کو بنا یا کتنے ہی نون کا پرانا ہو بہت جلد چھوڑ دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ پکینگ ۲ر

دوائے ادمہ - سردی یا گرمی کیوجہ سے بنایا پرانا ادمہ ہو بہت جلد آرام ہوتا ہے فی پکس عہ ۲ر

جبوب اد - چند مرتبہ کے لگانے مین بلا تکلیف سوزش وغیرہ بالکل چھوٹ جاتی ہے فی پکس عہ ۲ر

شربت حمی - نیا یا کتنے ہی نون کا پرانا بخار ہو اس دوا کے استعمال سے فوراً چھوٹ جاتا ہے۔ دام فی شیشی ایکروپیہ محصولڈاک آٹھ آنہ پکینگ ۲ر

ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ع قانون لگان ممالک مغربی و شمالی مرتبہ جدید ترمیم شدہ معہ تشریح و نظائر ہر چہار ہائی کورٹ و سرکولرات بورڈ۔ قیمت فی جلد دو روپیہ محصولڈاک ۱ر

ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۶ع قانون رجسٹری ہند ترمیم شدہ معہ شرح و نظائر ہر چہار ہائیکوٹ و چیف کورٹ پنجاب و سرکولرات و قواعد لوکل گورنمنٹ۔ قیمت فی جلد عہ محصولڈاک ۱ر

ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع قانون باگذاری ممالک مغربی و شمالی ترمیم شدہ معہ نظائر ہر چہار ہائی کورٹ و سرکولرات بورڈ۔ قیمت فی جلد ایکروپیہ محصولڈاک ۱ر۔

ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ع قانون قمار بازی ترمیم شدہ معہ نظائر ہر چہار ہائیکوٹ و چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ قیمت فی جلد دو آنہ۔ محصولڈاک دو پیسہ

جنگنامہ مہدی سوڈانی - مہدی سوڈانی اور جنرل گارڈن وغیرہ افسران فوج انگریزی کے حالات جنگ بالتصاویر۔ قیمت فی جلد عہ محصولڈاک ۱ر

باغ شباب - دیوان بی حسین ندی صاحب طوائف متخلص "شباب" جنکی غزلین گلدستہ پیارا لکھنؤ و من بہار آگرہ مین چھپی ہین قیمت فی جلد ۶ محصولڈاک ۱ر

مفید عام - اس نایاب کتاب مین وہ تمام مقاصد و مرتب زبان فصیح اردو مین نہایت تشریح کے ساتھ درج کئے گئے ہین جو کہ ہمارے ملک مین صحت تندرستی علم و عقل دولت و حسن عزت و قوت اور مفلسی و تنگدستی پریشانی مین معہ اسکی اصلاح کے جو ترقی نسل و بقائے نسل کے لئے نہایت ہی ضروری اور مفید ہین مختلف زبان کے کتب سے ترجمہ کر کے بڑی محنت سے مرتب کی گئی ہے فی جلد ۶ محصولڈاک ۱ر

گوہر شاہوار - معروف بہ اشعار آبدار در بیان ولادت باسعادت حضرت رسول مختار صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ قیمت فی جلد چار آنہ محصولڈاک ۲ر

شاہی جنتری سنہ ۱۸۹۴ع و سنہ ۱۸۹۵ع اس جنتری مین دو تاریخ مہینہ و سنہائے انگریزی عربی فارسی بنگلہ فصلی بکرمی پروشہ بکھپتر جوگ بھدر چندرماہ آفتاب و ماہتاب وغیرہ کے ماضی و مستقبل و ایک سال حملہ پانچ سال تصریح اوقات طلوع و غروب شمس و رویت ہلال معہ دلچسپ تصاویر و دیگر ضروری حوال مندرج ہین۔ قیمت فی جنتری سنہ ۱۸۹۴ع ایک آنہ و سنہ ۱۸۹۵ع ۱ر محصولڈاک ۱ر

تہذیب الاسلام - زباندانی اور اخلاق مین واسطے تعلیم و تعلم جملہ اطفال خورد سال بخط خوب نستعلیق خوشخط عمدہ و دبیز کاغذ پر چھپکر تیار ہے ۱ر

کاپی بک اردو مشق خوشنویسی کے لئے نہایت ہی مفید ہے حروف مفردات اور ترکیبات معہ قواعد و ہجائیں و جوڑ و کرسی نشست و صل فصل و دور کشش سب تقطیع اور لکھے گئے ہین ۱ر

المشتہر حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم مدکل ہاؤس پیس مقیم گنج ڈاکخانہ ہسٹی شہر بنارس

jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabr Abbas

چونکہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے لہذا صاحبان اہلسنت یا اہل حدیث نہ خریدین اور نہ ملاحظہ فرمائین

اعلان

چونکہ مصنف علام نے بحق تالیف کتاب مکتوب الضیا مطبع ہذا کو مرحمت فرمایا ہے لہذا صاحبان پریس و تاجران کتب کوئی صاحب اسکے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ کرین ورنہ بعوض نفع نقصان اٹھانا پڑیگا۔ البتہ جن حضرات کو خواہش خریداری ہو اور جسقدر جلدون کی ضرورت ہو مندرجہ ذیل پتہ پر قیمت پیشگی ذریعہ منی آرڈر بحساب فی جلد ۴ روپیہ محصول ڈاک ارسال کیجائیگا یا ذریعہ ویلیو پے ایبل پیکٹ طلب فرمائین فوراً ارسال خدمت کیجائیگی چند جلدون کے ایک ساتھ منگانے مین محصول ڈاک اور کمیشن منی آرڈر کی بہت تخفیف ہوگی۔

اکسیر اعظم پریس مین کتاب و دیگر کاغذات چھپوانیکے قواعد

ہمارے مطبع مین ہر علم و زبان کی کتابین اور ہر قسم کے کاغذات نہایت خوشخط عمدہ اور کفایت کے ساتھ چھپ سکتے ہین جب کوئی کتاب فارسی۔ عربی۔ بھاشا۔ یا سنسکرت مین بخط ناگری چھپوانی منظور ہو تو بحالت تحریر کاپی معمولی و کاغذ سمی ڈبل رائل ولایتی سفید ۲۶ پاؤنڈ تقطیع ۲۰-۲۶ مسطر ۱۵ اسطر سے ۲۱ سطر تک کی ایکہزار جلد کی چھپوائی مع تحریر کاپی و کاغذ و ترتیب مسل و ٹیس و تراش کل تیاری کے بحساب فی روپیہ ۶۴ جزو اور پانچ سو جلد کی چھپوائی فی روپیہ ۴۰ جزو اور ڈھائی سو جلد کی چھپوائی فی روپیہ ۲۵ جزو دینی ہوگی۔ اگر کتاب کا صفحہ ۲۲-۲۹ ہوگا تو بحالت تحریر کاپی معمولی و کاغذ ڈبل سوپر رائل ولایتی سفید ۳۲ پاؤنڈ مسطر ۱۰ اسطر سے ۲۵ سطر تک کے ایکہزار جلد کی چھپوائی مع تحریر کاپی و کاغذ و ترتیب مسل و ٹیس و تراش کل تیاری کے بحساب فی روپیہ ۴۵ جزو اور پانچ سو جلد کی چھپوائی فی روپیہ ۳۲ جزو اور ڈھائی سو جلد کی چھپوائی فی روپیہ ۲۰ جزو ہوگی۔ اگر خوشخطی و چھپوائی مین کوئی خاص اہتمام منظور ہو یا سمی کاغذ سے زیادہ عمدہ و بیش قیمت کا غذ سفید یا رنگین پر چھپوانا منظور ہو تو اسکا حساب پر جو کچھ مزید برآن ہوگا اضافہ کرلیا جاے گا ایکہزار جلد سے زیادہ دو ہزار جلد تک یا اُس سے بھی زیادہ چھپوانے مین کچھ اور کفایت ہوگی۔ اور ڈھائی سو جلد سے کم چھپوانے مین کچھ اور زیادہ صرف پڑیگا۔ علاوہ کتاب کے ہر قسم کے کاغذات مثل تصویر انسان و حیوان و مکان نقل فوٹو گراف و مو قلم و نقشہ عمارات و ملک سادہ و رنگین طلائی و نقرئی و سیاہ و طغرا و بیل بوٹہ و چک و رسید رونہ مشتے و خط و رقعہ نوید و استدعا و بل و جمعبندی و خسرہ و مختارنامہ و اطلاعنامہ و حکمنامہ و رجسٹر کے چھپ سکتے ہین۔ نرخ چھپوائی بذریعہ خط و کتابت طے کرلین مگر ہر ایک کتاب یا کاغذ کی چھپوائی نصف پہلے لیجائیگی اور نصف بعد تیاری کے لیجائیگی۔

المشتہر

منشی ولی محمد منیجر پروپرائٹر اکسیر اعظم مڈیکل ہال و پریس مقیم آنولہ ضلع بریلی